ماہنامہ

لاہور

جہانِ رضا

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی نور اللہ مرقدہٗ

دعوتِ اسلامی نمبر

اُنھیں سے گلشن مہک رہے ہیں
اُنھیں کی رنگت گلاب میں ہے

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہے!

امیر دعوت اسلامی

حضرت مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

کی نذر



فہرست مضامین جہانِ رضا

ماہنامہ

جہانِ رضا لاہور

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی نوراللہ مرقدہٗ

انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں
انھیں کی رنگت گلاب میں ہے

دعوتِ اسلامی نمبر

جلد ۱۸ اپریل 2011ء جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ ۔ شمارہ ۱۸۱

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہے!

امیرِ دعوتِ اسلامی
حضرت مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
کی نذر



مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ)

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خواہم کہ ہمیشہ در وفائے تو زیم
خاکے شوم و زیرِ پائے تو زیم
مقصودِ من خستہ ز کونین توئی
از بہرِ تو میرم از برائے تو زیم

میری خواہش ہے کہ پوری زندگی ہمیشہ آپؐ سے وفا اور نام لیوائی میں گزرے
میں خاک بن کر آپؐ ہی کے قدموں میں زندگی بسر کروں
مجھ تباہ حال کا کونین میں آپؐ کی ذاتِ عالی کے علاوہ کوئی مقصود نہیں
میں آپؐ ہی کی یاد میں زندہ رہنا چاہتا ہوں، کاش، مجھے موت بھی آپؐ ہی کی یاد میں آئے

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آن ختمِ رسل امیرِ ایوانِ وجود
دارائے سریرِ حسن و سلطانِ وجود

ازبابِ کتابِ آفرینش پرسی
آن نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم است عنوانِ وجود

وہ جو تمام انبیاءؑ پر آخری مُہر ہیں وہی وجود کے محل (کائنات) کے دُولہا ہیں
وہی اِس کائنات کے مرکز اور خوبصورتی کے تخت پر جلوہ فرما ہیں
دُنیا کی ابتداء کی کتاب سے اگر تُو پُوچھے
تو (جواب ملیگا کہ) وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اِسمِ گرامی ہے جو عنوانِ ہستی ہے

حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

یا صاحبَ الجمال و یا سیّدَ البشر
من وجہکَ المنیرِ لقد نوّرَ القمر
لا یمکن الثناءُ کما کان حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر ۱۳۶۹ء

اے پیکرِ حسن اور اے سرتاجِ انسانیت ! یقیناً (چودھویں کا) چاند آپ ہی کے نور افشاں چہرے سے درخشاں (ہوا) ہے (پوری انسانیت بھی ایک زبان ہوکر) آپ کے اوصاف و کمالات بیان کرپائے ؟ یہ ممکن ہی نہیں! اس (بے پناہ) داستان کو یوں مختصر کرتا ہوں کہ خدا کے بعد آپ ہی کی ذات بزرگ و برتر ہے

بحضورِ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آں ختمِ رُسل امیرِ ایوانِ وجود
دارائے سریرِ حسن و سلطانِ وجود

از بابِ کتابِ آفرینش پیداست
آں نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) است عنوانِ وجود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ 1980ء کی بات ہے ہندوستان کے ایک عالم دین رئیس القلم علامہ ارشد القادری ہندوستان سے پاکستان تشریف لائے۔ اور لاہور کے مقتدر علمائے اہلسنّت نے ان کے اعزاز میں ایک زبردست استقبالیہ دیا۔ جس میں انہوں نے نہایت دلسوزی کے ساتھ دیو بندیوں کی ''بستر بند تبلیغی جماعت'' کی ہندوستان میں بداعتقادی جارحیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''حضرات علمائے اہلسنّت! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک پاک ملک دیا ہے جس میں دین کے لیے کام کرنے کے بڑے مواقع موجود ہیں۔ ہم ہندوستان میں کھل کر وہ کام نہیں کر سکتے ہیں جو آپ کر سکتے ہیں بدعقیدہ مولوی دین کے نام پر عام مسلمانوں کو نجدیت کی تعلیم دے رہے ہیں۔ میں آپ سے دردمندانہ اپیل کرنے آیا ہوں کہ آپ مل جل کر وہ کام کریں جو اولیاء اللہ اور علمائے کرام نے جاری رکھا تھا اور آج ہم اپنی سست روی کی وجہ سے باطل قوتوں کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔

علامہ ارشد القادری نے کہا کہ آج بستی خواجہ نظام الدین اولیا اللہ دہلی میں میوات کے مولویوں کا ایک لشکر بستر اٹھائے سرگرم عمل ہے۔ مسلمانوں کے ایمان و اعتقاد کو لوٹنے کے لیے بستر اٹھائے سارے ہندوستان میں پھیل رہا ہے۔ ''تبلیغی جماعت'' کے لشکر کے بستر بند دستے پاکستان میں ''نجدی عقائد'' کے ''شکر پارے'' تقسیم کرنے لگے ہیں۔ ہم ہندوستان میں ایک مسلمان اقلیت ہوتے ہوئے پاکستان میں اس اعتقادی یلغار کے اثرات کو محسوس کرتے ہوئے لاہور کے مقتدر علمائے اہلسنّت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ یکجا ہو کر ان اعتقادی فتنوں کا سدباب کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔

لاہور کے مقتدر علمائے اہلسنّت نے حضرت رئیس القلم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پنجاب کے لیے ''امیر دعوت اسلامی'' کا انتخاب کرایا۔ اور متفقہ طور پر پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کو پنجاب کا امیر منتخب کرلیا گیا۔

راقم (پیرزادہ اقبال احمد فاروقی) ان دنوں علمائے اہلسنّت کی مجالس میں ایک متحرک خادم علماء کی حیثیت سے دن رات کام کر رہا تھا۔ جلسوں میں تقریریں کرنا۔ علمائے کرام کی مجالس میں حاضر رہنا، جلسوں میں نقابت کے فرائض سرانجام دینا اور سفر وحضر میں علمائے کرام کی خدمت میں رہنا۔ اور ہر تحریک میں علمائے اہلسنّت کے ساتھ خدمت گاری کرتا تھا۔ درس نظامی سے فراغت کے بعد ''ایم اے فارسی''، جامعہ عباسیہ بہاول پور سے ''علامہ'' کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی میں، عربی ادب، اُردو ادب میں نمایاں پوزیشن حاصل کی اور ساتھ ساتھ گورنمنٹ پنجاب میں ایک اعلیٰ سرکاری عہدہ پر فائز تھا۔

''دعوت اسلامی'' کا ایک اپنا انداز تبلیغ تھا۔ ہزاروں کے مجمع میں دھواں دھار تقریروں کی بجائے نوجوانوں کو قریب بٹھا کر دینی مسائل سے آگاہ کرنا۔ ان کی تربیت کرنا، شب بیداری اور ''صلوٰۃ وسلام'' کے ساتھ ساتھ اخلاقی اصلاح کے لیے پابندی کے ساتھ کام کرنا تھا۔ مجھے جس ماحول میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ وہ علمائے کرام کا ماحول تھا۔ جلسوں میں تقریروں کا دور تھا۔ نعروں اور جلسے جلوسوں کا زمانہ تھا۔ میں جس حلقہ میں اٹھتا بیٹھتا تھا۔ وہ علماء کرام واعظان خوش بیان اور نعت خوانانِ خوش الحان کا حلقہ تھا۔ مجھے ''امیر دعوت اسلامی'' کا اعزاز دے کر علمائے لاہور نے بڑا کام کیا تھا مگر میں ''دعوتِ اسلامی'' کے انداز تربیت کے اپنانے میں ناکام رہا۔ علمائے کرام نے بھی تعاون نہ کیا بلکہ بے اعتنائی برتی۔ ''لاہور میں امیر دعوت اسلامی'' پنجاب منتخب ہونے کے باوجود مجھے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے باوجود امارت کے فرائض سرانجام نہ دے سکا۔

مولانا ارشد القادری نے جہاں لاہور کے علمائے اہلسنّت کو ''دعوت اسلامی''

کے لیے جمع کیا وہاں کراچی میں بھی علمائے اہلسنّت کو جمع کیا۔ الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں پہلا اجلاس ہوا۔ وقت کے جید اور مشہور علمائے کرام جمع ہوئے اور یہ طے پایا گیا۔ کہ ''دعوت اسلامی'' سے بھرپور تعاون کیا جائے گا۔ مسائل دینیہ کی تفہیم و تعلیم کے لیے دعوت اسلامی کے امیر کی بھرپور امداد کی جائے گی۔ انتخابات ہوئے تو متفقہ طور پر جناب مولانا محمد الیاس قادری عطار امیر منتخب ہوئے۔ انہوں نے بے سروسامانی کے عالم میں کام کرنا شروع کیا۔ دو دو چار چار پانچ پانچ دس دس افراد کی رفاقت میں ''دعوتِ اسلامی'' کا کام کرنے لگے۔ ان دنوں امیر دعوت اسلامی کو دس دس میل پیدل چل کر اسلامی بھائیوں کو اکٹھا کر کے کام کرنا پڑتا تھا۔ علمائے اہلسنّت کی روائتی بے اعتنائی کے باوجود امیر دعوت اسلامی دن رات کام کرتے گئے۔ کراچی میں علمائے اہلسنّت میں مولانا محمد شفیع اوکاڑوی نے آپ سے بھرپور تعاون کیا۔ ان کے لیے اپنی ''مسجد گلزار حبیب'' کے دروازے کھول دیئے۔ اور وہاں ہی دعوت اسلامی کے اجلاس ہونے لگے۔

مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ ایک شرین مقال مقرر تھے۔ وہ کراچی کے سنی عوام کے درمیان ''خطیب پاکستان'' کی حیثیت سے مانے جاتے تھے۔ بے پناہ مجمع میں تقریر کرتے تو دور دور سے لوگ ان کی تقریر سننے آتے۔ اتنی شہرت اور رونق کے باوجود حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی نے ''دعوت اسلامی'' کے امیر کو لبیک کہا۔ حوصلہ افزائی کی۔ ادھر ''امیر دعوت اسلامی'' کی مسلسل محنت اور خلوص نے کراچی کے سنی مسلمانوں کو اتنا متاثر کیا کہ وہ جوق در جوق ان کی ماہانہ مجالس میں شرکت کرنے لگے۔ امیر دعوت اسلامی کا احترام کرنے لگے۔ ان کی ہفت روزہ مجالس میں آنے لگے۔ ''صلوٰۃ و سلام'' کی بارشوں کے درمیان شب، بیداری کی لذتیں حاصل کرنے لگے۔

''دعوت اسلامی'' کی خوشبوئیں کراچی سے نکل کر آہستہ آہستہ پورے پاکستان میں پھیلنے لگیں۔ پنجاب میں ہماری ناکامیوں کے باوجود کراچی سے لاہور میں ''دعوت اسلامی'' دینی دعوت دینے کے لیے نسواری عمامے سجائے آ پہنچی۔

لاہور میں ریلوے اسٹیشن کے سامنے ''نوری مسجد'' ایک مرکزی حیثیت رکھتی تھی۔ اس مسجد میں ہر سال ''یوم رضا'' منایا جاتا تھا۔ پیر سید معصوم شاہ قادری نوری مسجد کے بانی تھے۔ اور مولانا منیر احمد یوسفی صاحب مہتمم اور خطیب تھے۔ ''دعوت اسلامی'' کے اجلاس نوری مسجد میں ہونے لگے۔ اس کی خوشبو لاہور کے گلی کوچے میں پھیلنے لگی، لاہور میں یہ پہلا مرکز تھا جو ''دعوت اسلامی'' کے زیر اہتمام کام کرنے لگا تھا۔ ان دنوں اسلامی بھائیوں کا عمامہ ''نسواری رنگ'' کا ہوتا تھا۔ یہ علامت تھی۔ بریلی شریف کے ان علمائے کرام کی جنہیں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تربیت دی تھی۔ نیکی کی راہ پر چلتے چلتے بعض اوقات کچھ اختلافات اور رکاوٹیں بھی دامن گیر ہو جاتی ہیں۔ خطیب جامع مسجد نوری ''سفید عمامہ'' سر پر سجایا کرتے تھے۔ جسے وہ سنت رسول اور اپنے پیر و مرشد کی علامت قرار دیتے تھے۔ دوسری طرف اسلامی بھائی ''نسواری عمامے'' زیب سر کرتے تھے۔ عجیب بات عماموں کے رنگ کا اختلاف احباب اہلسنّت کے اختلاف کا بہانہ بن گیا۔ اور ''دعوت اسلامی'' والوں کے نوری مسجد چھوڑ کر لوہاری دروازے کے باہر ''مسلم مسجد'' میں ہفت روزہ شب بیداری کے اجتماع ہونے لگے۔ صلوٰۃ وسلام''، نوافل، ذکر و اذکار کی مجالس ہونے لگیں۔ کچھ وقت گزرا تو ''مسلم مسجد'' کی انتظامیہ نے بھی ''دعوت اسلامی'' کے ان اجتماعات سے بے رخی کرتے ہوئے۔ ''اسلامی بھائیوں'' پر تنقیدی نظریں رکھنے لگی۔ ''مسلم مسجد'' میں کبھی کبھی تبلیغی جماعت کے ''بستر بند'' دستے بھی آ پہنچتے اور لوگوں سے کلمہ سنتے اور کلمہ پڑھاتے۔ چنانچہ مسلم مسجد کو بھی چھوڑ دیا گیا۔

لاہور میں ''دعوت اسلامی'' نے ''مسجد بلال'' کے اندر اپنا مرکز قائم کیا تو لاہور کے کونے کونے سے اسلامی بھائی جمع ہونے لگے۔ اور ''صلوٰۃ وسلام'' کی بہاریں گئیں۔ حضرت امیر دعوت اسلامی کبھی کبھی خود بھی تشریف لاتے اس طرح لاہور کے مختلف علاقوں میں کئی مراکز قائم ہوئے۔ اب دعوتِ اسلامی کا دائرہ کار وسیع ہو چکا تھا۔ اور عماموں کا رنگ سبز ہو گیا تھا۔ یہ سبز عمامے جنتی لوگوں کی نشاندہی کرتے نظر آتے۔

دعوت اسلامی کے مرکز کراچی نے دن رات مسلسل کام کیا۔ اور اس کے اثرات پاکستان کے گوشے گوشے تک پہنچنے لگے۔ ہر شہر، ہر قصبہ، ہر گاؤں، ہر کوچے میں ''اسلامی بھائی'' نظر آنے لگے۔ جو سادہ لوح سنی ''تبلیغی جماعت'' کی بدعقیدگی سے تنگ آگئے تھے۔ وہ بھی ''دعوت اسلامی'' کی مجالس میں آنے لگے۔ اور ہر طرف شور برپا ہو گیا کہ...... ''اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہے!!!!!''

''دعوت اسلامی'' کا اندازِ تبلیغ منفرد تھا۔ وہ علمائے اہلسنّت کے جلسوں، جلوسوں، نعروں اور مناظروں سے ہٹ کر نوجوان نسل کی ذہنی تربیت میں مصروف رہتے، آہستہ آہستہ ''دعوت اسلامی'' کے سالانہ اجتماع ہونے لگے۔ لاہور اور ملتان میں سالانہ اجتماع پر ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ جمع ہونے لگے۔ ان لاکھوں لوگوں کے کھانے پینے، وضو کرنے، نمازیں پڑھنے، صلوٰۃ وسلام کی دلنواز محفلیں جمنے لگیں۔

زیر مطالعہ ''خصوصی نمبر دعوت اسلامی'' جہانِ رضا کے قارئین کے لیے ایک خصوصی پیغام لے کر حاضر ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں دعوت اسلامی کی دینی اور اعتقادی کامیابیوں کو سامنے لایا جاتا ہے۔ جب لوگ انتشار، افتراق اور مایوسیوں کے اندھیروں میں سفر کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔ اہلسنّت کی عظیم اکثریت کے سامنے بداعتقادی پھیلانے والے طبقے مختلف انداز میں سامنے آرہے ہیں۔ اور اپنی بداعتقادی کے جھنڈے اٹھائے ایک عظیم اکثریت کو للکار رہے ہیں۔ ان ظلمت پرستوں کو دیکھ کر بعض سادہ لوح سنی سوچنے لگتے ہیں کہ شاید اس اندھیری رات میں شرارے برسانے والے لشکر ہی پاکستان کی سرزمین پر قابض ہو جائیں گے۔

الحمد للہ بداعتقادی کے ان طوفانوں کے باوجود اہلسنّت و جماعت کا لشکر ''دعوت اسلامی'' کے سبز جھنڈے اٹھائے آگے بڑھ رہا ہے۔ اور جلسوں، جلوسوں، ریلیوں، ہڑتالوں اور دھرنوں کی بجائے اپنے اجتماع اور مجالس میں اہلسنّت کی اعتقادی اور افکارِ رضا کی اشاعت میں مصروف ہے۔

''دعوتِ اسلامی'' کے آغاز کا دور تربیتی دور تھا۔ سنی علمائے کرام بھی ''سنی

بھائیوں" کو جاہل قرار دے کر ان کی خدمات کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ مگر دعوت اسلامی نے ملک بھر میں اپنے تعلیمی ادارے قائم کیے۔ درس نظامی کی درسگاہیں کھلنے لگیں۔ اور ملک کے گوشے گوشے میں دینی تعلیمات کو پڑھایا جانے لگا۔ چند سالوں میں دعوت اسلامی کی درسگاہوں سے درس نظامی اور تفسیر و احادیث کے استاد تیار ہو گئے۔ دعوت اسلامی کے ان تدریسی اداروں نے سینکڑوں اساتذہ کو تیار کیے۔ آج اپنے بیگانے تسلیم کرنے لگے ہیں کہ دعوت اسلامی کے نوجواں اساتذہ ہر مقام پر کام کر رہے اور جن علمائے اہلسنّت کی "دعوت اسلامی" کی جہالت پر قیل و قال تھی، بھی اب تسلیم کرنے لگے ہیں۔ کہ اسلامی بھائیوں کے سر پر علم کے سبز عمامے سجنے لگے ہیں۔

آج دنیا کے مختلف ممالک میں "دعوتِ اسلامی" کے مراکز کام کر رہے ہیں اور اہلسنّت کے عقائد کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریحات کی روشنی میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ میں نے کئی سال اپنے آقا و مولیٰ کے شہر مدینہ طیبہ میں حاضری دی ہے۔ ہر سال مختلف ممالک سے مدینہ پاک آنے والے "اسلامی بھائیوں" کی زیارت کی۔ اور "مجالس نعت" میں اعلیٰ حضرت کی نعتوں کی خوشبوئیں پھیلتی دیکھیں۔ یہ بات میں اس لیے تحریر کر رہا ہوں کہ میرے سنی واعظ او نعت خواں اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کریں۔

ایک زمانہ تھا۔ کہ مدینہ پاک کی گلیوں میں بکریوں کا دودھ بیچنے والے "اشربو الحلیب و صلو علی الحبیب" (آؤ دودھ پیو اور حبیب خدا پر درود بھیجو) کی آوازیں لگایا کرتے تھے۔ آج دعوت اسلامی کا چینل کھولا جاتا ہے۔ تو "صلوا علی الحبیب" کی دلنواز صدائیں سنائی دیتی ہیں۔ تو مدینے کی بکریوں والے یاد آتے ہیں۔ امیر دعوت اسلامی کی آواز دنیا کے گوشے گوشے میں سنی جاتی ہے۔ اور ان کے سبز عمامے والے "اسلامی بھائی" اپنے اپنے انداز میں بارگاہِ مصطفیٰ میں ہدیۂ صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔ اب تو ان کی تقاریر سن کر ہمارے واعظانِ شیریں بیاں بھی داد دینے لگے ہیں۔

ماہنامہ "جہانِ رضا" پندرہ سال سے افکار رضا کی اشاعت میں مصروف ہے۔ علمائے اہلسنّت کے بلند پایہ مضامین اور تحقیقی مقالات چھپتے رہتے ہیں۔ اور دنیا کے

گوشے گوشے میں "سفیر رضا" بن کر پہنچتا ہے اور نغماتِ رضا سے کوہ و دمن گونجتے ہیں۔

ہمارے علمائے اہلسنّت دینی خدمات سرانجام دینے میں سرگرم عمل ہیں۔ ان کے دم قدم سے ہزاروں مساجد آباد ہیں۔ دینی مدارس میں لاکھوں طلباء دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی تقریریں سامعین کے دماغوں کو روشن کرتی رہتی ہیں۔ ان کے مواعظ سے ہزاروں لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کے شاگرد دنیا کے گوشے گوشے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ سیاسیات میں بھی اپنا دینی نقطہ نظر پیش کرتے ہیں۔ دنیا میں اٹھنے والے دینی فتنوں کا جواب دیتے ہیں اور اسلام پر ہونے والے نظریاتی حملوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ان علمائے کرام کی خدمت سے کون انکار کرسکتا ہیں۔ ہم انہیں ہدیۂ تحسین پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔

باین ہمہ علمائے کرام اپنی قوم میں یکجہتی پیدا کرنے میں ابھی تک ناکام رہے ہیں۔ باین علم و دانش نہ وہ سیاست میں متحد ہیں نہ دینی سفر میں ہم قدم ہیں۔ بکھرے بکھرے، علیحدہ علیحدہ اور بے منزل قافلوں کی طرح رواں دواں ہیں۔ دعوتِ اسلامی نے اتحاد و اتفاق کی جو راہیں ہموار کی ہیں۔ ان پر ہزاروں نہیں لاکھوں نوجوان رواں دواں ہیں۔ مولویوں کا ایک سبز رنگ قافلہ سوئے حرم جاتا دکھائی دیتا ہے۔

ہمارے بعض علما کرام کو اپنے علم پر بڑا ناز ہے۔ فخر ہے مگران کی ساری تگ و دو اپنی اپنی مسجد پر محدود ہے۔ اس کے برعکس "دعوت اسلامی" کے نوجوان شب و روز دینی منازل طے کر رہے ہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں اپنے ساتھیوں کو اپنا ہم نوا بنانے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ موجودہ دور میں اسلامی قوتوں کو یک جا ہو کر باطل قوتوں کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ جلسے جلوس، ریلیاں، ہڑتالیں دھرنے عصر حاضر کے وہ ہتھیار ہیں۔ جو ہر سیاسی جماعت گلی کوچہ میں آزما رہی ہے۔ مگر دینی مسائل کی تربیت اور دین کی راہوں پر اکٹھے ہو کر گامزن ہونا بھی ایک علیحدہ قوت ہے۔

گستاخانِ رسول کا ایک طبقہ مختلف لباسوں میں میں مسلمانوں کی دل آزاری کرتا رہتا ہے۔ اور آئے دن نئے نئے انداز میں مسلمانوں کے جذبات کو ضربیں لگاتا

رہتا ہے۔ ان کے جواب میں غیرت مند مسلمان بیان دیتے ہیں۔ جلسے کرتے ہیں۔ ریزولیوشن پاس کرتے ہیں۔ ریلیاں نکالتے ہیں۔ مگر گستاخان رسول اور ان کے ہم نوا ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

پاکستان میں گستاخانِ رسول کا ایک سرپرست تخت پنجاب پر بیٹھ کر بدزبانی کرتا رہا۔ اور گستاخان رسول کی سرپرستی بھی کرتا رہا۔ ہم احتجاج کرتے رہے۔ ریلیاں نکالتے رہے۔ نعرے لگاتے رہے۔ بیان دیتے رہے۔ مگر ایک سبز عمامے والے نوجوان ممتاز قادری نے اس بدزبان گستاخ رسول کو واصل جہنم کر دیا۔

غازی علم الدین شہید نے آج سے سو سال قبل ایک گستاخ رسول کو واصل جہنم کیا تھا۔ تو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تاریخی بات کہی تھی کہ ہم باتیں ہی کرتے رہے۔ ''ترکھان دا پتر بازی لے گیا'' دنیا دار لوگوں کے لیے غازی علم الدین شہید اور غازی ممتاز قادری کا عمل انتہا پسندی سہی مگر یہ عظیم الشان کام وہ ہے۔ جس پر پاکستان کا بچہ بچہ جھوم اٹھا۔ ممتاز قادری ایک سپاہی ہے۔ نعت خوان ہے۔ ''سبز عمامہ'' سر پر سجاتا ہے۔ علماء کی محفل میں بیٹھتا ہے اور ''دعوت اسلامی'' کی شبینہ مجالس میں مؤدب ہو کر بیٹھتا ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتا ہے۔ شب بیداری کی مجالس میں حاضر ہوتا ہے۔ مگر وہ کام کر گیا۔ جس کے لیے ہم سوچتے ہی رہے اور ریلیاں نکالتے رہے۔

سبز بو شانِ جہاں را بہ حقارت منگر
توجہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

آج گستاخان رسول کے حاشیہ بردار اپنے دائیں بائیں دیکھ کر اپنی بدبودار زبان کھولتے ہیں۔ کہ کہیں کوئی ممتاز قادری نہ سن لے۔

قارئین ''جہانِ رضا'' کی خدمت میں ہم اپیل کریں گے کہ وہ ''خصوصی نمبر لے کر اپنے احباب کو ''ہدیہ'' کریں۔ ایسے قارئین کی خدمت میں یہ نمبر نصف ہدیہ پر پیش کیا جائے گا۔

مہمان شذرہ............ جناب نذیر احمد غازی صاحب

(سابق جج ہائیکورٹ، لاہور)

ٹیری جونز بد بخت ننگ انسانیت نے قرآن پاک کی شدید توہین کی اور ساری دنیا کے سامنے قرآن پاک کو نذر آتش کر دیا۔ یہ ہمارے مذہبی و ایمانی جذبات کو نذر آتش کرنا ہے جس فرد و قوم کو زندہ نذر آتش کر دیا جائے، اسے اب مزید سوچنے اور انتظار کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

قارئین! امریکہ کی مذمت کریں، پادریوں کی مذمت کریں، یا یورپ کی مذمت کریں، مذمت ایک ''زبانی لفظ ہے'' اس لفظ کی قوت صفر کے برابر ہے۔ احتجاج ایک روایت کا نام رہ گیا ہے، اب ہم کیا کریں؟ ہمارے دشمنوں کو پوری طرح سے معلوم ہے ہم صرف ''مذمت اور احتجاج'' کیا کرتے ہیں جو ان کیلئے ایک ربڑ کی گولی کی طرح بھی نہیں ہے۔ انکے نزدیک مذمت اور احتجاج ایک ٹوٹی ہوئی چھڑی کا نام ہے، جو برسنا تو درکنار، معمولی سا سہارا بھی نہیں دے سکتی۔

پھر انہوں نے ہمارا معاشیاتی دائرہ اتنا تنگ کر دیا ہے کہ اتنا روٹی پانی بھی میسر نہ آئے کہ ہماری احتجاجی آوازیں بھی بلند ہو سکیں اور ہمارے قومی اخلاق و غیرت کو اتنا ٹھنڈا کر دیا ہے کہ دین کا مسئلہ ہماری ترجیحات میں بہت دور نظر آنے لگا ہے۔ ہمارا قومی کردار سست نظر آتا ہے۔ ہماری سیاسی و مذہبی قوتوں کو انجانے ہاتھوں نے چھوٹی تفریق کے اصول پر رکھا ہوا ہے۔

لیکن ایک اصول فطرت کا بھی ہے، ایک پیمانہ غیرت کا بھی ہے اور ایک معیار ایمان کا بھی ہے اور ایک قوت غیب کی بھی ہے اور ایک رفتار قدرت کی بھی ہے،

جب یہ رفتار وقوت طبیعت کائنات کے اصول پر اکٹھے ہوتے ہیں تو شیطانی قوتوں کا کردار گھٹنے لگتا ہے۔ تدبیر اور تقدیر ایک دوسرے کے معاونت کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہیں لیکن کب؟

تو مسلمان ہو تو تدبیر ہے تقدیر تیری
ماسویٰ اللہ کیلئے آگ ہے تکبیر تیری

مذہبی قوتوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے تمام قسم کے اختلافات کو ذرا دیر کیلئے پس پشت ڈال دیں اور قرآن سوزی کے اس شیطانی فعل کے اثرات کا جائزہ لینے کیلئے اکٹھے ہو جائیں، ورنہ پادریوں کی دیدہ دہنی بڑھے گی اور وہ یہ فعل اپنے ابلیسی آقاؤں کے اشارے پر اسلامی ممالک میں دہرائیں گے اور مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کا یہ سلسلہ بڑے پیمانے پر اشتعال کو جنم دیگا۔

خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی توہین پر سنجیدگی اور متانت سے نہ سوچنے پر فطرت تمہیں مستقل توہین کے سپرد کردیگی اور انقلاب کے الٹے پہیے کے نیچے کچلے جاؤ گے اور خدا اپنے دین کی حفاظت کیلئے جھنڈا کسی اور کے ہاتھ میں تھما دیگا۔

اور تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اے دعوت اسلامی تری دھوم مچی ہو!

"مدنی چینل "اہل سنت و جماعت کی جانب سے برقی دعوت و تبلیغ کی راہ میں سنگ میل ہے"

علامہ خوشتر نورانی ایڈیٹر "جام نور" دہلی

دعوت اسلامی کی تشکیل کا پس منظر:

یہ بات ۱۹۲۳ء کی ہے، جب ترکی میں مصطفیٰ کمال پاشا نے خلافت عثمانیہ کے خاتمے کا اعلان کر دیا اور پھر ہندوستان میں علماء کے زیر قیادت چلنے والی "تحریک خلافت" بھی دم توڑ گئی ...... اسی زمانے میں آریہ سماجیوں کی جانب سے شدھی سنگٹھن کی تحریک نے زور پکڑا، جس کی وجہ سے دینی درد و مزاج رکھنے والے مسلمان بالخصوص علماء تحریک خلافت کے خاتمے کے بعد اس تحریک کے استحکام کے لیے مختلف محاذوں پر ہاتھ پیر چلا رہے تھے۔ اسی جماعت کے ایک فاضل مولانا محمد الیاس کاندھلوی نے شمالی ہند میں واقع میوات (ہریانہ) کے مسلمانوں کو شدھی سنگٹھن تحریک سے باز رکھنے اور وہاں کے مسلمانوں کو اپنے مذہب پر قائم رکھنے کے لیے ۱۹۲۶ء میں "تبلیغی جماعت" کی بنیاد ڈالی۔ بظاہر اس جماعت کا مقصد اور نعرہ یہی تھا کہ "اے مسلمانو! مسلمان بنو" مگر اپنے اس مقصد اور نعرے کی آڑ میں اپنے اس دیرینہ خواب کی تکمیل میں کامیابی حاصل کر لی، جس کے لیے اہل دیوبند مختلف محاذوں پر جدوجہد کر رہے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ عالمی سطح پر اس جماعت نے دیوبند کے دینی و مسلکی نظریات کی اشاعت میں جو کردار ادا کیا وہ کسی دوسرے کے حصے میں نہ آسکا، جس کے دو بنیادی اسباب تھے: ایک تو یہ کہ اسے متفقہ طور پر "علمائے دیوبند" کی حمایت و سرپرستی حاصل رہی اور دوسرا ان کی یہ مخصوص پالیسی جس پر وہ سختی سے عامل رہے کہ کسی سیاسی، مسلکی اور دینی رد و ابطال کے بغیر نماز اور کلمہ کے نام پر تحریک کو آگے بڑھایا جائے۔ ان دو اسباب کی وجہ سے عالمی سطح پر انہیں

مسلم معاشرے میں پھیلنے پھولنے کا موقع ملا اور اب یہ جماعت دنیا کے ۱۵۰ ملکوں میں اپنا کام انجام دے رہی ہے۔ اس جماعت کی اندرونی پالیسی (دیو بند کے مسلکی نظریات کی اشاعت) اور ''تبلیغوں'' کی مخصوص ہیئت وصورت اور طریقوں کو دیکھ کر بہت سے سکیولر مفکرین بھی یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ''تبلیغی جماعت نے پہلے میواتیوں کو مسلمان بنایا اور اب مسلمانوں کو میواتی بنا رہی ہے۔'' تبلیغی جماعت کی مذکورہ حقیقتوں کو علمائے اہل سنت کی جانب سے تحریری اور زبانی طور پر عوام کے سامنے واشگاف کرنے کے باوجود سچائی یہ ہے کہ اس تحریک کو روکا نہ جاسکا۔

اسی جماعت کے اثرات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے اور انہیں اپنے موروثی عقائد و معمولات پر قائم رکھنے کے لیے آخر کار قائد اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ (۱۹۲۵/۲۰۰۲ء) کے ذہن میں اسی طرز کی ایک دعوتی و تبلیغی تحریک کی تشکیل کا خیال آیا جو عوامی سطح پر سیدھے سادے انداز میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دے کر لوگوں کو سواد اعظم اہل سنت و جماعت پر قائم رکھے۔ ان کے ذہن میں اس خیال کی بنیاد شاید وہ فارمولہ تھا کہ جب کسی لکیر کو مٹانا مشکل ہو جائے تو اس کے مدمقابل ایک دوسری بڑی لکیر کھینچ دو، پہلی لکیر کا وزن اور اثر خود بخود کم ہو جائے گا۔ اس خیال کے پیش نظر حضرت علامہ نے ۱۹۸۱ء میں دار العلوم امجدیہ کراچی پاکستان کے اندر وہاں کے علماء کو اعتماد میں لے کر ایک دعوتی و تبلیغی تحریک بنام ''دعوت اسلامی'' کی بنیاد ڈالی، اس کا خاکہ مرتب کیا اور اس کا امیر حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب مدظلہ العالی کو نامزد فرمایا۔ اس طرح تبلیغی جماعت کے قیام (۱۹۲۶ء) کے پچپیس سالوں بعد اہل سنت کی جانب سے ایک ایسی تحریک کی تشکیل عمل میں آئی جو عملی طور پر تبلیغی جماعت کی اندرونی پالیسیوں سے عوام اہل سنت کو محفوظ رکھ سکے۔

دعوت اسلامی کو اپنے مقصد میں کامیابی:

دعوت اسلامی کی تشکیل کے بعد مولانا محمد الیاس عطار قادری نے اپنی قیادت میں عوامی سطح پر دعوت و تبلیغ کا آغاز کیا اور صرف ۳۰ برس کے مختصر سے عرصے میں اپنی

اور اپنے احباب کی بے پناہ قربانیوں، انتھک کوششوں اور بے مثال خلوص کے ذریعے اسے کامیابی کی بلندی پر پہنچا دیا اور اہل سنت و جماعت کی جانب تحریکی فقدان کے شکوے کو غلط ثابت کر کے دکھا دیا۔ "دعوت اسلامی" کے عالمگیر اثرات، کام کرنے کے طریقوں اور شعبوں پر نظر ڈالی جائے تو خوشگوار حیرت ہوتی ہے کہ اتنے کم عرصے میں اس نے کس طرح دعوت وتبلیغ کا اتنا بڑا نیٹ ورک قائم کرلیا ہے۔ پھر خیال آتا ہے کہ جہاں جذبۂ صادق ہو، خلوص پیہم ہو، جہد مسلسل ہوا اور پھر تائید غیبی حاصل ہو جائے تو حیرانی ہے؟ انسان اپنے تمام تر وسائل کے ساتھ خواہ کتنی بھی کوشش کر لے، ایک مومن کا ایقان یہ ہے کہ اگر تائید الٰہی نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔

اس وقت "دعوت اسلامی" اپنے ۳۰ سے زائد فعال شعبوں کے ساتھ دنیا کے ۲۷ر ملکوں میں کام کر رہی ہے۔ جہاں اس نے لاکھوں گمرہی اور بد عملی میں بھٹک رہے ہیں۔ مسلمانوں کو اسلام کا صحیح راستہ دکھایا، انہیں باعمل اور شریعت محمدی کا پابند بنا دیا، ان کے دلوں میں رسول اکرم ﷺ کی محبت ڈال دی اور مختلف ممالک میں سیکڑوں غیر مسلموں کو اپنی موثر دعوت سے ایمان ویقین کے اجالے میں لاکھڑا کیا۔ اس حقیقت کے اعتراف میں بھی ہمیں پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے کہ دنیا کے مختلف ممالک کے ساتھ برصغیر ہند، پاک اور بنگلہ دیش کے وہ دور افتادہ علاقے جہاں دین کی معمولی سمجھ رکھنے والے مردوں، عورتوں اور بچوں کی عوامی سطح پر قرآن وسنت کی تعلیم اور اہل سنت کے عقائد و معمولات سے قریب تر کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا، جس کی وجہ سے اہل سنت و جماعت سے تعلق رکھنے کے باوجود کثیر تعداد میں لوگ "تبلیغی جماعت" میں چلے جاتے تھے، ایسے بہت سے علاقوں میں آج "دعوت اسلامی" اپنے ہفتہ واری اجتماعات اور دیگر مجالس سے انہیں باعمل اور سنتوں کا پابند بنا رہی ہے۔ اسی طرح یہ بات نہایت اعتماد سے کہی جا سکتی ہے کہ "دعوتِ اسلامی" اپنے مقصد تشکیل میں پورے طور پر کامیاب رہی ہے۔

دعوت اسلامی کے شعبے:

دعوت اسلامی کے ۳۰ر سے زائد شعبوں اور دعوت وتبلیغ کے وسیع تر نیٹ

ورک پر نظر ڈالی جائے تو اس کی عالمگیر اہمیت اور اثرات کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان شعبوں میں چند یہ ہیں جو سرگرمی سے اپنے کام کو انجام دے رہے ہیں:

۱۔ مجلس خدام المساجد: یہ شعبہ ملک و بیرون ملک میں مساجد کی تعمیرات کراتا ہے۔

۲۔ مدرسۃ المدینہ: اس شعبے میں ہزاروں چھوٹے بچے اور بچیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۳۔ مدرسۃ المدینہ برائے بالغاں: اس شعبے میں نوجوان اور بڑوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۴۔ جامعۃ المدینہ: اس میں طلبہ اور طالبات کو "درس نظامی" پڑھایا جاتا ہے اور انہیں عالم اور عالمہ بنایا جاتا ہے۔

۵۔ دارالافتاء اہل سنت: جہاں سے فتاوے کی شکل میں بے شمار مسائل کا شرعی حل بتایا جاتا ہے۔

۶۔ تخصص فی الفقہ: جہاں طلبہ کو افتاء کی تربیت دی جاتی ہے۔

۷۔ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ: جس میں امت کو درپیش جدید مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔

۸۔ مجلس المدینۃ العلمیہ: یہ شعبہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار کو عام کرنے اور اصلاحی کتابوں کی تصنیف و تالیف کے لیے ہے، جہاں سے اب تک سیکڑوں کتابیں، خصوصاً اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جد الممتار اور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی کی "بہار شریعت" پر تخریج و حواشی اور دیگر کتابیں تصنیف و تالیف ہو کر چھپ چکی ہیں۔

۹۔ مجلس تفتیش کتب و رسائل: جہاں سے تصانیف و تالیفات کو شرعی اغلاط سے پاک رکھنے کے لیے ورک کیا جاتا ہے۔

۱۰۔ مجلس مکتوبات و تعویذات: جس میں پریشان حال لوگوں کا روحانی علاج کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ مدنی انعامات کا تحفہ: اس شعبے کے تحت ملکی و بین الاقوامی اجتماعات کا انعقاد اور دیگر امور انجام پاتے ہیں۔

۱۲۔ مکتبۃ المدینہ: جہاں سے اہل سنت و جماعت کے کتب و رسائل شائع کیے جاتے ہیں۔

دعوت اسلامی کی مخالفت کیوں؟

عالمی سطح پر دعوت و تبلیغ کے حوالے سے "دعوت اسلامی" کی خدمات کے باوجود کچھ لوگ اس کی مخالفت پر آمادہ ہیں، اس کا سبب کیا ہے؟ کیا دعوت اسلامی، اس کے امیر اور مبلغین اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات سے منحرف ہیں؟

میرا خیال ہے کہ مخالفت کا یہ سبب تو ہرگز نہیں ہوسکتا، کیوں کہ اس الزام کی تائید میں آج تک کوئی ایک معمولی ثبوت بھی پیش نہیں کیا جاسکا، نیز اپنی تشکیل سے آج تک اسے سیکڑوں معتمد اور مستند علمائے اہل سنت کی تائیدات اور سرپرستی حاصل رہی ہے، اسے اہل سنت و جماعت کا نیا فتنہ یا فرقہ کہنے سے پہلے ہمیں سنجیدگی سے غور کر لینا چاہیے کہ اس الزام کی ضرب کہاں کہاں لگتی ہے اور اہل سنت و جماعت کے مستند مفتیان کرام اور علماء و مشائخ کا ایک بڑا طبقہ جماعت سے خارج ہو جاتا ہے، کیوں کہ ہر دور میں انہوں نے اس کی زبانی وتحریری تائید فرمائی ہے۔ اس الزام کی حقیقت واضح ہونے کے بعد یہ بات تو صاف ہوگئی کہ "دعوتِ اسلامی" سے جن لوگوں کو اختلاف ہے وہ مسلکی اور مذہبی نہیں ہے، دوسرے لفظوں میں اصولی اور بنیادی نہیں ہے، بلکہ فروعی اور اضافی ہے۔ یہ فروعی اور اضافی اختلاف کسی کو بھی کسی ادارہ، تنظیم، تحریک یا فرد سے ہو سکتا ہے، اس میں کوئی تعجب نہیں۔ دعوت اسلامی سے بھی یہ فرعی اختلاف دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں اس کے طریق کار سے ہوسکتا ہے، کسی فرعی فقہی مسئلے میں ہوسکتا ہے، کسی مبلغ کے غیر مناسب کردار وعمل سے ہوسکتا ہے یا پھر اپنی ذاتی ناپسندیدگی کی بنیاد پر ہو سکتا ہے۔ ایسا ہوتا بھی ہے۔ لیکن مخالفت اور ہے، اس کا دائرہ اختلاف سے نکل جاتا ہے۔ ان تمام نوعیتوں کے اضافی اختلاف کی بنیاد پر اگر کوئی اس کی مخالفت کو اپنی زندگی

کا نصب العین بنا لیتا ہے، اس پر یا اس کے امیر پر خود ساختہ بہتان باندھتا ہے، کتابچوں، کتابوں اور اشتہارات کے ذریعے اسلام کی دعوت تبلیغ کی اس عالم گیر تحریک کو بے اثر کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا یہ عمل شرعی دینی، سماجی اور اخلاقی طور پر قابل مذمت اور اس کے فکری دیوالیہ پن کا ثبوت ہے۔

اختلافات میں افہام و تفہیم اور اس کی بنیاد پر اصلاحات کی گنجائش باقی رہتی ہے، جب کہ مخالفت میں یہ راہیں مسدود ہو جاتی ہیں، جو لوگ دین و مسلک میں مخلص ہوتے ہیں اور اس اخلاص کی بنیاد پر دوسروں کے اصلاح حال کا جذبہ رکھتے ہیں وہ کسی مسئلے پر کسی سے اختلاف تو کرتے ہیں، مخالفت نہیں کرتے جب تک کہ وہ اصولی مسئلے پر اتمام حجت نہیں کر لیتے۔ آج جو لوگ ''دعوتِ اسلامی'' کی مخالفت کر کے اسے بے اثر کرنے کے درپے ہیں، وہ اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ کیا وہ اپنے مذہب و مسلک کے لیے مخلص ہیں؟ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے انہوں نے خود قرآن و سنت کی دعوت اور اس کی اشاعت کے لیے کتنا کام کیا؟ اور تبلیغی جماعت کے بالمقابل دعوت اسلامی کے علاوہ ان کے پاس ایسی کون سی تحریک یا تنظیم ہے جسے وہ بدل کے طور پر پیش کر سکتے ہیں؟ ان سوالات کا تشفی بخش جواب اگر وہ خود کو نہ دے سکیں تو خدارا جزوی اختلافات کی بنیادوں پر دعوت اسلامی سے مخالفت کا بازار بند کریں اور اہل سنت کے ہر فرد، ادارہ، تنظیم اور تحریک کو اپنا اپنا کام کرنے دیں اور خود بھی کسی اچھے اور تعمیری کام میں لگ جائیں۔

ایک عبرتناک واقعہ:

یہ واقعہ ۱۹۹۸ء کا ہے، جب حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ باحیات تھے اور اپنی زندگی کے آخری دور سے گزر رہے تھے، اس وقت وہ حکیم سید محمد احمد صاحب کے زیر علاج تھے اور اس سلسلے میں انہی کے ادارے جامعہ غوثیہ رضویہ پیر والی گلی سہارنپور (انڈیا) میں فروکش تھے، اس ادارے کی سرپرستی خود حضرت علامہ کیا کرتے تھے اور انہی کی تحریک پر سنیت کی اشاعت کے لیے بد مذہبوں کے درمیان یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا۔ وہاں قیام کے دوران سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے

۷۸۶ واں سالانہ عرس کی تاریخ آ گئی اور ادارے میں ایک بڑی محفل کا انعقاد کیا گیا، جس میں شہر کے سینکڑوں خوش عقیدہ افراد نے بھی شرکت کی۔ اس روحانی محفل کے اختتام کے بعد اچانک ایک شخص اٹھا اور ''دعوتِ اسلامی'' کی مخالفت میں ایک کتابچہ بعنوان ''ایمان کی حفاظت کیسے کریں؟'' تقسیم کرنے لگا، روحانیت کی ایسی محفل میں اس بدمزگی سے لوگ حیران و پریشان چہ می گوئیاں کرنے لگے، ماحول زیادہ خراب اور کشیدہ نہ ہو جائے یہ سوچ کر مولانا مجیب الرحمٰن علیمی (استاذ: جامعہ عارفیہ، سید سراواں، الہ آباد) جو اس وقت ادارے کے طالب علم تھے اور ان کے کچھ ساتھی اس کتابچے کو لے کر دوڑتے ہوئے حضرت علامہ کے پاس پہنچے اور انہیں صورت حال سے آگاہ کیا۔ حضرت نے کتابچہ دیکھتے ہی غصے سے فرمایا کہ ''جاؤ! اسے فوراً روکو اور پکڑ کر میرے پاس لاؤ۔'' طلبہ نے حکم کی تعمیل کی اور اس شخص کو حضرت کے روبرو لا کھڑا کیا، اس شخص سے جب اس کا نام اور اتا پتا پوچھا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ بریلی کا رہنے والا کوئی سعید حسن انجینئر ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا اور اس کی اس مذموم حرکت پر حضرت نے اسے خوب ڈانٹا پھٹکارا۔ وہاں کے جو اساتذہ مثلاً مولانا عبدالقیوم صاحب، مولانا غلام غوث مصباحی صاحب اور جو طلبہ موجود تھے وہ بتاتے ہیں کہ حضرت اس شخص کو ڈانٹتے ڈانٹتے درد و کرب سے زار و قطار رونے لگے اور فرمایا کہ: ''اگر مولانا الیاس قادری یا تحریک دعوت اسلامی بدعقیدہ اور وہابی تحریک ہے تو میں بھی ہوں، کیوں کہ مولانا الیاس قادری کو امارت تفویض کرنے اور دعوت اسلامی کی تشکیل میں میرا ہی ہاتھ ہے۔'' پھر اسے اہل سنت میں انتشار و افتراق سے باز رہنے کی سختی سے تلقین فرمائی اور اہل سنت کے مابین اتحاد و اتفاق کی بنیاد پر مثبت اور تعمیری کام کرنے کا مشورہ دیا۔

افسوس! کہ انجینئر موصوف نے اس واقعے اور حضرت علامہ کی نصیحت سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا اور اب دعوت اسلامی کی مخالفت میں خود ساختہ (Fabricted) الزامات اور اتہامات پر اتر آئے ہیں، جس کا علم ہمیں تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری کے رضوی دارالافتاء کے سینئر مفتی حضرت قاضی عبدالرحیم

بستوی صاحب کے حالیہ فتوے سے ہوا، وہ فرماتے ہیں:

''انجینئر سعید حسن نے مولانا محمد الیاس قادری صاحب کی جانب جو تحریر منسوب کی تھی اور وہ ثابت نہ کر سکے اور تحریر (علماء مقدس پتھر ہیں......) جعلی ثابت ہوئی تھی، اس لیے انجینئر سعید حسن کو توبہ کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ جواب بالکل درست ہے اور جس تحریر (علماء مقدس پتھر ہیں...... وغیرہ) کی نسبت مولانا محمد الیاس قادری صاحب کی جانب کی گئی ہے، وہ جعلی و غلط ہے اور ایسے لوگ لائق تحسین نہیں ہیں جو مسلمانوں کے درمیان افتراق و اختلاف پیدا کرنا چاہتے ہیں۔''

اکیسویں صدی اور تصویر کا مسئلہ:

اکیسویں صدی ذرائع ابلاغ اور الیکٹرانک انقلابات کی صدی ہے، جس نے پوری دنیا کے فاصلوں کو ختم کر کے ایک عالمی گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس صدی کے اوائل میں اب یہ بحث غیر ضروری ہو گئی ہے کہ تصویر سازی اور اس کا استعمال شرعی نقطۂ نظر سے صحیح ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس سلسلے میں عالم اسلام کے علماء و مفتیان کرام کا موقف تحریری و عملی طور پر سامنے آ چکا ہے، رہی بات ہندوستانی علماء کی تو ذرائع ابلاغ کی ہمہ گیر افادیت و ضرورت اور اس خصوص میں الیکٹرانک میڈیا کے عالمگیر اثرات کے باوجود علماء کا ایک بہت ہی محدود طبقہ تصویر سازی اور اس کے استعمال کو حرام قرار دے کر اس کی مخالفت پر آمادہ ہے، ایسے علماء کو انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے حالانکہ وہ خود کسی نہ کسی ضرورت کے پیش نظر تصویر بنوا لیتے ہیں۔ ہندوستان کے اندر ماضی میں حال کی بہ نسبت ان کی تعداد زیادہ تھی، مگر جیسے جیسے انہیں ذرائع ابلاغ کی اہمیت و ضرورت کا اندازہ ہوتا گیا وہ تصویر سازی اور اس کے استعمال کو ''شرعی حاجت'' کے زمرے میں داخل کر کے اس کے مشروط جواز کے قائل ہوتے گئے اور جو لوگ اب تک کسی مصلحت یا تحفظ کی وجہ سے زبانی یا تحریری طور پر اس کی حمایت نہ کر سکے انہوں نے عملی طور پر اس کا اظہار کر دیا۔ اس طرح گنتی کے چند علما کو چھوڑ کر ہر مسلک و مکتب فکر کے علماء کے نزدیک تصویر سازی اب کوئی مسئلہ نہیں رہ گیا ہے۔ اپنے موقف کی

اشاعت اور نظریات کی ترسیل کے لیے ہر سطح پر ذرائع ابلاغ کا بھرپور استعمال ہو رہا ہے، نئے نئے چینل، ویب سائٹس اور رسائل و اخبارات میدان میں آ رہے ہیں اور سرعت سے دین و ملت کا کام عالمی پیمانے پر سر انجام پا رہا ہے۔ زندگی کی ان مصروفیات کے بیچ اگر چند لوگ اب بھی پرانی لکیریں پیٹ رہے ہیں اور ہوائی جہاز کے دور میں بیل گاڑی کے ذریعے دور دراز کا سفر کرنے پر مصر ہیں تو انہیں کرنے دیں۔ ان کے اس عمل سے زندگی کا دوڑتا ہوا کارواں نہیں رک جاتا۔

لطف کی بات تو یہ ہے کہ اس طبقہ کے اکثر افراد یا تو تصویر سازی اور اس کے استعمال کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر نفاق Hypocrisy میں زندگی گزار رہے ہیں، کیونکہ ان کا عمل ان کے قول سے مختلف ہے یا پھر ان کا مبلغ علمی اس مسئلے میں شرعی نصوص کے مقاصد و مطالب تک نہیں پہنچ سکا ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ شریعت کا کوئی بھی حکم خواہ وہ حرام ہو یا حلال اپنے ساتھ مقصد اور حکمت لیے ہوتا ہے۔ اس مقصد و حکمت کو نظر انداز کر کے جب بھی کوئی شرعی فیصلہ صادر کیا جائے گا اس کے نتائج صحیح برآمد نہیں ہوں گے۔ تصویر بنانے اور رکھنے کے تعلق سے جن احادیث میں ممانعت آئی ہے، ان کے مقصد و حکمت تک پہنچنے کی کوشش کی جائے تو معلوم ہو گا کہ اس ممانعت کا تعلق ''پرستش'' سے ہے۔ عہد رسالت مآب میں لوگ تصاویر بنا کر ان کی پرستش اور عبادت کیا کرتے تھے، اس لیے شارع اسلام حضرت محمد ﷺ نے جاندار کی تصویر بنانے اور رکھنے پر ہی پابندی عائد کر دی تا کہ وہ شاخ ہی نہ رہے جس پر آشیانہ تعمیر ہو سکے۔ اب بھی اگر تصویر یا پینٹنگ اس مقصد کے لیے بنائی جاتی ہے تو حدیث کی رو سے ان پر وہی حکم نافذ ہوگا، لیکن اگر ایسا نہیں ہے، بلکہ اس کا استعمال دینی، شرعی و ملی کاز کے لیے کیا جا رہا ہے تو پھر مقصد کے بدل جانے سے وہ حکم بھی نافذ نہیں ہوگا۔ اس کی مثال بخاری کی اس حدیث میں ملتی ہے جس میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے ایک مرتبہ اپنے گھر میں ایک ایسا پردہ لگایا جس میں جاندار کی تصویریں تھیں، حضرت محمد ﷺ جب گھر میں تشریف لائے اور پردے کو دیکھا تو فرمایا کہ اس پردے کو کاٹ کر مسندوں کے

غلاف بنالو یا پاپوش۔ اس حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اگر جاندار کی تصویر مطلقاً حرام ہوتی تو پیغمبر اسلام اسے پاپوش یا مسندوں کے غلاف بنانے کی اجازت نہ دیتے۔ ان کی اجازت اس بات کا اشارہ ہے کہ اگر جاندار کی تصویر رکھنے میں احترام، پرستش یا عبادت کا کوئی پہلو نہ ہو تو کوئی حرج نہیں اور نہ اس کو استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ۔

یہاں مجھے اس اعتراف میں کوئی تامل نہیں کہ تصویر سازی اور اس کے استعمال کو حرام قرار دینے والے علماء میں بعض ایسی بھی قابل قدر شخصیتیں ہیں جو اپنے علم و یقین اور تقویٰ کی بنیادوں پر اسے غلطی سمجھتی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نفاق میں زندگی نہیں گزارتے بلکہ صحیح معنوں میں اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے علماء کے خلوص اور تقویٰ کی قدر کی جانی چاہیے، کیونکہ دین میں اخلاص اور تقویٰ کو فضیلت کا معیار قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ اکیسویں صدی ذرائع ابلاغ اور الیکٹرانک انقلابات کی صدی ہے، اس دور میں اگر کوئی فوٹو گرافی، ویڈیو، ٹیلی چینل اور تصویر سازی کی مخالفت پر کمر بستہ ہے تو وہ یقیناً دورخی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گا، کیونکہ اس دور میں اس کا عمل اس کے قول کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ کسی بھی ملک میں رہنے کے لیے اسے شناختی کارڈ، ووٹ دینے کے لیے ووٹر آئی کارڈ، گھریلو ضروریات کے لیے راشن کارڈ، سفر کے لیے پاسپورٹ، گاڑی رکھنے اور چلانے کے لیے لائسنس، گھر خریدنے اور بیچنے کے لیے رجسٹری پیپرز اور ان جیسے دیگر امور کی ضرورت لازمی ہوتی ہے اور یہ تمام چیزیں بغیر فوٹو کے نہیں حاصل ہو سکتیں۔ اگر ایسے لوگ ان چیزوں کے لیے تصویر کشی کے حلال ہونے کو شرعی ضرورت مانتے ہیں جو ان کی ذاتی اور شخصی نوعیت کی ہیں تو پھر کم از کم ایمانی جذبے کا تقاضا یہ ہے کہ گمراہیوں کے طوفان میں اسلام کے آفاقی پیغام کی ترسیل، امت کی اصلاح اور اقامت دین کے لیے الیکٹرانک میڈیا کا استعمال تو بدرجۂ اولیٰ شرعی حاجت کے دائرے میں آجانا چاہیے۔

مدنی چینل: دور جدید کی گمرہیت کا جواب:

قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوت اسلامی'' نے بھی اسی ''شرعی

حاجت" کے پیش نظر 2009ء میں "مدنی چینل" کے نام سے اپنا چینل لاؤنچ کیا، جو آج عالمی سطح پر کروڑوں افراد کے درمیان اسلام کی دعوت و تبلیغ، صالح معاشرے کی تشکیل اور امت مسلمہ کی اصلاح کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ اہل سنت و جماعت کی جانب سے دعوت اسلامی کی یہ گراں قدر پیش کش برقی دعوت و تبلیغ کی راہ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے شرعی تقاضوں کا خیال رکھا ہے اور جو لوگ بڑے پیمانے پر الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلامی نظریات کی ترسیل کے خواہاں ہیں، ان کے سامنے اپنے آپ کو رول ماڈل کی حیثیت سے پیش کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ عالمی سطح پر عوام کے ساتھ ساتھ علماء و مشائخ اور مفتیان کرام بھی اس چینل کے مداح ہیں، اس کی خدمات کو بنظر استحسان دیکھ رہے ہیں اور اس کے کاموں کی تائید کر رہے ہیں۔ اس کی مثال مدنی چینل کی حمایت میں محقق مسائل جدیدہ حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب صدر دار الافتاء جامعہ اشرفیہ مبارک پور (انڈیا) کے اس وقیع فتوے سے دی جاسکتی ہے جو اس وقت میرے پیش نظر ہے، جو انہوں نے یکم اکتوبر 2009ء کو لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

"مدنی چینل کے جو دینی سلسلے براہ راست دکھائے جاتے ہیں وہ اگر جاندار کی تصویر کشی سے پاک ہیں جیسا کہ میوزک اور عورت سے پاک ہیں تو انہیں دیکھنا، دکھانا جائز اور ایک طبقہ کے نزدیک جائز ہے۔ راقم الحروف کا موقف یہ ہے کہ اگر ٹی وی سے دینی سلسلے نشر کرنے کی شرعی حاجت محقق ہو اور ان سے وہ حاجت پوری ہوتی بھی ہو تو صورت مستفسرہ میں اجازت ہوگی کہ حاجت کی وجہ سے اس طرح کے محظور مباح ہو جاتے ہیں۔"

آگے مزید فرماتے ہیں: "یہ امر واقعہ ہے کہ آج زیادہ تر باطل فرقوں اور بدمذہبوں کے پاس اپنے ٹی وی چینل ہیں جن کے ذریعہ وہ دین و مذہب اور قرآن و حدیث کے نام پر گمراہانہ بلکہ کفری عقائد تک نشر کرتے ہیں، بالخصوص دہریوں، رافضیوں، قادیانیوں، وہابیوں اور دیوبندیوں کے اپنے اپنے چینل ہیں جو اسلام اور

درس حدیث وغیرہ کے نام پر اپنے کفری عقائد اور باطل افکار و خیالات کا زہر ناواقف عوام کے اذہان وقلوب میں پیوست کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس سے بے شمار مسلمانوں کے اذہان وقلوب متاثر ہو سکتے ہیں بلکہ ہوتے ہیں جن کا علاج فوری طور پر ضروری ہوتا ہے، مگر ہماری غفلت کا عالم یہ ہے کہ اولاً ہمیں ان بد مذہبوں کی خرافات اور سازشوں کا علم نہیں۔ ثانیاً علم بھی ہو تو معاذ اللہ، استغفر اللہ پڑھ کر خاموش ہو جاتے ہیں یا اس کے بارے میں کوئی سوال آ گیا تو اس کا جواب لکھ دیا جو معدودے چند نظروں تک پہنچایا زیادہ سے زیادہ کوئی مضمون لکھ دیا جو اگر کہیں شائع ہو گیا تو ہزار پانچ سو افراد نے پڑھ لیا یا کسی جلسے میں اس کے خلاف تقریر کر دی جو ہزار دو ہزار لوگوں نے سن لی۔ ظاہر ہے ہماری یہ کوششیں بہت محدود ہیں، جن سے ایک عام اور متعدی وبا کے تباہ کن، دور رس اور دیر پا اثرات سے عامۂ امت کو نہیں بچایا جا سکتا، اس لیے مسلمانوں کے دین و ایمان کے تحفظ اور سچے اسلامی عقائد و تعلیمات سے دنیا کو روشناس کرانے نیز کتاب وسنت کا صحیح مفہوم ان تک پہنچانے کے لیے آج ہم اہل و سنت و جماعت کو ٹی وی چینل کی حاجت ہے۔" (مکمل فتویٰ اگلے صفحات کالم میں ملاحظہ فرمائیں)

مفتی صاحب کے وقت نظر اور فہم وشعور کو سلام، جنھوں نے زمانے کے شدید تقاضے کو سمجھا اور اس کے حل کے لیے شرعی طور پر اپنا مبسوط نقطۂ نظر پیش فرما دیا۔ دیگر مذاہب و ادیان کے بالمقابل شریعت محمدی کی سب سے بڑی خصوصیت یہی ہے کہ ہر دور میں رونما ہونے والے مسائل کا حل اپنے اندر رکھتی ہے، اس لیے کہ وہ عسر کی نہیں یسر کی قائل ہے۔ اس کی آفاقیت اور جامعیت کی سب سے بڑی دلیل بھی یہی ہے کہ وہ منجمد نہیں بلکہ امت میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے اپنے دامن میں بے پناہ وسعت رکھتی ہے۔ وہ امت کو کسی پریشانی میں نہیں ڈالتی بلکہ حالات کے زیر اثر انفرادی اور اجتماعی طور پر ان کی صلاحیت کے مطابق مسائل کا تدارک چاہتی ہے اور اجازت و رخصت عطا کرتی ہے۔ اہل فہم اس نکتے پر اگر غور کریں تو انہیں شریعت کے اوامر و نواہی

میں اس کے بے شمار مظاہر نظر آ جائیں گے۔ اسلام نے اگر امت محمدی پر پنج وقتہ نماز کی فرضیت اور مشروعیت کا حکم دیا تو اس کی ادائیگی کے لیے حالات کے مطابق آسانیاں بھی پیدا فرمادی ہیں، ہمیں اگر وضو کے لیے پانی میسر نہیں تو زمین کی وسعتوں میں کسی بھی پاک مٹی پر تیمم کر کے ہم نماز ادا کر سکتے ہیں، جب ہم سفر پر نکلتے ہیں تو ہمیں مختلف مشکلات اور تنگی کا سامنا رہتا ہے، ایسے موقعوں پر ہم فرض نمازوں میں قصر کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اسلام نے جن چیزوں کو قطعی ممنوعات کے دائرے میں رکھا ہے، ان کو بھی کسی شدید حاجت وضرورت کے وقت مباح قرار دے دیا۔ ان تمام مسائل میں رخصت اور نرمی کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ امت کو اسلامی احکام پر عمل کرنے میں کسی ایسی پریشانی کا سامنا نہ ہو جو اس کی فطری صلاحیت ولیاقت سے باہر ہو۔

جو لوگ تصویر کی حرمت کا موقف رکھتے ہیں، وہ بھی شریعت کے اسی اصول کی بنیاد پر چند استثنائی صورتوں میں رخصت کے قائل ہیں۔ وہ استثنائی صورتیں ذاتیات پر مشتمل ہیں۔ لیکن آج گلوبلائزیشن اور صارفیت کے دور میں اسلام کو جن مشکلات کا سامنا ہے، اس سوال کا جواب ان کے ذمہ اس وقت تک رہے گا جب تک وہ امت مسلمہ کو یہ نہیں بتا دیتے کہ انٹرنیٹ، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بدمذہبیت، خدا بیزاریت، گمراہیت، مغربیت اور اسلام مخالفت کی جو یلغار ہو رہی ہے اور نئی نسلوں کے افکار کو تباہی کا جو سامان فراہم کیا جا رہا ہے، اسے کس طرح روکا جائے؟ چند ہزار کے روایتی جلسوں، جلوسوں اور کتابوں کے محدود ذرائع سے بات نہیں بنتی۔ جمہوریت کے اس دور میں جب کہ ہر شخص کو اظہار رائے کی آزادی حاصل ہے، ان پر قانونی طور پر پابندی بھی عائد نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی صارفیت کی اس صدی میں روایتی طریقوں سے اس مسئلے کا حل ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ پھر اس پیچیدہ مسئلے کا حل کیا ہے؟ اسلام کو عالمی سطح پر اپنے درست نظریات کی ترسیل، خدائی حکمت کی تنفیذ اور صالح معاشرے کی تشکیل میں جو مسائل درپیش ہیں، انہیں کیسے حل کیا جائے، جب تک ہم یہ نہیں بتا دیتے صرف یہ کہنے سے بات مکمل نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اپنی مذہبی وشرعی ذمہ

داریوں سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں کہ ”تصویر کے سلسلے میں میرا موقف حرام کا ہے۔“

ان تمام سوالوں کا جواب دعوت اسلامی نے ”مدنی چینل“ کی تشکیل کر کے عملی طور پر فراہم کر دیا ہے، ہم اگر اس کی مدد نہیں کر سکتے یا ہمارا تقویٰ اس کی مشروعیت کا اقرار کرنے سے مانع ہے تو کم از کم یہی سوچ کر ہم خاموش رہیں کہ اس چینل کے ذریعے بیک وقت بے شمار ملکوں کے کروڑوں لاکھوں افراد تک اسلام کی دعوت پہنچ رہی ہے، محبت رسول کی تعلیم عام ہو رہی ہے، اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کے معاملات سکھائے جا رہے ہیں، اس طرح وسیع پیمانے پر امت کی اصلاح کا کام ہو رہا ہے۔ ہماری خاموشی ان کی بہت بڑی مدد ہو گی۔

آخری بات:

اس تحریر کو پڑھنے کے بعد ہو سکتا ہے تصویر اور عکس کی بحث چھیڑ کر درسگاہی چناں وچنیں کے ذریعے اپنی علمی صلاحیتوں کا اشتہار کیا جائے، اپنے اپنے ممدوح کی عقیدت و محبت میں اپنے وسیع تر وسائل کے ذریعے تصویر کے عدم جواز پر مجادلے کا ماحول برپا کیا جائے اور دعوت اسلامی کی مخالفت میں اتہامات والزامات کا بازار بھی گرم کیا جائے، لیکن ان تمام لاحاصل جدوجہد کے باوجود یہ سوالات اپنی جگہ بدستور قائم رہیں گے کہ آج الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے گمراہیت اور لادینیت کا جو طوفان برپا ہے، ایسے میں اسلام اور مسلمانوں کے تشخص کو کیسے بچایا جائے؟ اور دعوت اسلامی کے بالمقابل ایسی کون سی تنظیم یا تحریک ہے جو عالمی سطح پر دعوت و تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہماری مخالفت اور زور بیانی ان حقائق وسوالات کا جواب نہیں بن سکتی۔

۞......۞......۞

بانئ دعوتِ اسلامی کی زندگی کے چند گوشے

(تذکرۂ امیرِ اہلسنّت سے ماخوذ)

ولادت وخاندان : بانئ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادِری** رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کی **ولادت** ۲۶ رَمَضانُ المبارک ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۵۰ء میں **پاکستان** کے مشہور شہر **باب المدینہ کراچی** میں ہوئی۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے **آباء واجداد** ہند کے گاؤں ''کُتیانہ (جُوناگڑھ)'' میں مقیم تھے۔آپ کے دادا **عبدالرحیم** علیہ رحمۃ اللہ الکریم کی نیک نامی اور پارسائی پورے ''کتیانہ'' میں مشہور تھی۔جب **پاکستان** مَعرِضِ وُجود میں آیا تو **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے والدین ماجدین ہجرت کرکے پاکستان تشریف لے آئے۔ابتدا میں **بابُ الاسلام** (سندھ) کے مشہور شہر حیدرآباد میں قیام فرمایا۔کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد **بابُ المدینہ** (کراچی) میں تشریف لائے اور یہیں سُکُونَت پذیر ہوئے۔**امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے والدِ بُزُرگوار **حاجی عبدالرحمٰن قادِری** علیہ رحمۃ اللہ الھادی باشرع اور پرہیزگار آدمی تھے۔اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے تھے، انہیں بہت سی احادیث زبانی یاد تھیں۔دنیاوی مال و دولت جمع کرنے کا لالچ نہیں تھا۔آپ علیہ رحمۃ اللہ الھادی **سلسلۂ عالیہ قادِریہ** میں بیعت تھے۔**امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ عالَمِ شِیرخوارگی ہی میں تھے کہ آپ کے **والدِ محترم** ۱۳۷۰ھ میں **سفرِ حج** پر روانہ ہوئے۔**ایامِ حج** میں مِنٰی میں سخت لُو چلی جس کی وجہ سے کئی حجاج کرام فوت ہوگئے، ان میں حاجی عبدالرحمٰن علیہ رحمۃ المنّان بھی شامل تھے جو مختصر علالت کے بعد **۱۴ ذوالحِجّۃ الحرام ۱۳۷۰ھ** کو اس دنیا سے **رخصت** ہوگئے۔**والدِ محترم** کے انتقال کے بعد محترم **عبدالغنی** صاحب جو **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے **ایک ہی بھائی** تھے اور عمر میں آپ سے بڑے تھے، وہ بھی ٹرین کے **حادثہ** میں انتقال فرماگئے۔**امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی **والدہ ماجدہ** ایک نیک، صالحہ اور پرہیزگار خاتون تھیں۔جنہوں نے سخت ترین آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خطوط پر **تربیت** کی جس کا منہ بولتا ثبوت خود **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی ذات ہے۔**بھائی** کی وفات کے تھوڑے ہی

عرصے کے بعد ۷ اصفر المظفر ۱۳۹۸ھ میں **مادرِ مُشفِقہ** بھی **انتقال فرما گئیں**۔ ایسے **اعصاب شکن** حالات میں عموماً لوگوں کے ہاتھ سے **دامن صبر** چھوٹ جاتا ہے اور ان کی زبان سے شکوہ وشکایت کے الفاظ جاری ہو جاتے ہیں، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے دل برداشتہ ہونے کے بجائے اپنے **پیارے آقا** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں بصورتِ اشعار **استغاثہ** پیش کیا، ان میں سے چند **اشعار** پیش کئے جاتے ہیں۔

گھٹائیں غم کی چھائیں، دل پریشاں یا رسولَ اللہ
تمہیں ہو میرے دَرْد و دُکھ کا دَرماں یا رسولَ اللہ

میں ننھا تھا، چلا والد، جوانی میں گیا بھائی
بہاریں بھی نہ دیکھیں تھیں چلی ماں یا رسولَ اللہ

نسیمِ طیبہ سے کہہ دو دلِ مضطر کو جھونکا دے
بنے شامِ اَلَم، صبحِ بہاراں یارسولَ اللہ

سفینے کے پَرَخچے اڑ چکے ہیں زورِ طوفاں سے
سنبھالو! میں بھی ڈوبا اے مِری جاں یا رسولَ اللہ

شوقِ علم: سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب العلم، الحدیث ۷۱، ج۱، ص ۴۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت) **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ دورِ شباب ہی میں **علومِ دینیہ** کے زیور سے آراستہ ہو چکے تھے۔ **آپ** نے **حصولِ علم** کے ذرائع میں سے کتب بینی اور صحبتِ علماء کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ **مفتی اعظم** پاکستان حضرت علامہ مفتی **وقار الدین قادری** رَضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کیا اور مسلسل **۲۲ سال** آپ علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی صحبت بابَرَکت سے مستفیض ہوتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے قبلہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی خلافت واجازت سے بھی نوازا۔ **الحمدللہ** عزوجل! کثرتِ مطالعہ، بحث وتمحیص اور اَکابر علماء

کرام سے تحقیق وتدقیق کی وجہ سے **آپ** کو **مسائلِ شرعیہ** اور **تصوّف واَخلاق** پر دسترس ہے۔ صدرالشریعہ بدرالطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی شہرۂ آفاق تالیف **"بہارِ شریعت"** کے تکرارِ مطالعہ کے لئے آپ کے شوق کا عالَم دیدنی ہے، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملت الشاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے فتاویٰ کے عظیم الشان مجموعے **"فتاویٰ رضویہ"** کا مطالعہ آپ کا خاص شغفِ علمی ہے۔ **حجۃ الاسلام امام محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کتب بالخصوص **"احیاء العلوم"** کو آپ زیرِ مطالعہ رکھتے ہیں اور اپنے مُتَوَسِّلین کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں، ان کے علاوہ دیگر اکابرین دامت فیوضھم کی کتب بھی شاملِ مطالعہ رہتی ہیں۔ **مُنجیات مَثَلاً** صبر، شُکر، توکّل، قناعت اورخوف ورِجا وغیرہ کی تعریفات وتفصیلات اور **مہلکات مَثَلاً** جھوٹ، غیبت، بُغض، کینہ اور غفلت وغیرہ کے اسباب وعلاج آسان وسہل طریقے سے بیان کرنا آپ کا نمایاں وصف ہے۔

تحریر وتالیف: الحمدللہ عزوجل! **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ بھی **صاحبِ قلم** عالمِ دین ہیں۔ آپ کو صفِ مصنفین میں **امتیازی حیثیت** حاصل ہے۔ جس موضوع پر قلم اٹھایا اس کا حق ادا کر دیا یہی وجہ ہے کہ عوام وخواص دونوں آپ کی تحریروں کے **شیدائی** ہیں اور **آپ** کی **کتب ورسائل** کو نہ صرف خود پڑھتے ہیں **بلکہ دیگر مسلمانوں کو** مطالعے کی ترغیب دلانے کے **ساتھ ساتھ کثیر تعداد** میں خرید کر **مفت تقسیم** بھی کرتے ہیں۔ **آپ کی تحریر کی** نمایاں **خصوصیت** یہ ہے کہ آپ دورانِ تحریر **مشکل الفاظ** پر **اعراب لگانے** کا بھی التزام فرماتے ہیں جس کی وجہ سے **کم پڑھے لکھے لوگوں** کے لئے بے حد آسانی ہوجاتی ہے۔

سنتوں بھرے بیانات: **نیکی کی دعوت** دینے کا ایک مؤثر ذریعہ بیان بھی ہے۔ الحمدللہ عزوجل! **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ بھی ان علماء میں سے ہیں جن کے بیانات سننے والوں پر جادو کی طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ آپ کے **سنّتوں بھرے اِصلاحی بیانات** کو سننے والوں کی محویّت کا عالم قابلِ دید ہوتا ہے۔ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں بھرے بین الاقوامی اور صوبائی سطح کے **اجتماعات** میں بیک وقت لاکھوں مسلمان آپ کے بیان سے مستفیض

ہوتے ہیں، بذریعہ مدنی چینل اور انٹرنیٹ، بیان سننے والوں کی **تعداد** اس کے علاوہ ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ کے بیانات بذریعہ **کیسٹ** گھروں، دکانوں، مساجد، جامعات وغیرہ میں بھی نہایت شوق سے سنے جاتے ہیں۔ بیانات کی ان کیسٹوں اور سی ڈیز کو **مکتبۃ المدینہ** شائع کرتا ہے۔ آپ کا **اندازِ بیان** بے حد سادہ اور عام فہم اور **طریقہ تفہیم** ایسا ہمدردانہ ہوتا ہے کہ سننے والے کے دل میں تاثیر کا تیر بن کر پیوست ہو جاتا ہے۔ **لاکھوں مسلمان** آپ کے بیانات کی برکت سے **تائب** ہو کر راہِ راست پر آ چکے ہیں۔

خوفِ خدا عزوجل: **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اپنے بچپن ہی سے **خوفِ خدا** عزوجل کی صفت سے متصف ہیں چنانچہ ابھی آپ بہت چھوٹی عمر میں تھے کہ کسی بات پر ہمشیرہ نے ناراض ہو کر یہ کہہ دیا کہ تم کو اللہ عزوجل مارے گا (یعنی سزا دے گا)۔ کم سن ہونے کے باوجود یہ سن کر آپ **خوفِ خدا** عزوجل سے سہم گئے اور ہمشیرہ سے اصرار کرنے لگے: "بولو، اللہ مجھے نہیں مارے گا،...... بولو، اللہ مجھے نہیں مارے گا،...... بولو، اللہ مجھے نہیں مارے گا۔" آخرِ کار ہمشیرہ سے یہ کہلوا کر ہی دم لیا۔

عشقِ رسول: سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بھرپور محبت کا نتیجہ ہے کہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی زندگی **سنّتِ مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نظر آتی ہے۔ **آپ** کا **عاشقِ رسول** ہونا ہر خاص و عام پر اتنا ظاہر و باہر ہے کہ آپ کو **عاشقِ مدینہ** کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کو بارہا **یادِ مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور **فراقِ طیبہ** میں آنسو بہاتے دیکھا گیا ہے۔ **اجتماعِ ذکر و نعت** میں تو آپ کی رقّت کا بیان کرنے سے قلم قاصر ہے۔ کبھی کبھی آپ یادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں اس قدر دیوانہ وار تڑپتے اور روتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو رحم آنے لگتا ہے اور وہ بھی رونے لگتے ہیں۔

تعظیمِ مکۂ مکرمہ: **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سفرِ حج کے دوران جب تک **مکہ مکرمہ** میں رہے حتی الامکان کعبۃ اللہ شریف کو پیٹھ نہ ہونے دی اور برہنہ پا رہے۔ **طوافِ کعبہ** کے

دوران بھی آپ کا عجیب **والہانہ** انداز ہوتا ہے۔ **آپکو** دیکھا گیا ہے کہ **جسم سمیٹے، سر جھکائے** اس طرح **طواف کعبہ** میں مصروف ہوتے ہیں کہ آپ کی آنکھوں سے **اشکوں کی برسات** جاری رہتی ہے الغرض ایسا **کیف آور منظر** ہوتا ہے کہ دیکھنے والے بھی **عاشقِ رسول** کے اس رقت انگیز انداز کو دیکھ کر **آبدیدہ** ہوجاتے ہیں۔

محبتِ مدینۂ منورہ: جب **مزارات** اولیاء وبُزرگان دین پر **حاضری** کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ قدموں کی جانب سے حاضر ہو اور سرِ مبارک کی جانب سے حاضری مناسب نہیں تو پھر تمام اولیاء کے آقا بلکہ **سید الانبیا** علیہ الصلوٰۃ والسلام کے **دربار** میں اس طریقے سے ہٹ کر حاضری دینا کسی عاشق کو کیسے گوارا ہوسکتا ہے۔ چُنانچہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **باب جبرئیل** جو کہ **سرکارِ دوعالم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے قدمین شریفین میں واقع ہے، وہاں سے داخل ہوتے حالانکہ آپ کو بہُت **مشکل** کا سامنا کرنا پڑتا کیونکہ مُرَوَّجہ نظام کے تحت خصوصاً ایام حج میں بابُ السّلام سے داخلہ کا انتظام ہوتا ہے اور باب جبریل سے خُروج کا۔ ۱۴۰۶ھ کی **حاضری** کے دوران **مسجدِ نبوی شریف** میں **جاروب کشی** کی آرزو نے بے تاب کیا چُنانچہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے خادمینِ حرم شریف سے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ ان کی اجازت پر آپ نے چند لمحوں کیلئے جاروب کشی کی **سعادت** حاصل کرکے مسجد نبوی کے جاروب کشوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرایا۔

جارو کشوں میں چہرے لکھے ہیں ملوک کے

وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہے (حدائق بخشش)

اِتباعِ سنّت: اَمیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا دِل **اتباعِ سنّت** کے جذبہ سے معمور و سرشار ہے۔ **آپ** نہ صرف خود سنّتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی زیور سنّت سے آراستہ کرنے میں ہمہ تن مصروف عمل ہیں۔ **آپ** بسا اوقات **ایسی ایسی سنّتوں** پر عمل کرلیتے ہیں کہ دیکھنے والے **حیران** رہ جاتے ہیں اور کیوں نہ ہو جس کو واقعی سنّتوں کا درد ہوتا ہے اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ مَدَنی سوچ عطا

فرما دیتا ہے۔ **امیر اہل سنت** دامت برکاتہم العالیہ کے کُرتے میں سینے کی طرف **دو جیبیں** ہوتی ہیں۔ **مسواک شریف** رکھنے کیلئے آپ سینے کی اُلٹی جانب والی جیب کے برابر ایک چھوٹی سی جیب بنواتے ہیں۔ اس کی وجہ آپ نے یہ ارشاد فرمائی: میں چاہتا ہوں کہ **یہ آلۂ ادائے سنّت میرے دل سے قریب** رہے۔

حُسنِ اخلاق: **اللہ تعالیٰ** نے **امیرِ اہلِسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو **اخلاقِ حسنہ** کی نعمت سے مالا مال کیا ہے، آپ چھوٹے بڑے سبھی سے نہایت خندہ پیشانی اور پُر تپاک طریقے پر ملتے ہیں اور ایسے مواقع جہاں اکثر لوگ غصے سے بے قابو ہو جاتے ہیں وہاں آپ **مسکراتے** رہتے ہیں۔

عاجزی و انکساری: **عظیم مذہبی رہنما** ہونے کے باوجود **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی تواضع وانکساری کا یہ عالم ہے کہ اپنے محبین و متعلقین کے درمیان بھی اپنے لئے کسی امتیاز کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ احیائے سنت کے لیے سفر پر روانہ ہونے والے **مدنی قافلے** میں شریک ہوتے تو متعدد بار دیکھا گیا کہ پہلے **نشستوں** پر اپنے اسلامی بھائیوں کو بٹھاتے اور **جگہ نہ ملنے کی صورت** میں کبھی کبھی آپ نشست سے نیچے ہی بیٹھ جاتے۔ آپ کی اس قدر **عاجزی** دیکھ کر بعض اوقات لوگوں کی آنکھوں سے **اشک جاری** ہو جاتے۔

حفاظتِ ایمان کی فکر: **امیرِ اہلِسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **حفاظتِ ایمان** کے بارے میں بہت حُسّاس واقع ہوئے ہیں۔ صفر المظفر ۱۴۲۴ھ میں امیرِ اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے مرکزی مجلسِ شوریٰ اور دیگر مجالس کے اراکین وغیرہ کے نام لکھے گئے ایک کھلے خط کی ما بتداء میں **ایمان کی حفاظت** سے متعلق کی جانے والی ''فکرِ مدینہ'' کا پرتاثیر انداز ملاحظہ ہو: ''(بعدِ سلام تحریر فرمایا) یہ الفاظ لکھتے وقت آہ! میں مدینہ منورہ سے بہت دور پڑا ہوں۔ مدینہ منورہ میں رات کے تقریباً تین بج کر ۲۱ منٹ اور پاکستان میں پانچ بج کر ۲۱ منٹ ہوئے ہیں، میں اپنی قیام گاہ کے **مکتب** میں **مغموم وملول قلم** سنبھالے آپ حضرات کی بارگاہوں میں تحریراً دستک دے رہا ہوں۔ آج کل یہاں طوفانی ہوائیں چل رہی ہیں جو کہ دلوں کو خوفزدہ کر دیتی ہیں۔ ہائے ہائے! بڑھاپا آنکھیں پھاڑے

پیچھا کئے چلا آرہا اور موت کا پیغام سنا رہا ہے۔ مگر نفس اَمّارہ ہے کہ سرکشی میں بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ کہیں ہوا کا کوئی تیز و تند جھونکا میری زندگی کے چراغ کو گل نہ کر دے! اے مولیٰ عزوجل زندگی کا چَراغ تو یقیناً بجھ کر رہے گا، میرے ایمان کی شمع سدا روشن رہے۔ یا اللہ! مجھے گناہوں کے دلدل سے نکال دے۔ کرم۔۔۔ کرم۔۔۔۔ کرم!

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی عزوجل

عُلماءِ کرام سے محبت وعقیدت: **اَمیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **عُلَمائے اہلسنّت** دامت فیوضہم سے بے حد عقیدت ومحبت رکھتے ہیں اور نہ صرف خود انکی تعظیم کرتے ہیں بلکہ اگر کوئی آپ کے سامنے عُلَمائے اَہلسنّت دامت فیوضہم کے بارے میں کوئی نازیبا کلِمہ کہہ دے تو اس پُرسخت **ناراض** ہوتے ہیں۔ **اَمیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ ایک جگہ تَحریر فرماتے ہیں کہ ''اسلام میں **عُلَماءِ حق** کی بَہُت زیادہ اَہمِّیت ہے اور وہ **علمِ دین** کے باعِث عوام سے افضل ہوتے ہیں۔ غیر عالم کے مقابلے میں ان کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔'' چُنانچہ حضرتِ محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے: ''عالم کی دو رَکعت غیرِ عالم کی سترّ رَکعَت سے افضل ہے۔'' (کنز العُمّال، کتاب العلم، الباب الاول، ج ۱۰ ص ۶۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت) لہٰذا **دعوتِ اسلامی** کے تمام وابَستگان بلکہ ہر مسلمان کے لئے ضَروری ہے کہ وہ عُلَمائے اہلسنّت سے ہرگز نہ ٹکرائیں، ان کے **ادب واحترام** میں کوتاہی نہ کریں، عُلَمائے اہلسنّت کی تَحقیر سے قَطعاً گُرَیز کریں، بلا اجازتِ شرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام نہ کریں، حضرتِ سیِّدُنا ابو الحَفص الکبیر علیہ رَحمۃُ القدیر فرماتے ہیں: ''جس نے کسی **عالم** کی غیبت کی تو قِیامت کے روز اُس کے چہرے پر لکھا ہو گا، یہ اللہ کی رَحمت سے مایوس ہے۔'' (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوْب، ص ۷۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت) ایک **مکتوب** میں لکھتے ہیں: ''**علماء کو ہماری نہیں، ہمیں علماء کی ضرورت ہے**، یہ **مَدَنی پھول** ہر **دعوتِ اسلامی** والے کی نَس نَس میں **رچ بس** جائے۔'' ایک مرتبہ فرمایا: ''**علماء کے قدموں سے ہٹے تو**

بھٹک جاؤ گے۔"

مجھ کو اے عطّار سُنّی عالموں سے پیار ہے
ان شآء اللّٰہ عزوجل دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

علماء کرام کی محبت: **الحمد للہ** عزوجل! علمائے اہلسنّت دامت فیوضہم بھی آپ کی مَدَنی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اس کا اظہار بھی فرماتے رہتے ہیں مثلاً شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا **مفتی شریف الحق امجدی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی لکھتے ہیں: "مولانا محمد الیاس صاحب اس زمانے میں **فی سبیل اللہ** بغیر مشاہرے اور نذرانے کی طرف طمع کے خالص اللہ عزوجل کے لئے اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی رضا جوئی کے لئے اتنا **عظیم الشان کام** عالمگیر پیمانے پر کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بدعقیدہ، صحیح العقیدہ سنّی ہوگئے اور **لاکھوں** شرِیعت سے بے زار افراد شریعت کے پابند ہوگئے۔ بڑے بڑے لکھ پتی، کروڑ پتی گریجویٹ نے **داڑھیاں** رکھیں، **عمامہ** باندھنے لگے، پانچوں وقت **باجماعت نماز** ادا کرنے لگے اور **دینی باتوں** میں دلچسپی لینے لگے۔ کیا یہ کارنامہ اس لائق نہیں کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں قبول ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: "من تمسک بسنتی عند فساد امّتی فله اجر مائة شهيد" (مشکوٰۃ ص ۳۰) (یعنی) میری امّت کے بگڑنے کے وقت جو میری سنّت کا پابند ہوگا اسکو 100 شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ جب امّت کے بگڑنے کے وقت سنّت کی پابندی کرنے والے کیلئے 100 شہیدوں کا ثواب ہے تو جو بندۂ خدا **سنّت کا پابند** ہوتے ہوئے **کروڑوں انسانوں** کو ایک نہیں اکثر **سنّتوں** کا پابند بنادے اس کا اجر کتنا ہوگا۔" اسی طرح اُستاذُ العُلَماء والفُقَہاء حضرت مولانا **مفتی عبدالقیوم** ہزاروی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، "فقیر نے خود ان سے **ملاقات** کی ہے انہیں بے حد **مُتواضع، باعمل، عوام کا دَرْد رکھنے والا، عُلَمائے کِرام کی تعظیم کرنے والا اور مذہب اسلام کی تعمیر و ترقی کے سلسلے** میں بے حد **مخلص پایا**۔ آپکی تحریک سے وابستہ **نوجوانوں** کا **سنّتِ رسول** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم میں

رسالے سیّدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں تحریر فرماتے ہیں: ''الحمد للہ عزوجل! میں بچپن ہی سے امامِ اَہلسنّت، عظیم ُالبَرکت، پروانۂ شمعِ رسالت، مجدّد دین وملت **مولٰینا شاہ اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **متعارف** ہو چکا تھا۔ پھر جُوں جُوں شُعور آتا گیا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کی **محبت** دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ میں بلا خوف تردید، کہتا ہوں کہ **رب العلی کی** پہچان، **میٹھے میٹھے مصطفیٰ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ذریعے ہوئی۔ تو مجھے میٹھے **میٹھے مصطفیٰ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی پہچان **امام اَحمد رضا** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے سبب نصیب ہوئی۔''

اعلیٰ حضرت سے ہمیں تو پیار ہے

ان شاء اللہ عزوجل اپنا بیڑا پار ہے

شاعری: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا سرمایہ شاعری بھی صرف نعت ومنقبت اور مناجات وغیرہ پر مشتمل ہے۔ جو اسلامی بھائی **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی شب وروز کی مصروفیات سے واقف ہیں وہ حیرت زدہ ہیں کہ آپ کو شعر کہنے کا **موقع** کیسے مل جاتا ہے؟ پھر آپ دامت برکاتہم العالیہ دیگر اربابِ سخن کی طرح ہر وقت شاعری کیلئے مصروف بھی نہیں رہتے ہیں۔ بلکہ جب **پیارے پیارے آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی یاد تڑپاتی اور سوزِ عشق آپ کو بے تاب کرتا ہے تو آپ **نعتیہ اشعار و مناجات** لکھتے ہیں۔ آپ نے **حمد و نعت** کے علاوہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بزرگانِ دین رحمھم اللہ کی شان میں متعدد **منقبتیں** اور مدحیہ قصائد بھی قلم بند فرمائے ہیں، آپ کا نعتیہ دیوان ''وسائل بخشش'' کے نام سے مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر منظرِ عام پر آچکا ہے۔

نیکی کی دعوت کا جذبہ: امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اصلاح کرنے کے معاملے میں بے حد مُتَحَرِّک ہیں۔ آپ کسی بھی خلافِ شرع یا خلافِ سنّت کام کو دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتے بلکہ فوراً اَحسن طریقے سے سامنے والے کی اصلاح فرما دیتے ہیں۔

بیعت و ارادت: امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے بے

حدِ عقیدت کی بنا پر **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ جیسا کہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ خود لکھتے ہیں: ''(مرید ہونے کے لئے) ایک ہی ''ہستی'' مرکزِ توجہ بنی، گو مشائخِ اہلِ سنت کی کمی تھی نہ ہے مگر'' پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا'' اس مقدس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃ الرحمٰن سے نسبت ہو جاتی تھی اور اس ''ہستی'' میں **ایک کشش** یہ بھی تھی کہ براہِ راست **گنبدِ خضرا** کا سایہ اُس پر پڑ رہا تھا۔ اس ''مقدس ہستی'' سے میری مراد حضرت شیخُ الفضیلت آفتابِ رَضَویت ضیاءُ المِلّت، مُقتدائے اَہلسنّت، مُریدو خلیفہ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رَہبرِ شَریعت، شَیخُ العَرب والعَجم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ، قطبِ مدینہ، حضرت علامہ **مولانا ضیاءالدین اَحمد مَدَنی قادِری رَضَوی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ذات گرامی (ہے)۔

خلافت و اجازات: **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ حضرت مولانا عبدالسلام قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے خلیفہ ہیں۔ آپ کو شارح بخاری، فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلاسلِ اربعہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کی خلافت و کتب واحادیث وغیرہ کی اجازت بھی عطا فرمائی، جانشین وشہزادہ قطبِ مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اسانید واجازات سے نوازا ہے۔ دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء و مشائخ مثلاً مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی وقارالدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی آپ کو خلافت حاصل ہے۔

بَیعَت وارشاد: **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ خلافت ووکالت ملنے کے باوجود ایک عرصے تک برائے **تواضع وانکساری** کسی کو اپنا **مرید** نہیں بناتے تھے بلکہ اپنے ذریعے سے پیرو مرشِد کا ہی مرید بناتے تھے۔ پیرو مرشِد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وِصال کے بعد آپ نے بَیعَت کرنا شروع فرمایا، تو لوگ آپ کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ میں داخل ہونے لگے۔ پھر بعد میں اَکابرین کے طریقے کو اپناتے ہوئے بڑے بڑے سنّتوں بھرے اجتماعات میں بھی آپ نے **اجتماعی بَیعَت** کا سلسلہ شروع فرمایا جیسا کہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بھی اجتماعی بَیعَت فرماتے تھے۔

اَلْمُحْسِنِیْنَ" (پ ۲۱، العنکبوت، آیت ۶۹) (ترجمۂ کنز الایمان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔) امیرِ دعوت اسلامی **مولانا محمد الیاس** صاحب **اعلیٰ حضرت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ خاص حضرت **مولانا ضیاء الدین** صاحب مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **مرید** اور ان کے شہزادے حضرت **مولانا فضل الرحمٰن** رحمۃ اللہ علیہ کے **خلیفہ** ہیں۔ **اعلیٰ حضرت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **شیدائی و فدائی** مسلک اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **متصلب مبلغِ اہلسنت** ہیں۔ **دعوت اسلامی** کے تبلیغی اجتماعات میں **اعلیٰ حضرت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمۂ قرآن **کنز الایمان** اور ان کے **سلام یا کلام** کا ذکر لازماً ہوتا رہتا ہے اور **امیرِ دعوت اسلامی** کی **مصنفات یا مؤلفات** تو **اعلیٰ حضرت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **فتاویٰ رضویہ** وغیرھا سے ماخوذ بھی ہیں۔

تعظیمِ ساداتِ عظام: قبلہ شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ **عشق نبی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں فنا ہیں اور یہ ایک فطری امر ہے کہ جس سے عشق ہوتا ہے اس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بھی **عشق** ہو جاتا ہے۔ محبوب کے **گھر** سے، اس کے **در و دیوار** سے، **محبوب کے گلی کوچوں** تک سے تعلقِ عقیدت قائم ہو جاتا ہے۔ پھر بھلا جو عشق نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں گم ہو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی **آل** اور **اہلِ بیت** سے محبت کیوں نہ رکھے گا۔ لہٰذا جہاں **آپ** کو **مدینہ پاک** کے ذرہ ذرہ سے بے پناہ محبت ہے وہیں آپ حضراتِ ساداتِ کرام کی **تعظیم و توقیر** بجالانے میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔ **ملاقات** کے وقت اگر **امیرِ اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ کو بتا دیا جائے کہ یہ **سیّد صاحب** ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ نہایت ہی عاجزی سے سیّد زادے کا **ہاتھ چوم لیا** کرتے ہیں۔ ساداتِ کرام کے بچوں سے انتہائی محبت اور شفقت کرنا یہ آپ ہی کا **طرہ امتیاز** ہے۔ کبھی کبھی کسی سیّد زادہ کو دیکھ کر **امام اہلسنت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر جھوم جھوم کر پڑھنے لگتے ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

عقیدتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: **امیرِ اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ اپنے

ڈھلا ہوا سانچہ خود پکار پکار کر مولانا (الیاس قادِری) کے **اخلاص واستقامت ومحنت جد وجہدِ مسلسل** کی خبر دے رہا ہے۔ بلا مبالغہ آپ اَہلسنّت و جماعت کیلئے ایک **قیمتی سرمایہ** ہیں۔'' رئیس القلم، ادیب شہیر **حضرت علامہ ارشدالقادِری** علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں:'' یہ **حقیقت** ہے ایک مولانا محمد الیاس قادِری (دامت برکاتہم العالیہ) نے پوری دنیا میں **اِنقلاب** برپا کردیا ہے۔'' بابُ المدینہ (کراچی) میں اَہلسنّت کے قدیم اور معروف ترین جامعہ **دارُالعُلوم امجدیہ** عالمگیر روڈ کراچی کے مُدَرِّس، مُعَمَّر ترین بزُرگ، عالم باعَمَل حضرت علامہ **مولانا حلیم احمد اشرفی** قدس سرہ امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:'' سنجیدگی سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کی **اصلاحِ احوال** کے لیے بہت سی صورتیں اختیار کی گئیں اور اب بھی اپنے مذاق کے اعتبار سے کدو کاوش کی جارہی ہے اور محمد الیاس قادِری صاحب نے ایک نیا طریقہ اور نیا پروگرام شروع کیا اور اپنے مقصد میں **بڑی عظیم کامیابی** حاصل کی۔'' مزید فرماتے ہیں،'' جس ماحول میں نوجوان لڑکے اپنے آپ کو فیشن زدہ دکھانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں یہ **دعوتِ اسلامی** کا جوان، زمانہ وحال کے خیالات سے بے نیاز ہوکر بڑے جذبے کیساتھ اپنی صورت، اپنی شکل، اپنا لباس **سچے مسلمان** جیسا بنانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں خیال آیا کہ اس **تحریک کا سربراہ** یقیناً کوئی ایسا شخص ہے جو اپنے ارادے اور نیت میں **مخلص** ہے۔ **تَصَنُّع** (یعنی بناوٹ) سے پاک ہے۔ اور اسکا **خُلوص** عند اللّٰہ بھی مقبول ہے۔ اس کی **حسنِ نیت** کا یہ ثمر ہے کہ یہ تحریک بڑی **تیزی** کے ساتھ ہر حلقہ اور طبقہ اور ملک کے ہر حصہ میں پھیلتی جارہی ہے۔ خاص کر نوجوان طبقہ اس کی طرف بھاگا چلا آرہا ہے۔'' حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد اعظم رضوی** مدظلہ العالی (دارالعلوم مظہر الاسلام بریلی شریف) اپنے ایک طویل مکتوب میں لکھتے ہیں:'' جب کوئی شخص یا جماعت کسی اچھے کام کے لیے پوری کوشش کرتا ہے پروردگارِ عالم عزوجل کا وعدہ ہے کہ وہ اس کو کامیابی کی منزل اور مطلوب تک ضرور پہنچاتا ہے، قال اللہ تعالیٰ

''وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ط وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ

میرے مرشدِ کریم سیدی قطب مدینہ

حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ

امیرِ دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری ضیائی

الحمد للہ عزوجل میں سگِ مدینہ عفی عنہ (راقم الحروف) بچپن ہی سے امام اہلسنّت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، امام عشق و محبت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القادری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے متعارف ہو چکا تھا، پھر جوں جوں شعور آتا گیا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ میں بلا خوف لومۃ لائم (یعنی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے ڈرے بغیر) کہتا ہوں کہ رب العلی عزوجل کی پہچان سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہوئی تو مجھے سید المرسلین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سبب نصیب ہوئی۔ مجھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی ہستی مرکز توجہ بنی گو مشائخ اہلسنّت کی کمی تھی نہ ہے، مگر ''پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا۔'' اس مقدس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نسبت ہو جاتی تھی اور اس ہستی میں ایک کشش یہ بھی تھی کہ اس پر براہ راست گنبد خضرا کا سایہ پڑ رہا تھا۔ اس مقدس ہستی سے میری مراد حضرت شیخ الفضیلت، آفتاب رضویت، ضیاء الملت، مقتدائے اہلسنّت۔ مرید و خلیفہ اعلی حضرت، پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ العرب والعجم، میزبان مہمانان مدینہ، قطب مدینہ، حضرت علامہ مولینا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ذات گرامی ہے۔ میں نے عزم مصمم (م۔صم۔مم) کر لیا کہ اب کسی نہ کسی طرح مجھے ان کا مرید بننا ہے، چنانچہ میں نے غالباً ۱۳۹۶ھ (یعنی 1976ء) میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مدینہ منورہ زادھا شرفاو

تعظیما کا پتا حاصل کیا۔ پتا حاصل کرنے کے بعد اپنے ایک مکرّم مرحوم محمد آدم برکاتی صاحب کو بتایا کہ میں نے حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بذریعہ ڈاک بیعت (بے۔عت) کرنے کا تہیہ کیا ہے۔مرحوم آدم بھائی نے کہا: تم کراچی میں رہتے ہو اور وہ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاو تعظیما میں۔تم نے ابھی تک انہیں دیکھا تک نہیں ہے آخر تصور شیخ کس طرح کرو گے؟ میں نے کہا: اس میں کون سی بڑی بات ہے اگر پیر کامل ہو تو خواب کے ذریعے بھی یہ مسئلہ حل کر سکتا ہے ظاہری دوری فیوض و برکات میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

اسی رات (یعنی ربیع النور شریف کی دسویں شب) جب سویا تو سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اٹھی اور الحمد للہ عزوجل سچ مچ میرے ہونے والے پیر و مرشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے خواب میں تشریف لے آئے اور اتنی دیر تک جلوہ افروز رہے کہ ان کا نقشہ میرے ذہن میں اچھی طرح محفوظ ہو گیا اور الحمد للہ عزوجل آج بھی محفوظ ہے۔ میں نے خوشی خوشی حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ مجاز پیر طریقت حضرت الحاج علامہ مولینا حافظ قاری محمد مصلح الدین صدیقی القادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے مجھ سے حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حلیہ دریافت کیا، میں نے جو دیکھا تھا بیان کر دیا۔انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی کیوں کہ قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارہا مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما میں حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضری دے چکے تھے۔ پھر قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی سے بسلسلۂ بیعت عریضہ لکھوا کر کراچی سے مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاو تعظیما روانہ کیا۔ جواب نہ ملا۔ چند بار اسی طرح عریضے بھیجے مگر جواب ندارد۔ میں بھی ہمت ہارنے والا نہیں تھا۔ آخر کار ایک سال اور پانچ روز گزرنے کے بعد پھر قسمت چمکی، رات خواب میں زیارت ہوئی۔ میں حیران تھا کہ مرید بھی نہیں بناتے، توجہ بھی نہیں ہٹاتے آخر معاملہ کیا ہے؟ مجھے کیا معلوم تھا کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہیں۔ رات کو زیارت کی پھر دن آیا

اور مغرب کی نماز کے بعد پتا چلا کہ مدینۂ پاک زادھا اللہ شرفا وتعظیما کی مشکبار فضاؤں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا مرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ عطر بیز وعنبر خیز سے قبولیت کا مژدۂ جانفزا آ پہنچا ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ۔ پھر جب ۱۴۰۰ھ میں مقدر نے یاوری کی، سرکار مدینہ ﷺ نے کرم فرمایا تو جدہ شریف کے ایئر پورٹ پر اتر کر محسن و کرم فرما اور اپنے پیر بھائی ساکن مدینہ الحاج صوفی محمد اقبال قادری رضوی ضیائی سلمہ الباری کی کار میں بیٹھ کر سیدھا مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما حاضر ہوا۔ بارگاہ رسالت ﷺ میں صلوۃ وسلام عرض کرنے کے بعد مرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا، جب بے تاب نگاہیں مرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرۂ زیبا پر پڑیں تو دل کو گواہی دینی پڑی کہ یہ تو وہی نورانی چہرہ ہے جسے باب المدینہ کراچی میں خواب میں دیکھا تھا۔ الحمد للہ عزوجل

تصور جماؤں تو موجود پاؤں
کروں بند آنکھیں تو جلوہ نما ہیں

(وسائل بخشش ص ۳۰۶)

الحمد للہ عزوجل کم وبیش دو ماہ مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفا وتعظیماً میں حاضری کی سعادت حاصل رہی اس دوران تقریباً روزانہ آستانہ عالیہ پر ہونے والی محفل نعت میں حاضری دیتا رہا۔ بارہا شام کو بھی آستانہ مرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر حاضری نصیب ہوتی رہی۔ جب مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفا وتعظیماً سے رخصت کی جاں سوز گھڑی آئی تو سر پر کوہِ غم ٹوٹ پڑا، بارگاہِ رسالت میں سلامِ رخصت عرض کرنے کے لیے چلا تو عجیب حالت تھی، محبوب ﷺ کی گلی کے در و دیوار اور برگ و بار چومتا ہوا بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسی دوران محبوب ﷺ کی گلی کے ایک خار (یعنی کانٹے) نے آنکھ کے پپوٹے پر پیار سے چٹکی بھر لی جس سے ہلکا سا خون اُبھر آیا۔

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اِس زخم کو سینے کی

بہر حال مواجہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کر کے روتا ہوا مسجد نبوی شریف علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام سے باہر نکلا اور گرتا پڑا مرشد کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور مضطربانہ سر مرشد کے زانو پر رکھ دیا اور روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ مرشدی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے انتہائی محبت کے ساتھ سر پر دست شفقت پھیر کر بٹھایا اور ارشاد فرمایا۔ ''بیٹا تم مدینہ منورہ (زادھا اللہ شرفا وتعظیماً) سے جانہیں، آرہے ہو۔'' اس وقت مجھے اپنے ولیٔ کامل پیر و مرشد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس جملے کے معنیٰ سمجھ میں نہیں آئے کیونکہ بظاہر میں جا رہا تھا اور مرشد فرما رہے تھے: ''تم جانہیں، آرہے ہو۔'' لیکن اب اچھی طرح اس جملے کو سربستہ راز کو سمجھ چکا ہوں کیوں کہ یہ مرشد کی کرامت تھی اور مرا حسن ظن ہے کہ مرشد میرا مستقبل دیکھ چکے تھے اور الحمد للہ عزوجل سرکار مدینہ ﷺ کے طفیل مرشد کے صدقے مدینہ پاک زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً کی اتنی بار حاضری نصیب ہوئی ہے کہ مجھے یاد بھی نہیں کہ میں نے کتنی بار سفر مدینہ کیا ہے! یہ سب کرم کی بات ہے اللہ عزوجل کرے مرشد کے صدقے اسی طرح مدینہ منورہ (زادھا اللہ شرفا وتعظیماً) میں آنا جانا لگا رہے اور آخر کار جنت البقیع میں مرشد کے قدموں میں مدفن نصیب ہو جائے۔

رہے ہر سال میرا آنا جانا یا رسول اللہ
بقیعِ پاک ہو آخر ٹھکانا یا رسول اللہ

(وسائل بخشش ص ۱۰۰)

امامِ اہلسنّت نے دستار بندی فرمائی:

سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۲۹۴ھ، ۱۸۷۷ء میں پاکستان کے ضلع ضیا کوٹ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ''سیالکوٹ'' کو ''ضیاء الدین'' کی نسبت سے ''ضیا کوٹ'' کہتے ہیں) میں بمقام ''کلاس والا'' ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ابتدائی تعلیم ضیا کوٹ (سیالکوٹ) میں حاصل کی۔ پھر مرکز الاولیا لاہور شریف اور خواجہ کی چوکھٹ دہلی شریف میں کچھ عرصہ تحصیلِ علم کیا، بالآخر پیلی بھیت، (یوپی، الہند) میں

حضرت علامہ مولینا وصی احمد محدث سورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں تقریباً چار 4 سال رَہ کر علوم دینیہ حاصل کیے اور دورۂ حدیث کے بعد سندِ فراغت حاصل کی۔ الحمد للہ! امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ کرامت سے سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دستار بندی ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت بھی کی اور صرف 18 سال کی عمر میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سندِ خلافت بھی پائی۔

کلی ہیں گلستانِ غوث الورٰی کی
یہ باغِ رضا کے گُلِ خوشنما ہیں

(وسائل بخشش ص ۲۰۶)

بابُ المدینہ تا بغداد:

سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریباً 24 سال کی عمر میں اپنے پیرو مرشد امام اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے رخصت ہو کر ۱۳۱۸ھ، (۱۹۰۰ء) میں باب المدینہ کراچی تشریف لائے۔ کچھ عرصہ یہیں گزار کر حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے خصوصی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے بغداد معلّٰی حاضر ہوئے۔ وہاں تقریباً چار 4 برس استغراق کی کیفیت رہی اور مجذوب رہے۔ عروس البلاد بغداد میں 9 برس اور کچھ ماہ قیام رہا۔

مدینہ پاک میں حاضری:

۱۳۲۸ھ، ۱۹۱۰ء میں سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغدادِ پاک سے براستہ دمشق (شام) بذریعۂ ریل گاڑی مدینہ طیبہ (زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً) حاضر ہوئے۔ ان دنوں وہاں ترکوں کی ''حکومت'' تھی۔

گنبد خضرا پہ آقا جاں مری قربان ہو
میری دیرینہ یہی حسرت شہ ابرار ہے

(وسائل بخشش ص ۱۲۲)

سات دن کا فاقہ:

حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً) حاضر ہوا تو شروع کے دنوں میں ایسا وقت بھی آیا کہ مجھ پر سات 7 دن کا فاقہ گزرا۔ ساتویں روز جب میں بھوک سے نڈھال ہو گیا تو میرے پاس ایک پر ہیبت بزرگ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے تین 3 مشکیزے دیئے۔ ایک میں شہد، دوسرے میں آٹا اور تیسرے میں گھی تھا۔ مشکیزے دیکر یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے کہ میں ابھی بازار سے مزید اشیاء لاتا ہوں۔ تھوڑی دیر چائے کا ڈبا اور چینی وغیرہ لا کر مجھے دیئے اور فوراً واپس چلے گئے۔ میں پیچھے لپکا کہ ان سے تفصیلات معلوم کروں مگر وہ غائب ہو چکے تھے۔ قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کیا گیا: آپ کے خیال میں وہ کون تھے؟ انہوں نے فرمایا: میرے گمان میں وہ مدینے کے سلطان رحمت عالمیان ﷺ کے چچا جان سید الشہدا سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے کیونکہ مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً) کی ولایت انہی کے سپرد ہے۔

وہ عشق حقیقی کی لذت نہیں پا سکتا
جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

(وسائل بخشش ص۱۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور ہر سال 17 رمضان المبارک کو سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس شریف مناتے اور ایک روزہ سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار پر افطار فرماتے تھے۔

مرحبا، مرحبا:

حضور سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ پیکرِ علم و عمل تھے، اپنے گھر سے نکلنے اور بغداد معلیٰ کے قیام اور مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً میں اقامت کے دوران جس قدر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر امتحانات پیش آئے ان پر صبر و تحمل (ت۔حم۔ل)

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہی کا حصہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نہایت ہی خلیق (یعنی بااخلاق) اور ملنسار تھے، اکثر جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں کوئی حاضر ہوتا تو مرحبا! مرحبا! کی صدا بلند فرماتے۔ الحمد للہ عزوجل سگِ مدینہ عفی عنہ (راقم الحروف) بھی جب حاضر خدمت ہوتا تو کئی بار آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی شیریں سخنی کے ساتھ "مرحبا بھائی الیاس! مرحبا بھائی الیاس!" فرما کر دل کو باغ باغ بلکہ باغ مدینہ بنایا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نہایت ہی متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ سگِ مدینہ عفی عنہ نے بارہا دیکھا ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست پیش کی جاتی تو ارشاد فرماتے: "میں تو دعا گو بھی ہوں اور دعا جو بھی۔" یعنی دعا کرتا بھی ہوں اور آپ سے دعا کا طلبگار بھی ہوں۔

ضیا پیر و مرشد مرے رہنما ہیں
سرورِ دل و جاں مرے دلربا ہیں

(وسائل بخشش ص ۳۰۶)

روزانہ محفل میلاد:

حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو تاجدارِ مدینہ ﷺ سے جنون کی حد تک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فنا فی الرسول ﷺ کے اعلٰی منصب پر فائز تھے۔ ذِکر رسول ﷺ ہی آپ کا روز و شبانہ مشغلہ تھا۔ اکثر زیارت کے لیے آنے والے سے استفسار فرماتے: آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اس سے نعت شریف سماعت فرماتے اور خوب محظوظ ہوتے۔ بارہا جذبات تاثر سے آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو جاتا۔ سارا ہی سال روزانہ رات کو آستانہ عالیہ پر محفل میلاد کا انعقاد ہوتا، جس میں مدنی، ترکی، پاکستانی، ہندوستانی، شامی، مصری، افریقی، سوڈانی اور دنیا بھر سے آئے ہوئے زائرین شرکت کرتے۔ الحمد للہ عزوجل سگِ مدینہ عفی عنہ نے ایک خاص بات سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی محفل میں یہ دیکھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اختتام پر بطور تواضع دعا نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی نہ کسی

نیچے سرکار مدینہ ﷺ کے حجرہ مقصورہ شریف کی خاک مبارک رکھی گئی سیدہ آمنہؓ کے دلبر ﷺ کی قبر انور کا غسالہ (غس۔ سالہ) شریف اور مختلف تبرکات (ت۔بر۔رکات) ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نماز عصر درود وسلام اور قصیدہ بردہ شریف کی گونج میں جنازۂ مبارکہ اٹھایا گیا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
محبوب کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

بالآخر بے شمار سوگواروں کی موجودگی میں سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی آرزو کے مطابق جنت البقیع کے اس حصے میں جہاں اہلبیت اطہار علیہم الرضوان آرام فرما ہیں، وہاں سیدۃ النسا فاطمہ الزہراؓ کے مزار پر انوار سے صرف دو گز کے فاصلے پر سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

''چل مدینہ'' کے سات حروف کی نسبت سے قطب مدینہ کے ۷ ملفوظات

(۱) جو شریعت کا پابند نہیں وہ طریقت کے لائق نہیں۔ (۲) خواہش پرستی مہلک رفیق ہے اور بری عادت زبردست دشمن ہے۔ (۳) جو شخص اپنے کام کو پسند کرتا ہے اس کی عقل میں فتور آجاتا ہے۔ (۴) دولت کی مستی سے خداعزوجل کی پناہ مانگو، اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے۔ (۵) دنیا بہت بری چیز ہے جو اس میں پھنسا وہ پھنستا ہی چلا جاتا ہے اور جو اس سے دور بھاگتا ہے اس کے قدموں میں ہوتی ہے۔ (۶) کسی نیک عمل کی توفیق ہونا ہی قبولیت کی نشانی ہے۔ (۷) مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاوتعظیما میں اگر کسی کا خط پڑھا جاتا ہے یا اس کا ذکر کیا جاتا ہے یا اس کا نام لیا جاتا ہے تو اس کی خوش نصیبی ہے۔

کچھ لمحے امیر دعوت اسلامی کے ساتھ

مولانا اسید الحق محمد عاصم قادری/ ولی عہد: خانقاہ عالی قادریہ، بدایوں (یوپی)

گزشتہ سال جولائی، اگست ۲۰۰۹ء میں مولانا اسید الحق قادری بدایونی پاکستان کے ۱۰ روزہ دورے پر تھے، وہاں مشاہیر علماء و مشائخ اور اہل قلم سے اِن کی ملاقاتیں ہوئیں، مدارس، دینی اداروں اور خانقاہوں کا دورہ کیا اور بعض تقریبات میں شرکت کی، ہماری درخواست پر اپنے اس دورہ کا مفصل احوال اپنے مخصوص شگفتہ، علمی، اور باوقار لب و لہجے میں طنز و مزاح کی چاشنی کے ساتھ "میں نے دیکھا پاکستان" کے عنوان سے قلم بند کیا ہے، اس طویل سفر کا ایک حصہ اس شمارے میں شائع کیا جارہا ہے۔

آج کے پروگرام میں دیگر مصروفیات کے علاوہ امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس عطار قادری صاحب سے ملاقات بھی شامل تھی، ملاقات کا وقت بعد عصر طے کیا گیا تھا، ہمارے وہ اعزہ جو شادی کی تقریبات میں شرکت کے لیے امریکہ سے آئے ہوئے تھے وہ آج واپس جارہے تھے، پروگرام یہ طے پایا تھا کہ ان کو الوداع کہنے میں شاہد بھائی کے گھر جاؤں گا اور وہیں مولانا محمد حسین عطاری اور مفتی شکیل صاحب وغیرہ آجائیں گے اور وہیں سے ہم لوگ امیر دعوت اسلامی کے دولت خانہ پر ملاقات کے لیے جائیں گے، کیوں کہ شاہد بھائی کے گھر سے چند قدم کے فاصلے پر حضرت کا دولت خانہ تھا اور شاہد بھائی کے مکان کے بالکل سامنے والے مکان میں حضرت کے داماد مولانا محمد حسان عطاری صاحب رہتے ہیں، سہ پہر کے وقت اعزہ کا قافلہ ائیر پورٹ کے لیے روانہ ہوا، عصر کی نماز میں نے گھر پر ہی ادا کی، حسب وعدہ مولانا محمد حسین عطاری اور مفتی شکیل صاحب وغیرہ تشریف لائے، ان دونوں حضرات کا تعارف دعوت اسلامی کے عالمی مرکز "مرکز فیضان مدینہ" کے دورے سے ضمن میں ہو چکا ہے، ان کے ساتھ دعوت اسلامی کے چند علما اور بھی تھے، ہم لوگ پیدل ہی حضرت کے گھر کی طرف روانہ ہوئے، بمشکل دو تین منٹ میں ہم امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا الیاس عطار

قادری صاحب کے دولت کدے کے سامنے تھے، ان کا گھر دیکھ کر مجھے ایک جھٹکا سا لگا، میرے تصور میں یہ تھا کہ ایک عالمی تحریک جس کے لاکھوں وابستگان دنیا بھر میں پھیلے ہوں اس کے بانی اور سربراہ کا مکان کسی محل یا کم از کم کسی پرشکوہ کوٹھی کی نوعیت کا ہوگا مگر ایک غیر کشادہ گلی میں ایک متوسط قسم کے مکان کے بارے میں مجھے بتایا گیا کہ یہی امیر دعوت اسلامی کا مکان ہے، میں نے باہر سے اس مکان کا بغور جائزہ لیا تو محسوس ہوا کہ یہ مکان اس گلی کے باقی عام قسم کے مکانات ہی کی طرح ہے، اس میں آرائش وزیبائش کا ایسا کوئی سامان نہیں ہے جس کو دیکھ کر دنیاوی جاہ وحشمت کا اظہار ہوتا ہو، البتہ مکان کے باہر اسلحہ بردار محافظ ضرور موجود تھے اور مکان میں داخل ہونے والے ہر شخص کو میٹل ڈیٹکٹر کے ذریعے جامہ تلاشی کے مرحلے سے گزرنا پڑتا تھا، پاکستان کے داخلی حالات کے پیش نظر یہ کوئی خاص بات نہیں ہے، بلکہ ایک مذہبی عالمی شخصیت کی حفاظت کے لیے یہ ایک واجبی انتظام ہے۔

دعوت اسلامی کے بہت سے وابستگان ملاقات کے لیے آئے ہوئے تھے اور ایک لائن کی شکل میں سب کو جامہ تلاشی کے مرحلے سے گزارا جارہا تھا، یہ بات میری خانقاہی تربیت میں شامل ہے کہ جس خانقاہ یا ادارے میں جانا ہو تو وہاں کے اصول و ضوابط اور روایات وآداب کی پابندی کرنا چاہیے، لہٰذا اس جامہ تلاشی پر مجھے بھی کوئی اعتراض نہ ہوتا کہ یہ حفاظتی نقطۂ نظر سے ایک لازمی اور مناسب قدم ہے، مگر مفتی شکیل صاحب نے مجھے ایک جانب کھڑے ہونے کو کہا اور جب باقی حضرات کی چیکنگ ہوگئی تو محافظین سے میرا تعارف کروا کر بغیر تلاشی کے اندر لے گئے، ایک دو کمروں سے گزرتے ہوئے ہم ایک ہال میں پہنچے، یہ ایک وسیع وعریض ہال تھا، اس کی ایک جانب تقریباً تین یا چار فٹ اونچا ایک چبوترہ تھا، جس پر ایک کرسی پر امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا الیاس قادری صاحب اپنے مخصوص لباس سبز عمامہ اور گتھی دوشالہ زیب تن کیے ہوئے جلوہ افروز تھے، سامنے تقریباً تیس چالیس افراد ادب و احترام سے سر جھکائے بیٹھے تھے، سبھی کے سر پر سبز عمامہ تھا، حضرت کے ساتھ دو تین ننھے منھے بچے

سبز عمامہ باندھے ہوئے موجود تھے، یہ ہال بھی کسی دنیاوی آرائش وزیبائش سے بے نیاز تھا اور شاید اس کی ضرورت بھی نہیں تھی، اس مکان کی رونق اور شکیل صاحب نے آگے بڑھ کر حضرت سے ہلکی آواز میں کچھ کہا، ان کی بات سن کر حضرت کے چہرے پر موجود تبسم کچھ گہرا ہو گیا، میری جانب ایک مشفقانہ نظر فرمائی اور منبر سے نیچے آکر میری طرف بڑھے میں بھی ان کی جانب بڑھا انہوں نے نہایت محبت سے معانقہ کیا میں نے دست بوسی کرنا چاہی، مگر انہوں نے ہاتھ کھینچ لیا، اور پھر اپنے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

میری ایک اچھی یا بری عادت یہ ہے کہ مَیں "پدرم سلطان بود" کے نشے کا سرمست نہیں ہوں، کسی بھی مجلس میں اپنے آبا و اجداد اور اپنی خاندانی نسبتوں کا ذکر کر کے اپنا قد اونچا کرنے کی کوشش نہیں کرتا ہوں، ورنہ میرے باقی اکابر تو ایک طرف رہے پاکستان میں صرف مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالحامد قادری بدایونی علیہ الرحمہ (صدر جمعیۃ علمائے پاکستان) کی نسبت ہی ایسی ہے کہ اس کی بنیاد پر اپنا اچھا خاصا اعزاز و اکرام کروایا جا سکتا ہے، مجھے ایسا لگا کہ مفتی شاہد صاحب وغیرہ نے اس حوالے سے پہلے ہی میرا تعارف حضرت سے کروا دیا ہوگا، جیسے کم ترین کا یہ اعزاز و اکرام شاید انہی نسبتوں کی وجہ سے تھا، اس کے بعد کا منظر دیکھ کر میرے اوپر حیرت کا ایک اور پہاڑ ٹوٹا، حضرت نے خیریت دریافت فرمائی، اور فرمایا آیئے، تشریف رکھیے اور وہیں عام لوگوں کے ساتھ فرش پر بیٹھ گئے، یہ منظر شاید میرے علاوہ باقی حاضرین کے لیے بھی حیرت انگیز تھا، کیونکہ جیسے ہی حضرت زمین پر بیٹھے حاضرین نے "سبحان اللہ"! کا ایک پُر زور نعرہ بلند کیا، اس سادگی اور خوردہ نوازی کو دیکھ کر میں سوچنے لگا کہ یہ اسی جماعت کے امیر ہیں جس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ لوگ علماء کو اہمیت نہیں دیتے، ممکن ہے بعض حضرات کے ساتھ ایسی کوئی صورت حال پیش آئی ہو مگر میں تو وہی بات کہوں گا جو میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے، بیٹھنے کے بعد حضرت نے محبت آمیز گفتگو شروع کی، کچھ خاص باتیں میں نے عرض کیں، حضرت نے ان کا تشفی آمیز جواب عنایت کیا۔

دو عمامہ پوش ننھے منھے بچے جو اسٹیج پر حضرت کے ساتھ تھے وہ بھی وہیں آکر بیٹھ گئے،

ان میں سے ایک بہت چھوٹا سا بچہ حضرت کی گود میں بیٹھ گیا اور آپ کی داڑھی سے کھیلنے لگا، میری چشم تصور میں وہ منظر گھوم گیا جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں ان کے پوتے (حضرت عبد اللہ ابن عمر کے صاحبزادے) بیٹھے ہوئے ان کی مبارک داڑھی سے کھیل رہے تھے، ایک صاحب جن کو حضرت عمر نے غالباً یمن کی گورنری کے لیے منتخب کیا تھا وہ تشریف لائے اور بچے کو غصے سے کہا کہ "اے امیر المؤمنین! یہ کون گستاخ بچہ ہے جو آپ کی داڑھی سے کھیل رہا ہے؟" آپ نے جواب دیا یہ میرا پوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے ان کو اتنی چھوٹ دے رکھی ہے کہ یہ آپ کی داڑھی سے کھیلیں؟ میرے رعب کا تو یہ حال ہے کہ جیسے ہی میں گھر میں داخل ہوتا ہوں میرے بچے ڈر کی وجہ سے ایک کونے میں چھپ جاتے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا "یمن کی گورنری کا پروانہ واپس لاؤ، جو شخص اپنے گھر والوں کے ساتھ محبت وشفقت کا سلوک نہیں کرسکتا وہ اللہ کے عام بندوں کے ساتھ کیا محبت وشفقت کا برتاؤ کرے گا"، یہ وہ حضرت عمر ہیں جن کی شوکت و ہیبت سے قیصر و کسریٰ کے ایوان لرزہ براندام ہو جاتے ہیں، "رحماء بینہم" کی اس سے بہتر تفسیر اور کیا ہوسکتی ہے۔ خیر ہم پھر لوٹ کر امیر دعوت اسلامی کی مجلس میں چلتے ہیں، جب بچے کی شوخیاں کچھ زیادہ ہی ہوئیں تو میں نے پوچھ ہی لیا کہ یہ بچہ کون ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ "ہماری تحریک کے ایک بہت مخلص اور متحرک مبلغ تھے (حضرت نے نام بھی بتایا تھا جو مجھے یاد نہیں) ابھی کچھ روز پہلے ان کا انتقال ہوگیا، یہ ان کا یتیم بچہ ہے۔" یتیموں کے سروں پر دست شفقت پھیرنے کی سنت کتابوں میں پڑھی تو بہت تھی، مگر اس سنت کا عملی انداز میں یہ نمونہ دیکھ کر فرط عقیدت سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا، میں صرف زیارت کے لیے حاضر ہوا تھا، مجھے کوئی نصیحت فرما دیں، اس پر انہوں نے فرمایا کہ "ماشاء اللہ آپ خود صاحب نسب اور ہماری جماعت کے ایک عالم ہیں، مَیں آپ کو کیا نصیحت کروں بس آپ میرے لیے دعا کر لیجیے"۔ جب میں نے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ "میں جام نور کی تحریک سے بھی واقف ہوں

اور اس بات کو بھی جانتا ہوں کہ جام نور نے ہمیشہ تحریک دعوت اسلامی کی حمایت کی ہے اور آپ کے کاموں کی اطلاع بھی مجھے ملی ہے، میری نصیحت صرف اتنی ہے کہ ہماری جماعت میں پہلے ہی سے بہت سی دیواریں کھڑی ہیں، اگر ہم ان کو گرا نہیں سکتے تو کم از کم ان پر پل قائم کر دیں اور کوشش کریں کہ اب مزید نئی دیواریں قائم نہ ہوں۔"

(جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت کے الفاظ تقریباً یہی تھے، ممکن ہے ایک آدھ لفظ کی تبدیلی ہو گئی ہو مگر بہر حال مفہوم یہی تھا) اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ حضرت نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے اور مختصر مگر جامع دعا فرمائی، پھر میں نے اجازت طلب کی، حضرت نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک عمدہ قسم کی عطر کی شیشی نکالی اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ "یہ مدنی تحفہ ہماری طرف سے قبول فرمالیں" اور ساتھ ہی اپنی دو تین کتابیں بھی عطا فرمائیں۔ اسی کے ساتھ ہی حضرت اور تمام حاضرین کھڑے ہو گئے، میں بھی رخصت کے لیے الٹے قدم واپس ہوا، اس پندرہ منٹ کی ملاقات کا ایک عجیب و غریب روحانی کیف دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا اور میں اس احساس کے ساتھ گھر سے باہر نکلا کہ:

اک پل کو تری بزم میں ہم بیٹھ کے واعظ
برسوں نہ رہے بزم خرابات کے قابل

❁......❁......❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کس نفاست سے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

مولیٰ کریم دعوت اسلامی کوفروغ بخشے!

پروفیسر سید محمد امین میاں برکاتی / سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ (انڈیا)

دعوت اسلامی کے ذمہ حضرات سے فقیر برکاتی کو بارہا ملنے کا اتفاق ہوا اور ان سے تفصیلی گفتگو بھی ہوئی۔ سال گزشتہ احمد آباد (انڈیا) کے عالمی اجتماع میں شرکت کا موقع بھی میسر آیا۔ میرے محدود مطالعہ کی روشنی میں دعوت اسلامی بہت مذہبی تحریک ہے۔ وہ سنتوں پر عمل کرانے کے سلسلے میں انتھک محنت کر رہی ہے۔ لاکھوں کارکنان کے مجمع میں اگر چند لوگ غلطی کرتے بھی ہیں تو اس کو دعوت اسلامی کے کھاتے میں ڈالنا مناسب نہیں ہے۔ تبلیغ کے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔ اہل سنت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت اور فروغ کا معاملہ ہے۔ دعوت اسلامی پوری طرح محنت کر رہی ہے اور افکارِ رضا کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچا رہی ہے۔ فقیر قادری "دعوت اسلامی" کے ذمہ داران سے بڑی حد تک متفق ہے۔

میری دل کی گہرائیوں سے دُعا ہے کہ مولائے کریم بطفیل سرور کونین ﷺ اس تحریک کو فروغ عطا فرمائے، آمین بجاہ الحبیب الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ جملہ برادران اہل سنت سے پر زور اپیل ہے کہ دعوت اسلامی کی تحریک کو آگے بڑھانے میں دامے، قدمے، قلمے، سخنے، ہر طرح کا تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں فرماتا۔ و ما علینا الا البلاغ.

مسلک اہل سنت کا فروغ دعوت اسلامی کا مشن ہے

حضرت مولانا سبحان رضا خان سبحانی میاں مدظلہ العالی/ سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف

کچھ عرصہ قبل "دعوتِ اسلامی" جماعت کا قیام عمل میں لایا گیا، اس کا دائرۂ تبلیغ محدود نہیں، بلکہ سارے عالم کو اسلامی غور و فکر و تبلیغ کے لیے کمر بستہ کرنا ہے۔ اس جماعت کا ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلک اہل سنت و جماعت کو فروغ دینا ہی نصب العین ہے۔ دعوت اسلامی نام کی تنظیم کے مراکز مختلف ممالک میں قائم ہو رہے ہیں۔

برادران اہل سنت و جماعت خصوصاً علمائے کرام وائمہ مساجد کو ہر ممکن تعاون کرنا چاہیے اور بارگاہ رب العزت میں استغاثہ ہے کہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ و طفیل میں امیر دعوتِ اسلامی اور اس کے معاونین کو دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ نیز اس تحریک کو فروغ عطا فرمائے اور اکابرین اہل سنت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ!

میں دعوت اسلامی کے ہر کام سے متفق ہوں

حضرت مولانا منان رضا خان منانی میاں مدظلہٗ/ سربراہ: جامعہ نوریہ رضویہ، باقر گنج، بریلی

ممبئ جیسی قیمتی جگہ میں جہاں زمینیں بہت مہنگی ہوتی ہیں، کئی منزلوں پر مشتمل "فیضان مدینہ" کی شکل میں ایک عظیم ادارہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، جہاں سے "دعوت اسلامی" والے سنیت کا کام کر رہے ہیں۔ میں بھی اس کو دیکھنے کا مشتاق تھا کہ محمد علی روڈ پر اس کے علاوہ اور کوئی جگہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ یہ اللہ کا بڑا فضل و کرم ہے اور فیضان مدینہ کی ہی برکت ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم علمائے اہل سنت کو یہاں لا کر دکھائیں، ان کے ساتھ رہیں اور ان سے محبت کریں۔

"دعوتِ اسلامی" جو کام کر رہی ہے وہ ہم سب کا ہے۔ میں یورپ میں بھی دعوت اسلامی کے پروگراموں میں شریک ہوا۔ برطانیہ کے شہر برنگھم میں بھی دعوت

اسلامی کا بہت بڑا ادارہ دیکھا۔ وہاں اجتماع بھی ہوا، جہاں ہزاروں لوگ ہری پگڑی میں ملبوس نظر آئے، یہ وہاں بھی بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

میرا کئی ملکوں میں سفر ہوتا ہے۔ یہ دیکھ کر اطمینان قلب میسر ہوا کہ وہاں بھی ''دعوت اسلامی'' کام کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت کا کام لے رہا ہے۔ دعوت اسلامی محبت رسول کو عام کرنے کے لیے جو کام کر رہی ہے، اس کے ہر کام سے میں متفق ہوں۔ ہم بند کمرے میں جو بات کرتے ہیں وہ عوام تک نہیں پہنچ پاتی۔ دعوت اسلامی (مدنی چینل) کے ذریعے یہ اچھی پیشرفت ہے۔ مدنی چینل دنیا کے گوشے گوشے میں دیکھا اور سنا جاتا ہے!

دعوت اسلامی کی مخالفت کرنے والے اس کا بدل پیش کریں!

حضرت علاّمہ محمد احمد صاحب مصباحی/ صدر المدرسین: جامعہ اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ (انڈیا)

میں اسے (دعوت اسلامی کو) مفید اور ضروری سمجھتا ہوں۔ اگر اس میں کچھ خامیاں ہوں تو اصلاح کی جائے۔ تحریک دعوت ہی کو مسترد نہ کیا جائے، جو لوگ انتہا پسندی کے ساتھ اس کی مخالفت کر رہے ہیں ان سے سوال یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا سیلاب جو ہماری اچھی اچھی آبادیوں کو نگلتا جا رہا ہے اس پر بند باندھنے کا آپ نے کیا انتظام کیا؟ اس پر روک لگانے اور بھولے بھالے سینوں کے عقائد کو بچانے کا آپ کے پاس کیا فارمولہ ہے اور کیا عمل ہے؟ مگر وہ اس کا کوئی جواب نہیں دیں گے اس لیے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا فرض صرف اپنوں کی مخالفت ہے، غیروں کے سیلاب سے قوم کا تحفظ کسی اور کی ذمہ داری ہے، جو شاید آسمان سے نازل ہوگا یا قیامت گزر جانے کے بعد پیدا ہوگا۔

ٹیلی ویژن پر اسلامی پروگرام بوجہ ''حاجت شرعی'' جائز ہے

حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب/ صدر: دار الافتا، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (انڈیا)

مدنی چینل کے جو دینی سلسلے براہ راست دکھائے جاتے ہیں وہ اگر جاندار کی

تصویر کشی سے پاک نہیں انہیں دیکھنا، دکھانا ایک طبقہ علما کے نزدیک ناجائز اور ایک طبقہ کے نزدیک جائز ہے۔ راقم الحروف کا موقف یہ ہے کہ اگر ٹی وی سے دینی سلسلے نشر کرنے کی شرعی حاجت متحقق ہو اور ان سے وہ حاجت پوری ہوتی بھی ہو تو صورت مستفسرہ میں اجازت ہوگی کہ حاجت کی وجہ سے اس طرح کے محظور مباح ہو جاتے ہیں۔

اس کی تفصیل مختصراً یہ ہے: ٹی وی پر دینی پروگرام دیکھنا، دکھانا جائز ہے یا ناجائز؟ اس بارے میں علماء اہل سنت کی تحقیقات مختلف ہیں۔ ایک طبقہ اسے ناجائز کہتا ہے، ان کی تحقیق میں ٹی وی پر نظر آنے والی تصاویر حقیقۃً تصاویر ہی ہیں اور جاندار کی تصویر بنانا، بنوانا جائز نہیں ہے۔ دوسرا طبقہ اس کی اجازت دیتا ہے۔ ان کی تحقیق میں ٹی وی پر تصویر کی طرح جو مناظر سامنے آتے ہیں وہ فی الواقع تصویر نہیں، بلکہ ریز (Rays) اور شعاعیں ہیں جو خاص طور پر یکجا ہو کر تصویر کی طرح نظر آتی ہیں۔ راقم الحروف کو اس سے اتفاق نہیں کہ وہ مناظر تصاویر نہیں کیوں کہ شارع علیہ السلام نے مجسمہ کے حرام ہونے کی جو علت بیان فرمائی ہے وہ شعاعی تصویر میں بھی پائی جاتی ہے اس لیے جو حکم مجسمے کا ہے وہی حکم شعاعی تصویر کا بھی ہوگا۔

ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ شعاعی تصویر کی حرمت مجسمے او دستی تصویر کی حرمت سے اخف اور کم ہو کہ دستی تصویر اور مجسمے کی حرمت منصوص ہے اور شعاعی تصویر کی حرمت غیر منصوص، ساتھ ہی مختلف فیہ بھی ہے۔ مگر ناجائز ضرور ہے، پھر وقفہ وقفہ سے دینی امور کے درمیان فحش اور ناجائز مناظر کی نمائش الگ وجہ حرمت ہے۔ اس لیے عام حالات میں ٹی وی دیکھنے، دکھانے کی اجازت نہیں ہوسکتی۔ ہاں! اگر ٹی وی پر نشر ہونے والے تمام امور خالص دینی ہوں اور انہیں نشر کرنے کی حاجت بھی ہو، ساتھ ہی فحش مناظر اور ممنوعات سے پاک ہوں تو انہیں ٹی وی پر دیکھنے دکھانے کی اجازت ہوگی۔

حاجت سے مراد شرعی حاجت ہے۔ اس کا تحقق اس وقت ہوگا جب ٹی وی پر دینی امور نشر نہ کرنے کے باعث امت گمراہ ہو، دین و مذہب کا ضرر ہو اور دینی امور نشر کر دینے سے وہ ضرر دور ہو اور امت گمرہی سے محفوظ ہو۔

حاجت کا مطلب ہے کہ مجبوری کی وہ حالت جس میں فعل یا ترک فعل پر دین، جان، عقل نسب، مال یا ان میں سے کسی کا تحفظ موقوف نہ ہو مگر اس کے بغیر مشقت اور حرج وضرر کا سامنا کرنا پڑے، جیسے رہنے کا مکان، روشنی کے لیے چراغ، اہل علم کے لیے دینی کتابیں، دین کے لیے عقائد ظنیہ کی تعلیم جن کا مخالف گمراہ، گمراہ گر، بدعتی اور عند الفقہا کافر تک ہوتا ہے، فرائض کفایہ، فرائض عملیہ اور واجبات کی تعلیم وغیرہ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ وغیرہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ''شک نہیں کہ ذی روح کی تصویر کھینچی بالاتفاق حرام ہے اگر چہ صرف چہرہ کی ہو...... اور جن کا کھینچنا حرام ہے کھنچوانا بھی حرام ہے مگر مواضع ضرورت مستثنیٰ رہتے ہیں۔ الضرورات تبیح المحظورات اور حرج بین وضرر ومشقت شدید کا بھی لحاظ فرمایا گیا ہے۔ ماجعل علیکم فی الدین من حرج لا ضرر و لا ضرار. یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر. (اس آیت کا دائرہ ضرورت سے وسیع تر ہے۔ جلی النص) تصویر کھنچوانے میں معصیت، بوجہ اعانت معصیت ہے، پھر اگر بخوشی ہو تو بلا شبہ خود کھینچنے ہی کی مثل ہے، یوں ہی اگر اسے کھنچوانا مقصود نہیں، بلکہ دوسرا مقصد مباح مثلاً کوئی جائز سفر (مقصود ہے) مگر قانوناً تصویر دینی ہوگی تو اگر وہ مقصد ضرورت و حاجت صحیحہ موجب حرام وضرر ومشقت شدیدہ تک نہ پہنچا جب بھی ناجائز کی منفعت کے لیے ناجائز جائز نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ حالت (ضرورت یا حاجت صحیحہ کی پائی جاتی) ہے تو یہ اپنے اوپر سے دفع حرج وضرر کا قاصد ہونے کے سبب ''لاتزر و ازرة و زر اخری'' کا فائدہ پاتا ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص: ۱۹۷)

''حرج بین اور ضرر ومشقت شدیدہ'' حاجت کی ہی دوسری تعبیر ہے اور اس کے بعد والی عبارت میں ''موجب ضرر و مشقت شدیدہ'' اسی حاجت کی صفت۔ اس طرح اقتباس سے کئی اہم فائدے حاصل ہوئے:

۱۔ تصویر کھینچی بالاتفاق حرام ہے کہ یہ خود معصیت ہے۔

۲۔ تصویر بخوشی کھنچائے تو یہ کھینچنے ہی کی مثل ہے۔

۳۔ اور اگر یہ کھینچنا، کھچانا، بخوشی نہ ہو، بلکہ کسی مجبوری کی وجہ سے ہو اور وہ مجبوری بدرجۂ ضرورت یا حاجت میں ہو تو دفع حرج و ضرر کے قصد سے اس کی اجازت ہے۔

۴۔ جسے مجبور کیا گیا اسے تو اجازت مل جائے گی مگر جس نے کسی کو ناجائز کام پر مجبور کیا وہ عنداللہ گنہ گار ہوگا۔ مثلاً کوئی عمرے کی قضا یا حج فرض کے لیے مکہ شریف جائے اور اسے بغیر فوٹو اجازت نہ ملے تو اسے تصویر کھینچانے کی اجازت ہے، مگر جن لوگوں نے بے ضرورت و حاجت تصویر کشی کو لازم کر کے لوگوں کو اس پر مجبور کیا وہ گنہ گار ہیں۔

یہ تو مسئلہ تصویر کی مختصر تصویر کشی ہوئی، اب ٹی وی کی حاجت پر بھی ایک نظر ڈالنی چاہیے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ آج زیادہ تر باطل فرقوں اور بد مذہبوں کے پاس اپنے ٹی وی چینل ہیں جن کے ذریعہ وہ دین و مذہب اور قرآن و حدیث کے نام پر گمراہانہ بلکہ کفری عقائد تک نشر کرتے ہیں، بالخصوص رافضیوں، قادیانیوں، وہابیوں اور دیوبندیوں کے اپنے اپنے چینل ہیں جو اسلام اور درس حدیث وغیرہ کے نام پر اپنے کفری عقائد اور باطل افکار و خیالات کا زہر ناواقف عوام کے اذہان و قلوب میں پیوست کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس سے بے شمار اذہان و قلوب متاثر ہو سکتے ہیں جن کا علاج فوری طور پر ضروری ہوتا ہے، مگر ہماری غفلت کا عالم یہ ہے کہ اولاً ہمیں ان بد مذہبوں کی خرافات اور سازشوں کا علم نہیں۔ ثانیاً علم بھی ہو تو معاذ اللہ، استغفر اللہ پڑھ کر خاموش ہو رہے۔ یا اس کے بارے میں کوئی سوال آ گیا تو اس کا جواب لکھ دیا جو معدودے چند نظروں تک پہنچا یا زیادہ سے زیادہ کوئی مضمون لکھ دیا جو اگر کہیں شائع ہو گیا تو ہزار پانچ سو افراد نے پڑھ لیا یا کسی جلسے میں اس کے خلاف زوردار تقریر کر دی جو ہزار دو ہزار لوگوں نے سن لی۔ ظاہر ہے ہماری یہ کوششیں بہت محدود ہیں، جن سے ایک عام اور متعدی وبا کے تباہ کن، دور رس اور دیرپا اثرات سے عامۂ امت کو نہیں بچایا جا

سکتا، اس لیے مسلمانوں کے دین وایمان کے تحفظ اور سچے اسلامی عقائد وتعلیمات سے دنیا کو روشناس کرانے نیز کتاب وسنت کا صحیح مفہوم ان تک پہنچانے کے لیے آج ہم اہل سنت وجماعت کو ٹی وی چینل کی حاجت ہے، مگر اس حاجت کے باوجود ٹی وی دیکھنے دکھانے کی اجازت درج ذیل شرائط کی پابندی کے ساتھ مشروط ہے:

۱۔ مزامیر یا میوزک کا استعمال ہرگز نہ ہو۔

۲۔ میوزک نما ذکر بھی نہ ہو۔

۳۔ (الف) عقائد قطعیہ وظنیہ اور فرائض عین وفرائض کفایہ اور واجبات وسنن ہدیٰ کا درس واضح دلائل کے ساتھ ہو۔

(ب) سواد اعظم اور ضروریات دین کی تفہیم کے ساتھ اسلام کی مقدس شخصیات کے تعارف اور ان کے عقائد کا سلسلہ بھی چلایا جائے۔

(ج) اہل باطل کی نشری حرکتوں سے پوری آگاہی اور پوری خبر گیری ہو۔ اسلام اور اسلامی تعلیمات پر جس نہج سے بھی اہل باطل حملہ کرتے ہیں، فوراً فوراً اس کا مکمل دفاع عقل ونقل کی روشنی میں کیا جائے۔

غرض یہ کہ جس حاجت شرعی کی وجہ سے اجازت کا دروازہ کھلا ہے اس کے تقاضے پورے کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے اور بہر حال اپنی نمائش، نام ونمود آپسی مقابلے اور فخر ومباہات سے مکمل اجتناب ہو کہ اس کے لیے کوئی محظور مباح نہیں ہوتا اور مساجد میں ٹی وی دیکھنے، دکھانے کا اہتمام بالکل نہ ہو کہ اس سے بسا اوقات مساجد کی حرمت پامال ہو سکتی ہے اور کبھی لوگوں کے ذکر وتلاوت اور نمازوں میں خلل بھی واقع ہو سکتا ہے، یوں بھی یہ عوام مسلمین کی وحشت کا سبب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

امیر دعوت اسلامی مولانا مولانا الیاس قادری پر بہتان طرازی کی گئی

مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی صاحب/ رضوی دارالافتاء محلہ سوداگران، بریلی

انجینئر سعید حسن نے مولانا محمد الیاس قادری صاحب کی جانب جو تحریر منسوب

کی تھی اور وہ ثابت نہ کر سکے اور تحریر (علماء مقدس پتھر ہیں......) جعلی ثابت ہوئی تھی، اس لیے انجینئر سعید حسن کو توبہ کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ جواب بالکل درست ہے، اور جس تحریر (علماء مقدس پتھر ہیں...... وغیرہ) کی نسبت مولانا محمد الیاس قادری صاحب کی جانب کی گئی ہے، وہ جعلی و غلط ہے اور ایسے لوگ لائق تحسین نہیں ہیں جو مسلمانوں کے درمیان افتراق و اختلاف پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ ماہ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ صفحہ ۲۰، ۲۱ میں جو مضمون اس کے متعلق چھپا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ غلط فہمی پر مبنی ہے۔

دعوت اسلامی کی مخالفت تبلیغی جماعت سے تعاون ہے

حضرت مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ / شارح حدائق بخشش و مصنف و مترجم کتب کثیرہ (پاکستان)

ہندوستان سے شائع شدہ کتابچہ ''دعوت اسلامی کے قدم وہابیت کی جانب کیوں؟'' کسی نے مجھے دکھایا۔ امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی سنیت کے متعلق جھوٹے الزامات پڑھ کر میں حیران و ششدر رہ گیا۔ دعوت اسلامی کے طریقہ کار پر کسی کو جزوی تو اختلاف ہو سکتا ہے، مگر مولانا محمد الیاس قادری کی سنیت پر شک کرنا جس نے بے شمار تبلیغیوں، دیوبندیوں، رافضیوں اور قادیانیوں کو بعونہ تعالیٰ سنی بنایا، جس نے گھر گھر ''کنز الایمان'' شریف داخل کر دیا، جس کا کوئی بیان اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے ذکر خیر سے خالی نہیں ہوتا، سخت زیادتی اور شر انگیزی ہے۔ الحمد للہ عزوجل دعوت اسلامی کا پیغام اس وقت دنیا کے کم و بیش 50 ممالک میں پہنچ چکا ہے۔ جگہ بہ جگہ سے تبلیغی جماعت والے اپنے بستر لپیٹ کر فرار ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ بے شمار مساجد جو دیوبندیوں کے قبضے میں چلی گئی تھیں ایک بار پھر سنیوں کے پاس آ رہی ہیں۔ ایسے میں دعوت اسلامی کی مخالفت کرنا نادانستہ طور پر تبلیغی جماعت کو تقویت پہنچاتے ہوئے خود اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑا چلانے کے مترادف ہے۔

مسلمان دعوت اسلامی کے مخالف شر پسندوں سے ہوشیار رہیں!

علامہ شمس الھدیٰ مصباحی صاحب/ استاد: جامعہ اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ (انڈیا)

''دعوت اسلامی کے قدم وہابیت کی جانب کیوں؟'' نامی کتابچہ میری نظر سے گزرا جس سے مجھے بالکل ہی کچھ حیرت نہ ہوئی کیوں کہ اس طرح کی بے سرو پا کی افواہیں بہت سنی اور دیکھی ہیں، جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں، لہٰذا عوام و خواص اہل سنت و جماعت اس طرح کی تخریبی اور مسلک مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شیرازہ منتشر کرنے والی بیہودہ تحریر پر قطعی کان نہ دھریں اور اس کو ردی کی ٹوکری میں رکھ دیں۔ مرشدی الاعظم المفتی الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا کرم کہ اسی دن دیوانہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت محمد الیاس قادری دام ظلہ سے فون پہ میری تفصیلی بات ہوئی تو مذکورہ کتابچہ میں ان کی تحریر کی فوٹو کاپی جو دی گئی ہے، اس سے متعلق میں نے بس اطمینان خاطر کے لیے دریافت کیا تو انہوں نے تین بار قسم کھا کر فرمایا کہ حضرت وہ قطعی قطعی میری تحریر نہیں ہے۔ نیز اس کذب بیانی اور دروغ بافی پر کئی قرائن بھی ہیں۔ ماضی قریب میں سرکار از ہری میاں قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ اور حضرت محدث کبیر قبلہ سے جب مولانا کے متعلق میں نے ان کے خیالات معلوم کیے تو فرمایا محمد الیاس قادری کو میں رات کے اندھیرے میں بھی سنی صحیح العقیدہ جانتا ہوں۔ لہٰذا تخریبی مزاج افراد سے عرض ہے کہ مسلک حق کی تعمیر کا کام کریں۔ یہ سب چکر اور فضول خرچی سے جماعت کو نقصان پہنچائیں۔ ہاں کوئی خامی دیکھیں تو اس کی اصلاح فرمائیں۔ چھپ کر سنگ باری کرنا علمائے کرام کو زیب تن نہیں دیتا۔

دعوت اسلامی اہل سنت و جماعت کی عالمی تحریک ہے

مولانا مبارک حسن مصباحی صاحب/ مدیر اعلیٰ: ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (انڈیا)

دعوت اسلامی اہل سنت و جماعت کی عالمی تحریک ہے۔ دعوت اسلامی کا

فیضان اس وقت دنیا کے بیشتر ممالک میں ابر باراں کی طرح برس رہا ہے۔ جو لوگ اس کے قریب آ رہے ہیں، ان کا دامن دعوت اسلامی کے فیضان اور اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کی تعلیمات سے مالامال ہو رہا ہے۔ ہزاروں لوگ جو گناہوں میں مبتلا تھے اور اسلام سے بہت دور تھے بے عملی اور بدعملی کے شکار تھے، میں نے خود دیکھا ہے کہ دعوت و تبلیغ سے وہ اسلام کے قریب آئے اور سنت رسول ﷺ کے وہ قریب آئے۔ دعوت اسلامی کا فروغ دراصل اہل سنت و جماعت کا فروغ ہے۔ جس طرح علمی دنیا میں حضور حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ الجامعۃ الاشرفیہ نے علمائے کرام و فضلاء کو فارغ کیا اور آج وہ عالمی سطح پر دعوت و تبلیغ و تدریس و تصنیف کا کام کر رہے ہیں، اسی طرح جو افراد دعوت اسلامی سے وابستہ ہوئے وہ مبلغین بھی آج عالمی سطح پر اسلام و سنیت کا بے پناہ کام کر رہے ہیں۔ آج سے ہی نہیں بلکہ جس روز سے دعوت اسلامی قائم ہوئی ہے۔

بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ اس کے قیام میں بنیادی کردار قائد اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ حافظ ملت علیہ الرحمہ کی تحریک تصور کرتے ہیں۔ مولانا الیاس قادری کے تعلق سے ہم نے معلوم کیا، وہ بے پناہ خوبیوں کے مالک ہیں۔ اللہ عزوجل نے ان کے دل کو عشق رسول کا مدینہ بنا دیا ہے۔ وہ خود بھی پیاری پیاری سنتوں کے عامل ہیں اور ان کے کردار و عمل کی برکت سے برصغیر پاک و ہند کے علاوہ پوری دنیا میں محسوس کی جا رہی ہے۔ ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ ان کے دامن سے وابستہ ہیں اور وہ اپنے اخلاص و محبت کے ساتھ "دعوت اسلامی" کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتوں کو دل میں بوئے گل کی طرح اتار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آج جہان سنیت میں دعوت اسلامی کے فیضان کو جاری و ساری رکھے۔ ہم فرزندان اسلام عوام اہل سنت سے عرض کرتے ہیں کہ وہ جہاں بھی ہوں "دعوت اسلامی" کا تعاون کرتے رہیں، کیوں کہ یہ تحریک تبلیغ کے میدان میں اہل سنت کے فروغ میں بڑی بنیادی ضرورتوں کو پورا کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ دعوت اسلامی کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور حضرت مولانا الیاس قادری کا سایہ کرم

جماعت اہل سنت کے سروں پر دراز فرمائے۔

آج مولانا الیاس قادری اور دعوت اسلامی نے تبلیغی تقاضے کے پیش نظر جو مدنی چینل شروع کیا، اس پر انہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ اس کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں بلکہ ہو سکے تو اتنا بڑا ہندوستان ہے، یہاں کے پروگرام بھی زیادہ سے زیادہ آنے چاہئیں۔ اس طرح اہل ہند کی توجہ اور زیادہ بڑھے گی۔ میں اس سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ دوسرے چینل پر فلمیں، گانے اور اس طرح کی خرافات دیکھنے کی بجائے اپنے بچوں کو مدنی چینل کھول کر دکھایا جائے اور جو لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں، میں انہیں مجبور نہیں کرتا۔ وہ لوگ بھی اپنی جگہ حق پر ہیں، میں ان کا احترام کرتا ہوں۔ جزاک اللہ خیرا

مدنی چینل تاریکیوں کے خلاف ایک چراغ ہے

مفتی بدر عالم مصباحی صاحب/ استاد و مفتی: جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

مدنی چینل کے بارے میں تو بہت پہلے سوچتا تھا، میں اپنی مجلسوں میں انفرادی طور پر ان اسلامی مبلغین سے کہتا رہا کہ بھائی میرا اپنا جو نظریہ ہے وہ یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے حالات میں حاجت کا تحقق ہو چکا ہے۔ ایک حاجت جو ہماری فقہی اصطلاح ہے کہ اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو بہت سارے لوگوں کے دین و ایمان، عزت و ناموس دشواریوں اور خطرے میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو میں نے محسوس کیا کہ اتنے چینل آ رہے ہیں اور بہت سے چینل بنام اسلام آ رہے ہیں اور ٹوپی کرتا پاجامہ میں آ رہے ہیں اور اسلام کا نام لے کر بات بتا رہے ہیں تو ہمارے بھولے بھالے مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اسلامی نمائندہ ہیں۔ ہم صرف اندھیرے کو کوستے رہتے ہیں کہ اندھیرے بہت خراب ہیں، اندھیرے بہت خراب ہیں۔ جب تک اندھیرے کے خلاف چراغ نہیں جلایا جائے گا تب تک اندھیرے کا ویلیو برقرار رہے گا۔ اندھیرے کے ویلیو کو برقرار رکھنا ہے تو چراغ مت جلایئے، لیکن اگر اندھیرے کو ختم کرنا ہے تو چراغ جلانا ہی پڑے

گا اس لیے میں نے محسوس کیا اور بہت دنوں سے محسوس کر رہا تھا مگر حالات کے پیش نظر جرأت نہیں ہو رہی تھی۔ جرأت ہوئی میں نے مدنی چینل کے جواز کا فتویٰ ہی نہیں دیا بلکہ میں نے ہر اس چینل کے جواز کا فتویٰ دیا اور دے رہا ہوں جو خرافات سے الگ ہو، چاہے وہ مدنی چینل ہو یا کوئی اور چینل، جیسے مکی چینل ہو، بغدادی چینل ہو، اجمیری چینل ہو، عزیزی چینل ہو جس میں میوزک استعمال نہ ہو اور فحش باتیں نہ ہوں، جس میں مرد آئیں اور خاص طور سے اسلامی عقائد اور اسلام کے واجبات اور فرائض پر ضرور توجہ دی جائے۔ اس ضمن میں نعت ہے، مناقب ہیں اور سنت رسول اللہ ﷺ بھی بیان کیے جائیں، لیکن بنیادی طور پر عقائد ضرور یہ بتائے جائیں کہ کئی چینلوں پر جو آج کل غلط عقائد کی تشہیر ہو رہی ہے، جو اسلام کی تصویر کو مسخ کر کے پیش کیا جا رہا ہے، اس کا پردہ چاک کیا جانا بہت ضروری ہے۔ اس لیے میں مدنی چینل والوں سے گزارش کروں گا کہ اپنی نمائش یا نعت رسول اللہ ﷺ پیش کیجیے، مگر روزانہ عقائد کا ایک ڈوز دیجیے۔ ہر روز عقائد کی ایک ڈوز دینا ضروری ہے۔ اس لیے کہ برے عقائد کا جو زہر گھولا جا رہا ہے، اس کا اتار ہونا بہت ضروری ہے۔

دعوت اسلامی کے تعلق سے مفتیان کرام اپنا متفقہ فیصلہ دیں

پروفیسر سید محمد امین میاں برکاتی، سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

فقیر برکاتی نے ماہنامہ جام نور دہلی کی وہ تمام تحریرات دیکھیں جن میں علماء مشائخ نے دعوت اسلامی اور اس کے ذمہ داران کی حمایت اور اس تحریک کی افادیت کے سلسلے میں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا ہے۔ جن میں ایک بارہ سال پرانی تحریر اس فقیر کی بھی شامل ہے۔ جو ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور میں بارہ سال قبل شائع ہوئی تھی۔ اس تحریر کے کچھ اقتباسات ماہنامہ جام نور، دہلی کے مارچ ۲۰۱۰ء کے شمارہ میں شائع کیے ہیں۔ بارہ سال پہلے میری معلومات اور مشاہدے میں جو کچھ تھا وہ میں نے بیان کیا تھا، لیکن ایک دہائی سے زیادہ وقفے میں کسی کے بھی حالات بہت تبدیل ہو جاتے ہیں۔

تحریکات متاثر ہو جاتی ہیں۔ لوگوں کے افکار ونظریات بدل سکتے ہیں۔ لٰہذا، اب دعوت اسلامی تحریک کی کیا کارگزاری ہے، اب ان کے ذمہ داران کے معاملات کیا ہیں، ان کے عمل اور جماعتی سطح پر ان کی سرگرمیاں کیا ہیں، عقائد اور مسلک کی ترویج واشاعت میں یہ حضرات جو طریقہ اپنا رہے ہیں وہ مستحسن ہے یا نہیں، اکابر علمائے کرام کے طریقے کے عین مطابق ہے یا نہیں ان تمام امور کے سلسلے میں اکابر مفتیان عظام اور علمائے کرام کی آرا مختلف ہیں۔ ضرورت ہے کہ تمام اکابر مفتیان عظام ایک جگہ اطمینان قلب سے ساتھ بیٹھ کر فیصلہ کریں۔

لٰہذا مجھے یہ کہنے میں کوئی عذر نہیں ہے کہ بارہ سال پہلے کی میری تحریر کو میرے تازہ خیالات تصور نہ کیا جائے اور میرے کسی سابقہ بیان کو کسی کی حمایت یا مخالفت کے طور پر نہ پیش کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کی صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے مسلک ومشرب کا سچا سپاہی بنائے، آمین۔

ایمان وکفر کا فیصلہ علمائے راسخین کا کام ہے

محمد مجیب الرحمٰن علیمی، استاذ: جامعہ عارفیہ، سید سراواں، الہ آباد

مئی ۲۰۱۰ء کا جام نور نظر نواز ہوا، مطالعہ سے مسرت ہوئی، اس بار کے شمارہ پر "دعوت اسلامی" کی ہریالی چھائی رہی، اداریہ پسند آیا۔ اداریہ میں محترم انجینئر سعید صاحب کا تذکرہ سہارن پور کے حوالے سے کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ بالکل درست ہے مگر یہ ۱۹۹۸ء کا نہیں ہے، بلکہ ۲۰۰۰ء کا واقعہ ہے جس وقت حضرت علامہ ارشد القادری صاحب حضرت حکیم سید محمد احمد کے پاس زیر اعلاج تھے اور استاد گرامی حضرت مفتی اشتیاق القادری صاحب اس وقت جامعہ غوثیہ کے پرنسل اور صابری دارالافتاء کے صدر مفتی تھے۔ محترم انجینئر صاحب مفتی صاحب کے پاس تشریف لائے تھے۔ راقم مفتی صاحب کے روم سے متصل مسجد کے جنوبی گوشہ میں رہتا تھا۔ محترم انجینئر صاحب کا تعارف مفتی صاحب نے پہلے ہی کرایا تھا، اور یہ بھی بتایا تھا کہ انجینئر صاحب حضور مفتی

اعظم قدس سرہ کے مرید ہیں۔ اس وقت انجینئر صاحب کی دست بوسی کے لیے اتنا تعارف ہی کافی تھا۔ مزید سعید صاحب خود بھی مشرع تھے۔

افسوس کہ پروگرام کے اختتام پر دو کتابچے میرے ہاتھ آئے۔ غالباً ایک کتاب کا تعلق رزق حلال کے مسائل سے تھا جو اچھی تھی۔ دوسری کتاب کا تعلق ایمان وتشیرہ کے مسائل سے تھا مگر اس میں دعوت اسلامی پر کچھ غیر تحقیقی باتوں کی بنیاد پر سعید صاحب نے وہابیت کا الزام لگایا تھا۔ اس وقت ''دعوت اسلامی'' کے تعلق سے میں بہت زیادہ واقف اگرچہ نہیں تھا مگر اتنا علم ضرور تھا کہ یہ کوئی ''سنی تبلیغی تحریک'' ہے۔ کتابچہ لے کر حضرت مفتی اشتیاق القادری صاحب کے کمرہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ کے ہاتھ وہ دونوں کتابیں موجود ہیں اور آپ یہ فرمارہے ہیں کہ کون تقسیم کر رہا ہے، بلاؤ اور کتابیں ضبط کرو حکم کی تعمیل کی گئی۔ سعید صاحب جو ابھی تک سارے لوگوں کی نظر میں مشرع صورت اور اعلیٰ نسبت رکھنے کی بنیاد پر محترم تھے۔ مگر اب راقم نے دیکھا کہ سعید صاحب کے کمرہ میں علامہ ارشد القادری کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اور علامہ اپنے دردو کرب کا اظہار فرمارہے ہیں اور ''دعوت اسلامی'' کی حمایت میں گویا ہیں اور روتے ہوئے فرمارہے تھے کہ ''یہ لوگ کچھ کرتے بھی نہیں اور کرنے والوں کو کرنے بھی نہیں دیتے۔''

اس واقعہ کے بعد سے راقم دعوت اسلامی کا حامی ہے۔ جبکہ اس تحریک کے کچھ نادان مبلغین سے ہماری براہ راست ملاقات ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ تحریک جادہ حق سے منحرف ہے۔

آخر میں محترم سعید صاحب سے حضور مفتی اعظم کی نسبت کا واسطہ دیتے ہوئے گزارش کرتا ہوں کہ ابھی بھی وقت ہے۔ آپ کا یہ میدان نہیں کہ کسی کے ایمان وکفر کا فیصلہ کریں۔ برائے کرم محققین علما سے رابطہ کریں۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے اور ملت کو متحد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعوت اسلامی فروغ مسلک اہل سنت و جماعت میں سرگرم ہے

محمد عابد رضا مصباحی، گرام پونجی، شیش گڑھ، ضلع بریلی (یوپی)

جام نور کا تازہ مئی کا شمارہ مدنی بہار لے کر اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ موصول ہوا۔ سرورق پر مدنی رنگ دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ وقت کے تقاضے کے مطابق آپ نے بروقت علمائے کرام، مفتیان عظام اور مشائخ طریقت کی آرا کو عوام و خواص تک پہنچا کر ایک عظیم فتنے کا سدباب کیا ہے۔ یقیناً یہ وقت کی ضرورت تھی کہ دعوت اسلامی جو ہماری دعوتی و تبلیغی ذمہ داریوں کو پورا کر رہی ہے اس کے خلاف کچھ عاقبت نااندیشوں نے ایک مہم چلا رکھی ہے جس کا تصفیہ ضروری تھا تاکہ حق کا چہرہ واضح ہو سکے جو موجودہ شمارہ سے کسی حد تک پورا ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔

قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے خوابوں کی حسین تعبیر دعوت اسلامی سے آج عالم اسلام میں پھیلے ہوئے ہزاروں نوجوان جو گناہوں کے خوگر تھے نہ صرف یہ کہ وہ خود راہ راست پر آگئے بلکہ دوسروں کو بھی وہ اسلام کا پیغام عمل دیتے نظر آرہے ہیں، مگر کیا کیا جائے بدخواہوں کا جن کا شیوہ ہی یہ ہے کہ کسی طرح سے مسلک کا کام نہ ہو۔ کچھ لوگ اس عظیم دعوتی و تبلیغی تحریک کو بدنام کرنے کی بے جا تگ و دو کر رہے ہیں اور غلط پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ یہ تحریک مسلک اعلیٰ حضرت کی مخالف ہے۔ فروغ مسلک اعلیٰ حضرت میں سد راہ ہے۔ جہاں تک اس بات کا سوال ہے تو صرف میرے ہی نہیں بلکہ ہر ذی شعور انسان کے نزدیک غلط سراسر غلط ہے۔ میں تقریباً دس سالوں سے دعوت اسلامی کے مبلغین سے رابطہ میں ہوں اور ان کے اجتماعات میں بھی شرکت کی مگر آج تک میرے مشاہدہ میں تو کوئی ایسی بات نہیں آئی جو مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف ہو یا جس میں علمائے اہل سنت یا کسی بزرگ کو برا بھلا کہا گیا ہو۔ مکتبۃ المدینہ سے شائع شدہ کتابوں کو دیکھا، مبلغین کے بیانات سنے، ہر جگہ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کو بڑے والہانہ انداز میں یاد کیا اور امام احمد رضا کی تصانیف بھی

شائع کی جا رہی ہیں، اس کے باوجود یہ کہنا کہ یہ مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف ہے، بات ذہن و دماغ میں نہیں سماتی۔ جو انسان مسلک اہل سنت و جماعت کا اتنا شیدائی پھر بغاوت چہ معنی دارد؟ اس وقت مجھے حضور سرور کونین ﷺ کی ایک حدیث یاد آتی ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کو قتل کیا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا جب سرور کونین ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے لا الہ الا اللہ کہنے والے کو قتل کر دیا؟ تو عرض کیا حضور اس نے ہتھیار کے خوف سے کہا تھا تو حضور ﷺ نے غصے سے فرمایا افلا شققت عن قلبه حتى تعلم قالها ام لا۔ کہ تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ اس نے کلمہ پڑھا تھا کہ نہیں اور اس کلمہ کو بار بار دہراتے رہے۔ عرض مدعا یہ ہے کہ جو لوگ ایسی تحریک اور ایسے مبلغین پر طعن و تشنیع کر رہے ہیں آخر ان کے پاس کون سا ایسا پیمانہ ہے جس سے وہ لوگوں کو ناپ رہے ہیں۔ ضرورت تو یہ ہے کہ اگر کہیں کوئی کوتاہی ہے تو اس کا موثر علاج کیا جائے، ان کی اصلاح اور صحیح طریق عمل بتایا جائے، نہ کہ پوری جماعت کو مسلک اہل سنت کا باغی بتا کر بائیکاٹ کیا جائے۔

اس بات کی صراحت بزرگوں نے بار بار کر دی کہ یہ ہماری جماعت ہے پھر بھی بعض عاقبت نا اندیشوں کی بے جا ہٹ دھرمی سمجھ سے بالاتر ہے۔ بڑی باوزن بات کہی ہے استاذ گرامی قدر علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ نے ''دعوت اسلامی کی مخالفت کرنے والے اس کا بدل پیش کریں۔'' میں بڑے خلوص کے ساتھ مبارک باد دیتا ہوں آپ کی پوری ٹیم کو تاکہ وہ اسی طرح صحیح حقیقت سے عوام اہل سنت کو باخبر کرتے رہیں تاکہ ملت کا شیرازہ نہ بکھرے اور ایسے گندے چہرے بھی بے نقاب ہو جائیں جو مسلک اہل سنت و جماعت کو نقصان پہنچانے پر کمر بستہ ہیں۔ جام نور ایک انمول جام ہے جو طرح طرح کے مشروبات سے تیار ہوتا ہے جس میں سب کا مزہ مختلف ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ جام نور اور معاونین جام نور کو دین متین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مولانا علیم اللہ علیمی نظامی، دار العلوم فیضان غوث اعظم، اولپاڑ، ضلع سورت (گجرات)

مئی ۲۰۱۰ء کا شمار پیش نظر ہے۔ آپ کا اداریہ پڑھا، جس میں آپ نے دعوت اسلامی کی تشکیل کا تاریخی پس منظر اختصاراً بہت اچھے پیرائے میں بیان کیا ہے اور جملہ افراد اہل سنت و جماعت کو یہ بتانے کی کامیاب کوشش کی ہے کہ دعوت اسلامی اپنے مقصد میں کامیاب ہے اور کامیاب کیوں نہ ہو، جس کی تشکیل قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ والرضوان نے کی ہے۔ مزید فکر و نظر کے کالم میں اسی کے تعلق سے اہل سنت کے معتمد علمائے کرام کے تاثرات کو شائع کر کے اپنی کوشش کو بار آور ہونے کی ضمانت دے دی ہے۔ گزشتہ چند دنوں تک تو دعوت اسلامی کی مخالفت کے سلسلے میں میری واقفیت صرف کتابچوں اور پمفلٹس کی حد تک تھی۔ ان مضامین کا مطالعہ کرتے وقت شدت غم سے آنسو چھلک پڑے، جس میں بحیثیت خطباء ایک ذمہ دار خانقاہ کے افراد مدعو تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنی تقریر کا موضوع ہی ''دعوت اسلامی'' کو بنایا اور اس پر مختلف طرح کے الزامات عائد کیے۔ اپنی آنکھوں دیکھا حال بیان کر رہا ہوں۔ اس سے قبل کہیں بھی اس طرح کا سنگین الزام اور بہتان طرازی کہ دعوت اسلامی کے کارکنان، نمائندگان صلح کلی ہیں، مسلک اعلیٰ حضرت کے مخالف ہیں وغیرہ نہیں سنا تھا، یہاں تک کہ دوران تقریر بآواز بلند مناظرہ کے لیے چیلنج کیا۔ میں کچھ دیر کے لیے یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اپنوں سے اگر کسی بات میں اختلاف ہو تو مباحثہ کی دعوت دی جاتی ہے نہ کہ مناظرہ کی۔ بصد آہ یہ معروف شعر زبان پر آ گیا:

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی کے چراغ سے

مذکورہ تینوں حضرات میں سے ہر ایک کا بیان سنتے سنتے انتہائی غم و افسوس

کیا امت محمد یہ ابھی کم فرقوں میں تقسیم ہوئی ہے جو تیرے نادان بندے اسے اور منتشر کرنے کی مذموم اور ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ مگر دل کو ڈھارس بندھی اس وقت جب مئی کا شمارہ فردوس نگاہ بنا۔ آپ کا ماہنامہ ایک مجلّہ ہی نہیں بلکہ پراگندہ ذہن وفکر کو سنوارنے والی ایک عظیم تحریک ہے۔ مجھے امید قوی ہے کہ ان شاء اللہ یہ شمارہ دعوت اسلامی کی مخالفین کے لیے اصلاحی طمانچہ ثابت ہوگا۔ سوچنے سمجھنے کا پیمانہ بدلے گا اور وقیانوسیت سے لوگ باہر آئیں گے۔ رب قدیر کی بارگاہ میں دعا ہے کہ آپ کے جملہ اراکین و معاونین کو دارین کی سعادتوں سے نوازے اور بدخواہوں کی بری نظر سے محفوظ و مامون رکھے۔

علمائے اہلسنّت سے مؤدبانہ گزارش

حضرت سید زین العابدین رضوی۔ آب پارہ اسلام آباد

مجھے کئی سال سے آپ کا ماہنامہ ''جہانِ رضا'' پڑھنے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ پاکستان میں یہ واحد مجلّہ ہے۔ جو اعلیٰحضرت فاضل بریلی کے علمی افکار کو باقاعدگی سے شائع کر رہا ہے۔ مجھے ایک عالم دین نے بتایا کہ آپ ''جہانِ رضا'' کا ''دعوت اسلامی'' پر ایک خصوصی نمبر شائع کر رہے ہیں۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ ایک جماعت کی دینی اور اعتقادی خدمات کو عوام تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ جو دین اسلام کے مسائل پر دن رات کام کر رہی ہے۔ اس سے انکار نہیں کہ ہمارے علمائے اہلسنّت اپنی مجالس، مدارس، مساجد میں بھی دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ مگر ''دعوتِ اسلامی'' نے لاکھوں لوگوں کو ان مسائل سے آگاہ کیا ہے جو ہمارے علماء کرام! اپنی تقریروں اور جلسوں میں بیان نہیں کرتے۔ دعوتِ اسلامی نے جواں نسل کو دینی معمولات کی تربیت دی ہے اور انکے اجتماعات میں لاکھوں سنّی جمع ہو کر اپنی یکجہتی کا ثبوت دیتے ہیں۔

ہمارے شعلہ بیان مقررین خوش بیانی سے سامعین کو گرماتے ہیں۔ تڑپاتے ہیں، نعرے لگواتے ہیں، مگر جلسے ختم ہونے کے بعد کسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے مجھے عرض کی اجازت دیں کہ ایسے علمائے کرام پر بھی ایک خصوصی نمبر شائع کریں۔ جو

ان واعظان شریں بیان کی تبلیغی خدمات پر مشتمل ہو اور اس موضوع پر روشنی ڈالیں کہ ان حضرات نے ملّت کی اجتماعی تربیت میں کیا کردار ادا کیا ہے۔

این کار از تو آید و مردان چنیں کنند!

میجر (ر) عزیز اللہ خان، اسد کالونی، متصل گلبہار کالونی پشاور

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ "جہانِ رضا"، "دعوتِ اسلامی" کی اعتقادی خدمات پر ایک خصوصی نمبر شائع کر رہا ہے۔ کچھ عرصہ سے "دعوتِ اسلامی" کے ایک چینل پر دینی مسائل کی نشریات پر کام کرنا شروع کیا ہے۔ سنیوں کا ایک طبقہ جو تبلیغی جماعت والوں کے ساتھ بستر اٹھائے پھرنے لگا تھا۔ وہ بداعتقادی کی وادیوں سے لوٹ کر صلوٰۃ وسلام کی فضاؤں میں آنے لگا ہے۔ سیاسی نعرہ بازی سے ہٹ کر فہم دین کی مجالس میں حصہ لینے لگا ہے اور ان اجتماعات میں شرکت کرنے لگا ہے۔ جو مختلف مقامات پر منعقد ہوتے ہیں۔ "دعوتِ اسلامی" عقیدہ اہلسنّت کا تحفظ کرتی ہے۔ خاص کر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے افکار و تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے جواں نسل کی تربیت میں مصروف ہے۔ ہمارے علاقہ میں اگرچہ دیوبندی علمائے نے ایک نیٹ ورک قائم کر کے نجدی جال پھیلا رکھا ہے اور اب عوام کی اکثریت ان کے زیرتربیت کیمپوں میں جاتی ہے تاہم دعوت اسلامی کئی مقامات پر اجتماع کر کے عشق رسول کی شمع کو روشن کرنے میں مصروف ہے۔ سرحد کے بے شمار نوجوان صلوٰۃ وسلام کی محفلوں میں جمع ہوتے ہیں اور کئی کئی دن تربیت حاصل کرتے ہیں۔ دعوت اسلامی کے لٹریچر کے علاوہ اب اسلامی چینل نے گھر بیٹھے سنّی خاندانوں کو دین کے مسائل سے آگاہ کر دیا ہے۔ میں آپ کو خصوصی نمبر کی اشاعت پر مبارک باد کہتا ہوں اور میرے لیے ایک سو (۱۰۰) رسالہ محفوظ کر رکھیں تا کہ آپ سے خرید کر اپنے احباب کو تحفہ دے سکوں۔

میاں فضل احمد صاحب جیبی عظیمی

نورِ اعلیٰ نور فاؤنڈیشن، فضل پلازہ، رام تلائی گجرات 0322-6414463

الحمد للہ ہمیں رسالت مآب ﷺ کا امتی پیدا کیا گیا۔ گزشتہ چودہ صدیوں میں بیشمار سلطنتوں کے والی پیدا ہوئے۔ جنہوں نے دین کی خدمت کی۔ لاکھوں اولیاء اللہ تشریف لائے جنہوں نے شب و روز دین کو پھیلایا۔ گزشتہ صدی میں امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے اس دنیا میں زندگی گزاری ''عقیدہ ماتریدیہ'' کے درخت کو از سر نو سرسبز کیا۔ جس سے وہ خود بھی زندہ ہو گئے اور ان کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب جہاں کہیں اسلام کی آواز پہنچ رہی ہے اس آواز میں امام احمد رضا خاں قدس سرہ کی آواز شامل ہے اس آواز کو بلند کرتے اور دور و قریب پہنچانے میں ''بانی دعوتِ اسلامی'' حضرت محمد الیاس قادری صاحب کی آواز شامل ہے۔ کم و بیش بیس (20) سال کے عرصہ میں آپ نے ''سبز انقلاب'' برپا کو دیا ہے۔ مدنی کلمات کا سیلاب آچکا ہے۔ آقائے دو جہاں کی سنتوں کے باغ دکھائی دیتے ہیں۔ ہر طرف رحمت ہی رحمت چھائی ہوئی ہے۔ جس سے امام احمد رضا قدس سرہ کی مقبولیت اور ان کی تعلیمات لاکھوں کروڑوں انسانوں کے دِلوں کو نورِ محبتِ رسول سے بھر دیا ہے اور ان قالبوں (یازی) کو شریعت کے لباس سے سنوار دیا ہے۔ یہ اس دور کا بے مثال کارنامہ ہے۔ ''دعوتِ اسلامی اپنی ایک شناخت قائم رکھتی ہے۔

دعوتِ اسلام کی شناخت ''سبز عمامہ''

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ سبز رنگ، کا ہی انتخاب کیوں؟

جب سبز رنگ پر غور کیا جاتا ہے تو اس کے انتخاب کے دو رخ واضح سامنے آتے ہیں۔

پہلا رخ اہل ظاہر کی نظر جسے "بصارت" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوسرا رخ اہل باطن کی نگاہ ہے جس کا نام "بصیرت" ہے۔ اہل ظاہر کا نقطہ نظر یہ ہے:

-1 مدینہ منورہ جس کا نام ہجرت سے پہلے "یثرب" تھا۔ جس کا معنی ہے۔ "آفات و مصائب کا علاقہ" لیکن جب حضور اقدس ﷺ یہاں تشریف لائے تو اس کا نام "مدینہ منورہ" میں بدل گیا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ مدینہ منورہ سے وبائی امراض معدوم ہو گئیں۔ لوگوں کو خوشحالی نصیب ہوئی اور خوشگوار ماحول ملا۔ اس لیے اس دور کو سنہری (سبز) دور شمار کرتے ہیں۔

-2 ولادت قدس کے بعد جب دائی حلیمہ سعدیہ نے رسالت مآب ﷺ کو گود میں لیا تو ان کے گھر میں خوشحالی نے ڈیرے ڈال لیے تھے۔ ان کی بکریوں کو سبزہ ملنا شروع ہو گیا۔ کمال یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت موسم بہار میں بارہ ربیع الاول کو ہوئی تھی اس نسبت سے بھی "سبز رنگ" اپنایا گیا تھا۔

-3 حضرت عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب "مدارج النبوت" میں لکھتے ہیں: "حضور ﷺ نے سبز رنگ کا عمامہ مبارک بھی پہنا تھا" یقیناً حضرت محمد الیاس قادری صاحب نے اس سنت کو پیش رکھا ہوگا۔

-4 روضۂ رسول کے گنبد کا رنگ سبز ہے۔ مدنی سرکار کے روضہ مبارک کے رنگ کی نسبت سے سبز عمامہ کا رنگ ہے۔

-5 میرے ایک عزیز جاوید اظہر بٹ صاحب جو ضلع گجرات میں "دعوت اسلامی" کے امیر ہیں، نے بتایا کہ دعوتِ اسلامی کے ایک اجتماع میں مفتی اعظم ہند تشریف لائے تھے۔ اجتماع 1985ء کو پاکستان کے شہر لاہور میں ہوا تھا۔

مفتی صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا۔ ٹرین کے سفر کے دوران مجھے خیال آیا کہ جناب محمد الیاس قادری صاحب نے آخر "سبز رنگ" کو کیوں پسند کیا ہے۔ اسی سوچ میں گم تھا کہ ٹرین کسی سٹیشن پر رکی باہر نکل کر دیکھا تو گارڈ کے ہاتھ میں سرخ جھنڈی تھی۔ اچانک اس نے سبز جھنڈی لہرائی تو ٹرین چل پڑی۔ وہ خطرہ جو دل میں تھا

وہ غائب ہو گیا اور بات سمجھ میں آ گئی۔ سبز جھنڈی سے راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ محترم مفتی اعظم ہند کے اس واقعہ سے بھی اطمینان حاصل ہوا جو کہ سبز رنگ راستہ صاف ہونے کی علامت ہے۔

ابنِ عربی قدس سرہ ''فتوحات مکیہ'' میں لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی خصوصی صفات کی تعداد سات ہے اور کعبہ کے گرد جو سات طواف کیے جاتے ہیں ان صفات سے نسبت رکھتے ہیں۔

امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ اللہ تعالیٰ کے قدیمی ذاتی صفات کی تعداد آٹھ بیان کرتے ہیں۔ سات صفات وہی ہیں جس کا ذکر ابنِ عربی نے کیا ہے جو آٹھویں صفت تکوین ہے جو ''بے رنگ'' ہے چھپی ہوئی ہے۔

رسالت مآب ﷺ کا وہ وجودِ جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے موجود تھا۔ اس وجود کے قالب کی تخلیق کی ترکیبی اجزاء سات صفات کے نوری جلوے تھے۔ جن کو قرآن کریم میں (تدلّٰی) قرار دیا۔ حدیث کنت نبیاً و آدم بین الماء و الطین. میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم ابھی آب وگل کے درمیان میں تھے۔ یہ مذکورہ حدیث ثابت کرتی ہے کہ حضور ﷺ کا وجود آدم علیہ السلام سے پہلے موجود تھا۔

اِس نسبت انسانی قالب کے سات پرت ہیں اور خصوصی صفات الٰہیہ کے رنگ بھی سات ہیں اور انسان کا وجود بھی سات لطائف کا مجموعہ ہے۔ جن کے رنگ جدا جدا اور ان کی نسبت الگ الگ انبیاء سے منسوب ہے۔ اور ان کے محلات وقوع بھی اپنے اپنے ہیں جن کی ترتیب بھی جدا جدا ہے۔

اسی طرح لطیفہ اخفیٰ: اس کا رنگ سبز اور نسبت حضور ﷺ سے ہے۔

دعوت اسلامی پر ایک نظر

محمد کاشف الاسلام صاحب عارف والا۔ 0300-6942220

1981 میں شہر قائد، باب المدینہ کراچی میں فاتح قادیانیت سواد اعظم اہلسنت و جماعت کے عظیم مذہبی رہنما قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کے گھر ایک اجلاس ہوا جس میں آسمان سنیت کے بے شمار ستارے اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہے تھے جن میں غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب، حضرت مولانا وقار الدین صاحب، شیخ الحدیث و تفسیر حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الازہری صاحب، مفتی سکھر حضرت مولانا محمد حسین قادری صاحب، پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ محمد مصلح الدین صدیقی قادری صاحب، پیر محمد فاروق صاحب، حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری صاحب، حضرت علامہ مولانا عبد التواب اچھروی صاحب اور الحاج محمد حنیف طیب صاحب کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء و مشائخ اہلسنت اس اجلاس کی زینت تھے۔ اسی اجلاس میں انڈیا سے تشریف لائے ہوئے رئیس التحریر حضرت مولانا علامہ ارشد القادری صاحب بھی جلوہ افروز تھے جو ہر وقت سنیت کی بقاء و سلامتی کے لیے پریشان رہتے تھے آپ کو سب سے زیادہ فکر سواد اعظم اہلسنت و جماعت کی اہم شخصیات کے دنیا سے دن بہ دن اٹھتے چلے جانے کی تھی جس سے درس و تدریس کا شعبہ متاثر ہو رہا تھا چنانچہ اسی فکر کو لیئے کہ کہیں ہم تدریسی اور عملی میدان میں غیروں کے محتاج نہ ہو جائیں اور کہیں یہ اقلیت میں ہوتے ہوئے بھی ہم کو بہت بھاری نظر نہ آئیں سنیت کے اس درد کو لیے ہوئے اٹھے اور ارشاد فرمایا کہ تحفظ عقائد اہلسنت اور اصلاح اعمال امت کی خاطر ایک ایسی تحریک چلائی جائے جو موجودہ

سیاست سے دور رہ کر خالص مذہبی بنیاد پر کام کرے جس کا اوڑھنا بچھونا سنت مصطفےٰ ﷺ ہو چنانچہ 1981ء میں عالمگیر روڈ پر واقع دار العلوم امجدیہ کراچی میں ''عرسِ امجدی'' کے موقع پر جگر گوشہء صدر الشریعہ حضرت مولانا قادری رضاء المصطفےٰ اعظمیٰ بھی عرس میں تشریف لاتے ہوئے تھے حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی سے ملاقات ہوئی آپ فرمانے لگے کہ علامہ ارشد القادری صاحب آپ کو یاد فرما رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ''دعوت اسلامی'' کا کام آپ کو سونپوں گا چنانچہ آپ علامہ ارشد القادری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ رسمی گفتگو کے بعد فرمانے لگے کہ میں آپ کو کراچی میں ''دعوتِ اسلامی'' کا امیر بنانا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ میں اس قابل نہیں۔ علامہ صاحب نے خوش طبعی کے لیے فرمایا کہ مجھے زیادہ قابل آدمی کی ضرورت بھی نہیں۔ المختصر آپ نے دعوت اسلامی کے کام کا آغاز کر دیا حضرت علامہ عبد المصطفےٰ الازہری رحمتہ اللہ علیہ کے حکم سے آپ کی مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد ہفتہ وار بیان کا سلسلہ شروع کیا یہ دعوت اسلامی کا پہلا اجلاس تھا۔ اور دعوت اسلامی کا سب سے پہلا مرکز حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ کی اجازت سے ''جامع مسجد گلزار حبیب'' بنا اور برسوں تک وہاں سنتوں بھرا ہفتہ وار اجتماع ہوتا رہا۔ امیر اہلسنّت نے اپنی تمام تر توانائیاں دعوت اسلامی کا پیغام پہنچانے کے لیے صرف کر دیں۔ آپ نے کراچی کے کئی علاقوں کا خود سفر فرمایا اور وہاں پر علاقائی سطح پر اجتماعات کا سلسلہ شروع کروا کر آپ روزانہ رات کو بیان فرماتے ذکر اور رقت انگیز دعا فرماتے جس علاقہ میں ایک دفعہ بیان فرما دیتے وہاں آپ کے قدم کی برکت سے بہار آجاتی اور اس علاقہ میں دعوت اسلامی کا مدنی کام شروع ہو جاتا رفتہ رفتہ کراچی کے باہر بھی مدنی قافلوں نے سفر شروع کر دیا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی عنایتوں سے دعوت اسلامی دنیا بھر میں عام ہو گئی اس وقت دعوت اسلامی تیس (30) سے زیادہ فعال شعبوں کے ساتھ دنیا کے 72 ملکوں میں کام کر رہی ہے۔

ان شعبوں میں چند یہ ہیں:

1- مجلس خدّام المساجد

یہ شعبہ ملک و بیرون ملک میں مساجد کی تعمیرات کراتا ہے۔

2- مدرستہ المدینہ

اس شعبے میں ہزاروں چھوٹے بچے اور بچیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

3- مدرستہ المدینہ برائے بالغاں

اس شعبے میں نوجوانوں اور بڑوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

4- جامعتہ المدینہ

اس میں طلبہ و طالبات کو درس نظامی پڑھایا جاتا ہے۔ اور انہیں عالم اور عالمہ بنایا جاتا ہے۔

5- دار الافتاء اہل سنت

جہاں سے فتادے کی شکل میں بے شمار مسائل کا شرعی حل بتایا جاتا ہے۔

6- اہل تخصص فی الفقہ

جہاں طلبہ کو افتاء کی تربیت دی جاتی ہے۔

7- مجلس تحقیقات شرعیہ

جس میں امت کو درپیش جدید مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔

8- مجلس المدینۃ العلمیہ

یہ شعبہ اعلیٰ حضرت عظیم برکت مجدد دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں بریلوی کے افکار کو عام کرنے اور اصلاحی کتابوں کی تصنیف و تالیف کے لیے ہے جہاں سے اب تک سیکڑوں کتابیں چھپ چکی ہیں۔

9- مجلس تفحص کتب و رسائل

جہاں سے تصانیف و تالیفات کو شرعی اغلاط سے پاک رکھنے کے لیے روک کیا

جاتا ہے۔

10- مجلس مکتوبات وتعویزات

جس میں پریشان حال لوگوں کا روحانی علاج کیا جاتا ہے۔

11-مدنی انعامات کا تحفہ

اس شعبے کے تحت ملکی و بین الاقوامی اجتماعات کا انعقاد اور دیگر امور انجام پاتے ہیں۔

12-مکتبۃ المدینہ

جہاں سے اہلسنّت و جماعت کے کتب ورسائل شائع کئے جاتے ہیں۔

اور لاکھوں اسلامی بہنوں نے بھی دعوت اسلامی کے مدنی پیغام کو قبول کیا آج کئی مقامات پر خواتین کے سنتوں بھرے اجتماعات جاری ہیں۔ان کی جامعات بھی قائم ہیں۔ گونگے اور بہرے مسلمانوں کو نمازی اور سنتوں کا عادی بنانے کے لیے بھی دعوت اسلامی کی مجلس قائم ہے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات کا اشاروں کے ذریعے ان کا مفہوم بتایا جاتا ہے۔ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں کثیر رقبہ پر سالانہ تین روزہ بین الاقوامی اجتماع بھی منعقد ہوتا ہے۔جس میں پاکستان کے علاوہ پوری دنیا سے عاشقان رسول ﷺ کے قافلے آتے ہیں۔ یہ مقدس اجتماع دنیا میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا اجتماع ہے جس میں ہر سال تقریباً 35 سے 40 لاکھ فرزندان توحید شرکت کرتے ہیں۔ اتباع سنت اور حب رسول ﷺ کی شمع روشن کرنے اور غافل اور گمراہ انسان خصوصاً نوجوانوں کو راہ راست پر لانے میں یہ اجتماع بڑا موثر ثابت ہوا ہے۔ امیر اہلسنّت کی شبانہ روز کوششوں اور جہد مسلسل سے دعوت اسلامی کا اجتماع حج بیت اللہ کے بعد دنیا کا عظیم الشان اجتماع بن چکا ہے۔

اس کے علاوہ لوگوں کی اصلاح اور سنتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلے ملک بہ ملک شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر پر رواں دواں ہیں ان مدنی قافلوں کی برکت سے اب تک لاکھوں اسلامی بھائی گناہوں سے تائب ہوکر سنتوں بھری زندگی گزارے کا

عزم کر چکے ہیں۔ یہ مدنی قافلے غیر مسلموں کی توجہ کا بھی مرکز بنے اب تک سینکڑوں غیر مسلم بھی ان مدنی قافلوں کی برکت سے دولت ایمان سے مشرف ہو چکے ہیں۔آج زیادہ تر باطل فرقوں اور بدمذہبوں کے پاس اپنے TV چینل ہیں جن کے ذریعے وہ مذہب اور قرآن وحدیث کے نام پر گمراہانہ بلکہ کفری عقائد تک نشر کرتے ہیں اس لیے اس بات کی ضرورت تھی کہ اہلسنّت و جماعت کا بھی کوئی اپنا TV چینل ہو۔ دعوت اسلامی نے ''مدنی چینل'' کے نام سے یہ کمی پوری کردی یہ چینل پوری دنیا کے مسلمانوں کے دین وایمان اور سچے اسلامی عقائد وتعلیمات کو روشناس کرانے اور کتاب وسنت کا صحیح مفہوم لوگوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

دعوت اسلامی سوادِ اعظم اہلسنّت و جماعت کی واحد ایسی تحریک ہے جو تمام بدمذہبوں پر بھاری ہے اس لیے ہمیں ہر انداز سے دعوت اسلامی کی مدد اور حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ جو کام ہمیں خود کرنا چاہیے تھا۔ وہ کام امیر اہلسنّت نے تنہا اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا ہے۔ اور ہم میں کچھ مہربان اس قدر احسان فراموش ہو چکے ہیں۔ کہ شکریہ ادا کرنے کی بجائے دعوت اسلامی کے ماحول اور آپ کی مبارک ذات میں نقائص تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اور کوئی چھوٹی سی بات ہاتھ آجائے وہ اکابر علماء اہلسنّت سے اصلاح ومشورہ کئے بغیر عوام کو بدظن کرنے کے لیے ڈنڈھورا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ وہی جو پہلے سے چلی آرہی ہے۔ جو کام میں نہ کرسکا وہ کسی کو بھی نہ کرنے دوں گا۔ اگر کسی خوش قسمت نے کرلیا تو اِسے ختم کیسے کیا جائے کیونکہ یہ کام میرے نام اور تعارف سے کیوں نہیں ہوا۔ آج دعوت اسلامی کی کامیابی کو دیکھ کر بعض مہربان اس کو کمزور کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ دعوت اسلامی کی مخالفت کر کے اس کو بے اثر کرنے کے درپے کیوں ہو اپنے ضمیر سے پوچھو کہ کیا وہ اپنے مذہب ومسلک کے لیے مخلص ہیں مسلمان ہونے کی حیثیت سے آپ نے خود قرآن و سنت کی دعوت اور اس کی اشاعت کے لیے کتنا کام کیا اور تبلیغی جماعت کے بالمقابل دعوت اسلامی کے علاوہ آپ کے پاس ایسی کون سی تحریک یا تنظیم ہے جسے بدل کے طور

پر پیش کرسکو اگران سوالوں کا آپ کے پاس تسلی بخش جواب نہیں تو خدا کے لیے جزوی اختلاف کی بناء پر دعوت اسلامی کی مخالفت سے باز رہو اور اہلسنّت کے ہر فرد ادارہ تنظیم اور تحریک کو اپنا اپنا کام کرنے دو۔ اور خود کسی اچھے تعمیری کام میں لگ جاؤ۔ اور اس حقیقت کے اعتراف میں ہمیں پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے کہ دنیا کے مختلف ممالک کے ساتھ برصغیر ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے وہ دور افتادعلاقے جہاں دین کی معمولی سمجھ رکھنے والے مردوں، عورتوں اور بچوں کو عوامی سطح پر قرآن وسنت کی تعلیم اور اہلسدت کے عقائد و معمولات سے قریب تر کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے اہلسدت و جماعت سے تعلق رکھنے کے باجود کثیر تعداد میں لوگ تبلیغی جماعت میں چلے جاتے تھے ایسے بہت سے علاقوں میں آج "دعوت اسلامی" اپنے ہفتہ وار اجتماعات اور دیگر مجالس سے انہیں باعمل اور سنتوں کا پابند بنارہی ہے اس طرح یہ بات نہایت اعتماد سے کہی جاسکتی ہے کہ دعوت اسلامی اپنے مقصد میں پورے طورے پر کامیاب رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ دعوت اسلامی کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ حاسدین کے حسد سے محفوظ فرمائے۔ اور امیر اہلسنّت مولانا الیاس قادری رضوی ضیائی کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

بانی دعوت اسلامی ستاروں کی روشنی میں

مجاہد اقبال کاشمیری، لاہور 0323-3650883

بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ ۲۶ رمضان ۱۳۶۹ ہجری بامطابق ۱۲ جولائی ۱۹۵۰ء بروز بدھ پیدا ہوئے۔ برج سرطان حکمران سیارہ قمر، موافق نگینہ (موتی، حجر القمر، زمرد، پکھراج، عقیق) موافق رنگ (سبز، زرد، دودھیا، سفید، نیلا) موافق پھول: گل سوسن، موافق دن: پیر۔ موافق نمبر: ۲، موافق دھات: چاندی سرطان۔ ''ایسے افراد بہترین شخصیت رکھتے ہیں، ان کی زندگی کا مقصد اعلیٰ اور ارفع ہوتا ہے۔ وہ رفاعی کام کرتے ہیں۔ دوسروں کی مدد کرتے ہیں اور ان کے کام آتے ہیں۔ اگر یہ لوگ کسی رفاہی ادارے کے سربراہ بن جائیں تو کامیاب رہتے ہیں۔ یہ جو کام بھی کرتے ہیں پوری دلچسپی لگن اور محنت سے کرتے ہیں۔ سرطان افراد اپنی حفاظت کرنا خوب جانتے ہیں۔ اس لیے وہ لڑائی جھگڑوں سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سرطان افراد جب کسی کام کرنے کا ارادہ کرے تو پھر صبر و استقلال کے ساتھ تمام رکاوٹوں کے ہوتے ہوئے بھی اپنی منزل کی تلاش میں چل پڑتے ہیں۔''

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ''برج سرطان'' سے تعلق رکھتے تھے۔ مندرجہ بالا تمام خوبیاں ان لوگوں میں ہوتی ہیں۔ جو سیدھا راستہ اختیار کرلیں۔ ورنہ ہر برج میں منفی اور مثبت دونوں رُخ ہوتے ہیں۔

راقم الحروف کا ''دعوتِ اسلامی'' سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن اس ناچیز کو علمائے اہلسنّت سے انتہائی محبت ہے۔ جو کہ ہر صحیح العقیدہ مسلمان کو ہونی چاہیے۔ حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی اپنی کتابوں میں یا مدنی چینل میں بہت زیادہ علمی و تحقیقی، محققانہ گفتگو نہیں فرماتے۔ اُن کا انداز انتہائی سادہ اور عام فہم ہوتا

ہے اور یہ انداز عام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے۔ بہت زیادہ دقیق گفتگو یا تحریر سے عام مسلمان کسی طرح فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔

یہ ہی انداز فکر موجودہ انسانیت اور دینی فکر اور صحیح العقیدہ مسلمان کے لیے موثر ہو سکتا ہے۔ مولانا الیاس عطار قادری رضوی صاحب نے اکابر علمائے اہلسنّت خاص کر امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے سلسلہ کو آگے بڑھایا ہے۔ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے کی کوششیں نہیں کی۔ اس لیے یہ کامیابی اور برکتیں حاصل کر رہے ہیں۔ اور عام مسلمانوں کے لیے یہ ابھی تک متنازعہ نہیں ہیں:

صحیح العقیدہ مسلمان کے لیے، نماز پنج گانہ، قرآن کی تلاوت معہ ترجمہ کنزالایمان، تمام فرض دینی احکام پر عمل اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر درودو پاک پڑھنا ضرور ہے۔ عقیدہ اہلسنّت پر خاتمہ ایمان کی آرزو اور حلال روزی کی کوششیں صدقہ شہنشاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب ضروری ہے۔ آپ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اتنے عظیم الشان پر خصوصی نمبر شائع کر رہے ہیں۔

❀......❀......❀

عاشق مصطفےٰ ضیاء الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

عاشق مصطفےٰ ضیاء الدّین — زاہد و پارسا ضیاء الدّین
دلبر و دلربا ضیاء الدّین — میرے دل کی ضیا، ضیاء الدّین
تم کو قطب مدینہ یامرشد! — علما نے کہا ضیاء الدّین
یہ شرف کم نہیں کہ میں — ہوں مرید آپکا ضیاء الدّین
مجھ کو اپنا بناؤ دیوانہ — بہر غوث الوریٰ ضیاء الدّین
چشم رحمت بسوئے من مرشد — بہر احمد رضا ضیاء الدّین
ایسا کردے کرم رہیں یارب! — مجھ سے راضی سدا ضیاء الدّین
کیسے بھٹکوں گا کہ میں میرے تو — رہبر و رہنما ضیاء الدّین
ایک مدت سے آنکھ پیاسی ہے — اپنا جلوہ دکھا ضیاء الدّین
مرض عصیاں سے نیم جاں ہوں میں — مجھ کو دیدو شفا ضیاء الدّین
چشم تر اور قلب مضطر دو — بہر حمزہ شہا ضیاء الدّین
میری سب مشکلیں ہوں حل مرشد — میرے مشکل کشا ضیاء الدّین
پون سو سال تک مدینے میں — تم نے بانٹی ضیا، ضیاء الدّین
جام عشق نبی پلا ایسا — ہوش میں آؤں نا ضیاء الدّین
میرے دشمن ہیں خون کے پیاسے — مجھ کو ان سے بچا ضیاء الدّین
آہ! طوفاں میں ہے گھری نیا — اے مرے ناخدا ضیاء الدّین
موت آئے مجھے مدینے میں — کردو حق سے دعا ضیاء الدّین
مجھ کو دیدو بقیع غرقد میں — اپنے قدموں میں جا ضیاء الدّین
حشر میں دیکھ کر پکاروں گا — مرحبا مرحبا ضیاء الدّین
مصطفےٰ کا پڑوس جنت میں — مجھ کو حق سے دلا ضیاء الدّین
بے عمل ہی سہی مگر عطار — کس کا ہے؟ آپکا ضیاء الدّین

دعوتِ اسلامی فحاشی کا مقابلہ کر رہی ہے

از۔تلمیذ شیخ القرآن حضرت مولانا پیر مفتی غلام یٰسین طیبی (دارالعلوم حنفیہ اشرف المدارس اوکاڑہ)

اللہ کریم جلَّ وعلا کی مخلوق کو گمراہ کرنے کے لیے راندۂ درگاہ ابلیسِ لعین ازل سے تا امروز مصروف عمل ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

اور تاریخ گواہ ہے کہ اس نے ہر دور میں گمراہی و بے دینی کے نئے انداز و اطوار متعارف کروائے۔ کچھ ایسے بھی معاملات دورِ حاضر میں بھی اُمتِ مُسلِمہ کو درپیش ہیں۔ اس پُر فتن دور میں عوام اپنے عُلماء و مشائخ سے دُوری کی وجہ سے ضروری دینی معلومات سے محروم ہے جبکہ عوام فلموں ڈراموں، گانوں باجوں، سینما گھروں، ڈش انٹینا اور کیبل کے ذریعے پھیلنے والے بُرے اَثرات میں گرفتار ہونے لگی۔ مسجدوں سے تعلُّق روزانہ کی بجائے سالانہ ہوگیا۔ اُدھر اغنیاء نے اِس دینی لاتعلقی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے دُکان دُکان، مکان مکان دفتر دفتر، نہیں نہیں، بلکہ اب تو نوبت یہاں تک آپہنچی کہ موبائل کے اندر بھی سامانِ بے حیائی و فحاشی کر دیا گیا ہے اور ذِہنی و فکری آزادی عام ہوتے ہوتے یہ وقت بھی آ گیا ہے کہ لوگوں نے مال و دولت کے بل بوتے پر مختلف ٹی وی چینلز کا اِہتمام کر کے ، فحاشی و عُریانی تو عام تھی ہی، اب عقائد میں بھی بگاڑ پیدا ہونے کا سلسلہ بھی عام ہے۔ بلاشبہ اِن ناگفتہ بہ حالات کو دن بہ دن بدتر سے بدتر ہوتے دیکھ کر ہر ذِی شُعور کا دِل جل رہا تھا اور ہر کوئی یہ چاہتا

تھا کہ یہ نامساعدِ حالات کسی نہ کسی طرح بہتری کے ایّام میں ڈھل جائیں تو **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** نے محض اپنے فضل وکرم سے اپنے بندوں پر کمالِ شفقت فرمائی یعنی دورِ حاضر کی معروف ومقبول یادگارِ اسلاف شخصیّت، صاحبِ خوف وخشیت، عاشقِ ماہِ نبوت ورسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت، جناب امیر اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی **حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی** مدظلہ العالی نے عطائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ، نگاہِ مصطفوی علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام اور فیضانِ اولیاء کرام علیہم الرضوان سے **"دعوتِ اسلامی"** کو دن رات اَنتھک ورائِمٹ مساعیٔ جمیلہ سے پروان چڑھایا۔ سادگی اور خُلُوص سے کیا جانے والا یہ مدنی کام **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کی تائید سے اِتنا مالا مال ہوا کہ چند ہی سالوں میں **41** سے زائد شعبہ جات میں مُنقَسِم ومضبوط ہوتا چلا گیا اور یہ سن کر تو مجھے اِنتہائی مُسرّت ہوئی کہ امیر اہلسنّت مدظلہ العالیٰ نے میڈیا کے اس دور کے اہم ترین ذریعہ ابلاغ کو بھی شرعی احتیاطوں اور اجازتوں کے ساتھ اشاعتِ دین کے لیے اِستعمال کرنا شروع کردیا ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ امیر اہلسنّت مدظلہ العالیٰ کا سایۂ عاطفت اہلِ حق کے لیے صحت وعافیت کے ساتھ مزید دراز فرمائے، اور آپ کی جملہ مساعیٔ دِینیہ کو مشکور فرمائے، اور **دعوتِ اسلامی** کے تمام شعبہ جات کی طرح **"مدنی چینل"** کو بھی ترقّی عطا فرمائے اور اس اقدام نَو کو مخلوقِ خدا عَزَّوَجَلَّ واُمّت مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے انتہائی نفع بخش فرمائے۔

نوجوانوں میں اصلاحی انقلاب ایک زندہ کرامت

از۔مولانا محمد ارشادالرسُول قادری رضوی (جامعہ فریدیہ عربیہ سبزہ زار اسکیم، لاہور)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع مَدِیْنَۃُ الاَوْلِیاء ملتان شریف میں پہلی مرتبہ حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ تین روزہ بین الاقوامی سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کر کے دِل باغ باغ ہوگیا، ایسا پیارا مَنظر، نظم وضبط، اِنتظام و اِنصرام دیکھ کر یادِ حرمین شریفین تازہ ہوگئی، ہر طرف سبز عماموں کی بہاریں، عاشقانِ مصطفٰے کی قطار دیکھ کر سبز گنبد کی بہاریں اور وہاں کے لیل ونہار بہُت یاد آئے۔ اس پُرفِتن دور میں جب کہ مسلمانوں کی اکثریت قرآن وسُنّت کی تعلیمات کو چھوڑ کر اغیار (یہود وہنود، نصارٰی) کے نقشِ قدم پر چل رہی ہے اور اُن اغیار کے حال، قال پر چلنا اپنے لیے باعثِ فخر سمجھتے ہیں تو ایسے کٹھن ماحول میں قبلہ امیر اہلسنّت شیخِ طریقت حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس قادری** رضوی ضیائی دامت فیوضہم کی ذاتِ بابرکات بادِ باراں بن کر اس خزاں رسیدہ گلشن پر برسی جو قرآن وسُنّت کی تعلیمات کو چھوڑ کر مُرجھا چکا تھا۔ آپ کی ذاتِ بابَرکات یقیناً معجزاتِ نبوی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم میں ایک معجزہ ہے کیونکہ حُضور پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم آج بھی قبرِ انور میں زندہ ہیں اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم کے معجزات قیامت تک ظہور پذیر ہوتے رہیں گے۔

ایسے پُرفتن دور اور کٹھن ماحول میں لاکھوں مسلمان مردوں اور عورتوں بالخصوص نوجوانوں کا جوانی میں توبہ کر کے قرآن وسُنّت کا پابند ہو جانا اور سچا پکا عاشقِ رسُول بن جانا قبلہ امیرِ اہلسنّت شیخ

طریقت کی زندہ کرامت بااِستقامت ہے وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ کو زیارت حرمین الشریفین سے واپسی پر معلوم ہوا کہ **دعوتِ اسلامی** نے **مَدَنی چینل** کا اِجراء فرمایا ہے جو کہ آج کے دور میں دین ودُنیا میں کامیابی کا ایک بہُت اَحسَن اِقدام ہے کہ آج کے پُرفتن دور میں جب کہ کئی ٹی وی چینلز کُفر وشرک، بدمذہبی، بدعقیدگی، عُریانی، فحاشی اور بے حیائی کا زہر اُگل رہے ہیں، میڈیا کی اس دوڑ میں ایک ایسے اسلامی چینل کی اشد ضرورت تھی جو کہ مکمل طور پر قرآن وسُنَّت کے مطابق ہوتا کہ کوئی میڈیا کے ذریعے مسلمانوں کے عقائد وایمان کو برباد نہیں کرسکتا۔

شیخِ طریقت امیر اہلسنّت حضرت مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے **فتاویٰ رضویہ شریف** میں مذکور دس نِکاتی پروگرام پر پُوراپُورا عمل کرکے دِکھایا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ جل جلالہٗ استقامت بخشے۔

مَیں عاجز عاصی **دعوتِ اسلامی** کی ترقّی وعُروج کے لیے دن رات دُعا گو رہتا ہوں اور بالخصوص امیر اہلسنّت مُدَّظِلُّـہُ العَالِی کیلئے دن، رات دُعا گو ہوں مولیٰ تعالیٰ جل جلالہٗ آپ کو عمر خضری عطا فرمائے اور حاسدین کے حسد، منافقین کے نِفاق اور شریروں کے شر سے محفوظ فرمائے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دعوتِ اسلامی نے تبلیغ دِین میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی

از۔ مولانا صاحبزادہ محمد سلطان صدیقی (مہتمم جامعہ محی الاسلام صدیقیہ ،ہجیرہ، پونچھ کشمیر)

بِحَمْدِاللّٰہِ تَعَالٰی مسلکِ حقّہ اہلسنّت و جماعت کی حقانیت روز افزوں رو بہ ترّقی اور اَظْھَرمِنَ الشَّمْس ہوتی جارہی ہے اور دینِ اِسلام کی حقانیت اور عالمگیریت کا پیغام گھر گھر، دردر، گلی گلی، کوچہ کوچہ، شہر شہر، کُو بہ کُو بہ، سینہ بہ سینہ اور قلب و ذِہن کی دُنیا تک پہنچانے کیلئے جن نُفُوس قُدسیہ نے گراں قدر خدمات سر اَنجام دی ہیں اور دے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے، اور صوفیائے کرام ،مشائخ عظام بُزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین نے جو سحر خیزیاں کی ہیں اور کررہے ہیں اور ذِکر الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے اپنے دامنِ قلب کو دھو کر اس دھوون کو آنکھوں کے راستے آنسوؤں کے شبنم سے دامن اور مُصلّٰی کو تر کیا ہے اور کررہے ہیں۔

یہ خالص آنسوؤں کا نتیجہ ہے کہ آج دینِ اسلام کا پیغام قرآن وحدیث وفقہ وتصوف کی صورت میں مختلف طریقوں مختلف جہتوں سے اِنفرادی اور اِجتماعی طور پر پُہنچ رہا ہے۔ تحریر وتقریر نعت و تلاوت کی صورت میں اور کمال یہ کہ بُزرگانِ دین، عُلماء ربانیین آج بنفس نفیس بذریعہ ٹی وی چینل عوام وخواص کو مُتعلّقین ومُتوسّلین، مُریدین وخُلفاء اپنوں اور بے گانوں سب کو یکساں اپنے فُیُوض و بَرَکات سے نواز رہے ہیں۔

اس بنا پر میں صد آفرین ومبارکباد پیش کرتا ہوں، امیرِ دعوتِ اسلامی حضرت قبلہ پیر مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب دامت بر کاتہم العالیہ کو اور جماعت کے جُملہ اراکین وممبران کو کہ عصرِ

حاضر میں طاغوتی قُوتوں نے جو قلب وذِہن اور آنکھ کو یرغمال بنا رکھا تھا مَدَنی چینل نے ان یرغمال دِلوں کو، آنکھوں کو اور ذِہنوں کو شیطانی قُوتوں سے آزادی دِلوا کر رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا سچا غلام بنانے کا اِہتمام کرلیا ہے اور ہر مسلمان کی دیرینہ خواہش مَدَنی چینل نے پوری کردی ہے۔ **دعوتِ اسلامی** نے پہلے بھی تبلیغ دِین میں کوئی کسر باقی نہ رکھی لیکن اب تو ایک مَدَنی چینل نے بیک وقت ہزاروں علُماء کی کمی پوری کردی ہے۔ **اللہ** ربّ العزّت **دعوتِ اسلامی** کو پھلتا پھولتا رکھے اور اس کا مستقبل روشن اور تابناک فرمائے، اٰمین ثُمّ اٰمین۔

اِلتجاء

یَارَبْ چُو مُصْطفےٰ رَا مَنْ بہرِ تُو سْتودَمْ
تُو ہم بمُصطفےٰ بَخشْ، اِیں مُصطفےٰ سَتَارَا

——— علّامہ رُومیؒ

ترجمہ

اے باری تعالیٰ جب تیرے محبوب کی میں نے
صرف تیرے لیے ستائش کی ہے تو تو بھی روزِ قیامت
مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعریف کرنے والے کو محمد مُصطفےٰ
صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے میں بخش دے اٰمین:

ایں دُعا از من و از جملہ جہاں اٰمین باد

دعوتِ اسلامی پیغامِ اسلام عام کر رہی ہے

از۔ **مولانا محمد فاضل صابری** (دارالعلوم نقشبند، امیر جماعت اہلسنّت، تحصیل ڈسکہ سیالکوٹ)

اللّٰہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر امام الانبیاء عَلَى التَحِيَّة وَالثَّناء کا فرمان عالیشان ہے: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (کنزالعُمّال ج ۱۰ ص ۹۷) یعنی میری طرف سے پہنچادو اگرچہ ایک ہی آیت ہو اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو بات تجھے حُضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پہنچی وہ بات لوگوں تک پہنچادو۔ کسی بات کو چھپانا یعنی آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بات اپنے تک محدود رکھنا اور سینے میں لیے اس دُنیا سے چلے جانا یہ گناہ کے زمرہ میں آتا ہے۔ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی حیاتِ ظاہری کے بعد یہ پیغام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قوم تک پہنچاتے رہے۔ اس کے بعد تابعین کرام رحمہم اللہ السلام نے یہ ذِمّے داری اَحسن طریقہ سے نبھائی، پھر تبع تابعین نے اس ذِمّے داری کو پوری جاں فشانی سے نبھایا۔ **پھر** آئمہ کرام، غوث، قُطب اور ابدال نے اس کو قوم تک پہنچایا، پھر آہستہ آہستہ ہمارا زمانہ آگیا۔ میری دانست اور شُعُور کے مطابق اس ذِمّہ داری کا بیڑا غیر سیاسی بین الاقوامی تحریک **دعوتِ اسلامی** نے اُٹھایا ہے۔ اور امیرِ دعوتِ اسلامی جو ہر وقت اپنے خُدّام بلکہ خُدّامِ اسلام کی اِصلاح فرماتے رہتے ہیں کیونکہ اس کے بارے میں میری نظر سے کئی رِسائل اور میری سماعت میں کئی وعظ گزرے ہیں جس میں اپنی ذات کو فراموش کرکے اِصلاحِ دین واسلام کا گہرا درس دیا جاتا ہے۔ **امیرِ دعوتِ اسلامی** فرماتے ہیں: میری ذات کے لئے کچھ نہیں کہنا یہاں تک کہا: اگر مجھے (مَعَاذَ اللّٰہ) شہید بھی کردیا جائے تو کوئی ہنگامے، ہڑتالیں اور توڑ پھوڑ وغیرہ نہ کی جائے جو ذِمّہ داری آپ کو دینِ متین کی اشاعت کی سونپی

گئی ہے اس کی طرف مکمل یکسوئی سے دھیان دینا ہے تا کہ بَلِّغُوْا عَنِّی وَلَوْ اٰیَۃً کی ذِمّہ داری سے عہدہ برا ہوا جا سکے۔ جس کو حضرت کے خُدّام با حسن طریقے سے نبھا رہے ہیں ۔کبھی صدائے مدینہ سے، کبھی رَابِطَۃ بِالعُلَماءِ وَالْمَشائِخ سے، کبھی سالانہ اجتماع، کبھی ہفتہ وار جتماع اور بالخصوص جو دعوتِ اسلامی کا **مدنی چینل** کیبل پر شروع کیا گیا ہے اس سے بھی پیغام رِسانی کا کام لیا جار ہا ہے جو کہ اس دفعہ براہِ راست اجتماع کے پروگرام کو دیکھا گیا ہے۔ گھر بیٹھے خواتین اور افراد نے اس کو ملاحظہ فرمایا اور تسکین قلبی کو حاصل کیا کیونکہ کچھ لوگ اپنی مجبوریوں کی وجہ سے اِجتماع گاہ میں نہ پہُنچ سکے لیکن انہوں نے اپنے گھر کو ہی اجتماع گاہ بنالیا اور پورے پروگرام سے فیضیاب ہوئے۔

بالخصوص امیر **دعوتِ اسلامی** کا بیان موجودہ دور کے عین مطابق تھا۔ یہی طریقہ ہوتا ہے امیر کارواں کا کہ اُس کی نظر اتنی گہری ہو کہ ہر بُرائی سے بچنے کیلئے پوری طرح قوم کی رہنمائی کی جائے۔ بالخصوص جو ہمارا پیارا ملک دھماکوں کی لپیٹ میں ہے اور قوم بے راہ روی کا شکار ہے۔ نا اُمید اور بے یقینی کی کیفیت کی چادر تلے ہمارے پیارے پیارے ملک پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ کہیں اپنے والدین، اساتذہ، مشائخ اور بڑوں کی نافرمانی کی جارہی ہے۔ کہیں بدعملی یعنی ترکِ نماز کا سلسلہ ہے۔ اس دور میں اِنتہائی ضرورت تھی ایسے بیان کی جو اس میں ایسے افراد کی بیخ کَنی کی جائے اور قوم کی درست راہنمائی کی جائے اور بداعمالیوں کی آندھیوں میں چراغ ہدایت جلانا یہ **دعوتِ اسلامی** کے **امیر محترم** کے حصہ میں آیا ہے، جنہوں نے نوجوانانِ اسلام کو عمامے اور داڑھی مبارک سے زینت بخشی ہے۔ اُمید ہے کہ اس چراغِ ہدایت سے دُنیا پُرنور اور منوّر ہو کر رہے گی۔

دعوتِ اسلامی اہلسنّت کی منظّم اور فعال تنظیم

از۔ **مولانا اللہ بخش رضا** (خطیب جامع مسجد دربار خواجہ حافظ محمد جمال اللہ، مَدِینَۃُ الاَولِیاء ملتان)

حُضُورپُرنُور، شافعِ یوم النُّشور، سَرورِ کائنات، فخرِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی پاکیزہ سُنّتوں کی علمبردار عالمگیر تحریک، اہلسنّت کی مُنظّم اور فعال تنظیم کا قیام اکابرِ اہلسنّت کا عظیم ترین اِقدام اور تاریخ ساز فیصلہ تھا۔ پھر اس تنظیم کی قیادت کیلئے درویش صفت اور عشقِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے سرشار عالمِ دین کا اِنتخاب بھی ہر لحاظ سے صحیح فیصلہ ثابت ہوا۔ اس تنظیم کے عظیم قائد، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی صاحب کی مساعیٔ جمیلہ اور انتھک جدّ وجہد اہلسنّت کے لیے باعثِ صد اِفتخار ہے۔ حضرت علامہ کی آہِ سَحَر گاہی اور مدنی تاجدار آقا کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے عشق ومحبت سے بہنے والے آنسوؤں نے قُلُوبِ خوابیدہ میں ایک ولولہ انگیز اِنقلاب برپا کیا اور لاکھوں دِلوں میں محبت رسُول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اور عشقِ مصطفٰے کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے نہ بجھنے والے ایسے چراغ جلائے جو تا اَبدالآباد درخشاں رہیں گے۔

راقم الحروف یقین کے ساتھ یہ سمجھتا ہے کہ **دعوتِ اسلامی** نے ستائیس سالوں میں دُنیا کے 66 سے زائد ممالک میں بڑی سُرعت سے جو اِصلاحی، تعمیری، دِینی اور مذہبی کام اَنجام دیئے ہیں وہ صرف **اللّٰـہ** ربّ العزّت جلّ شانہٗ کی عنایت، مصطفٰے کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی سُنّتوں کی بَرَکت اور امیرِ اہلسنّت **مُدَّظِلُّہُ العَالِی** کی پیہم کوشش اور ان کے رُفقاء وکارکنان کی انتھک محنت ہی کا

ثمر ہے، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس میں مزید اِضافہ فرما)

حال ہی میں مَدَنی چینل کا اِجراء باعثِ مَسرّت اور ایمان افروز اِقدام ہے۔ جن گھروں اور اِیوانوں میں فلمی گانوں کی سُر سن کر اور اَداکاروں کی بے ہودہ بھڑکیں دیکھ کر نوجوان بے راہ روی کا شکار ہوتے رہے ہیں، جہاں مَعصُوم ذِہن مخرّب اَخلاق ڈراموں سے مَسمُوم ہوتے رہے ہیں۔ اوران گھروں اور اِیوانوں کے درودیوار وہاں کے مکینوں کو بدُعائیں دیتے رہے ہیں۔

مَدَنی چینل کے قیام سے اب ان گھروں اور ایوانوں میں دُرُود وسلام کی پاکیزہ صدائیں بلند ہونے لگیں۔ **تلاوتِ** قرآن کریم اور صلوٰۃ وسلام کی ایمان افروز اَصوات (آوازوں) سے درو دیوار وجد کرنے لگے۔ اِصلاحی بیانات سے معاشرتی بُرائیوں میں مبتلا بے رَاہ رَوِی کے شکار لوگ اِنفرادی اور اِجتماعی اِصلاح پا کر خیرو بَرَکت کی راہوں پر گامزن ہونے لگے، اور اپنی دُنیا و آخرت کو سنوارنے کی فکر کرنے لگے ہیں، اِشاعتِ اسلام، ترویجِ مسلکِ اہلسنّت ومَسلکِ اَولیاء رحمھم اللہ تعالیٰ کا پیغام جا بجا پہنچنا شروع ہوا۔ **فروغِ** عشقِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو متاعِ مؤمن ہے وہ مَدَنی چینل کا خاص محور ہے۔ ہر صورت میں مَدَنی چینل کا قیام ایک مُستَحسَن اِقدام ہے۔

عاجزانہ دُعا ہے کہ ربِّ قادِر و قیوم حضرت بانیٔ دَعوتِ اسلامی علامہ ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری صاحب کی عمر میں بے پناہ بَرَکتیں عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس اور اراکین مرکزی مجلس شوریٰ و دیگر اَحباب کی مساعی کو شرفِ قبُولیت عطا فرمائے، اٰمین۔

دعوتِ اسلامی فضلِ خدا ہے

از۔ پیر محمد ارشد سُبحانی قادری اُویسی (بانی وسر پرست اعلیٰ بزمِ فیضانِ سبحانیہ تلوکرانوالہ، ضلع بھکر)

بِحَمْدِ اللّٰہ تعَالیٰ ہماری پیاری اور میٹھی میٹھی تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی بین الاقوامی غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا وُجُود اہلسنّت و جماعت کیلئے فضلِ خدا جلّ جلالہٗ ہے اور اس بائرکت و باعظمت تحریک **دعوتِ اسلامی** کے بانی وسر پرستِ اعلیٰ، عالمِ اسلام کی بلند پایہ اور عظیم رُوحانی شخصیت، اِمام العاشقین، بُرہان الواصلین، عالمِ باعمل، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری **مُدَّظِلُّہُ العَالِی** کی ذاتِ والاصفات اہلسنّت و جماعت کے لیے ایک عظیم ترین سرمایہ ہے۔ فقیر نے اپنے اساتذۂ کرام حُضُور مُفسّرِ اعظم پاکستان، خلیفہ مجاز شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند، امام المحدّثین، پانچ ہزار سے زائد کُتب و رسائل کے عظیم مُصنف، اُستاذ العرب والعجم حضرت علامہ الحاج ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی علیہ الرحمہ بہاولپور اور مناظرِ عرب وعجم، اسیرِ دیارِ حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم مُفسّرِ قرآن، آسمانِ تحقیق کے نیرِ تاباں، شہبازِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت علامہ الحاج المفتی ابوالرضا اللہ بخش چشتی مجدّدی قادری علیہ الرحمہ، بانی و سرپرست اعلیٰ انجمن سپاہ مصطفیٰ پاکستان سے بھی حُضُور امیرِ اہلسنّت قبلہ عطارؔ قادری **مُدَّظِلُّہٗ** کی بہت تعریف سُنی ہے۔

حُضُور امیرِ اہلسنّت **مُدَّظِلُّہٗ** عصرِ حاضر کے اکابر اولیاءِ کرام میں سے ہیں۔ آپ جیسی عظیم ہستی کی رفاقت صدیوں میں مُیسّر آتی ہے۔ آپ کا نعم البدل فی زمانہ بہت مشکل بلکہ نایاب ہے۔

آپ دامت برکاتہم العالیہ میں ایک ایسی کشش پائی جاتی ہے کہ ہر دیکھنے والے کی آنکھوں میں سما جاتے ہیں اور ہر ملنے والے کے دِل میں اُتر جاتے ہیں۔ **حُضُور** امیر اہلسنّت قبلہ عطّار قادری صاحب نے لاکھوں، کروڑوں اِنسانوں کو جادۂ حق پر گامزن کیا، آپ کی دِینی، مذہبی اور مَسلکی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ حال ہی میں مَدَنی چینل کا جو آغاز ہوا ہے یہ بھی خدمتِ دین اور مسلکِ حق اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فروغ کیلئے ایک بہترین ذریعہ ہے۔ آجکل میڈیا اور مَدَنی چینل کے ذریعے اِسلام کی تبلیغ واشاعت بطریقِ احسن کی جاسکتی ہے، کیونکہ یہ میڈیا کا دور ہے، دُشمنانِ اسلام نے میڈیا ہی کے ذریعے بُرائی اور بے حیائی کو فروغ دیا ہے اور مسلمانوں کے اِیمان پر ڈاکہ ڈالنے کی ناپاک کوشش کی ہے مگر حُضُور امیر اہلسنّت، قبلہ عطّار قادری **مُدَّظِلُّہُ العَالِی** نے دُشمنانِ اسلام کی اس ناپاک سازش کو بھانپتے ہوئے اس کا رُخ بھی موڑ دیا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے فحاشی اور بُرائی کو فروغ دے کر مسلمانوں کو خراب کرنے والے اب اس شعر کا مِصداق نظر آتے ہیں:

؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مَدَنی چینل کے اِجراء پر حُضُور امیر اہلسنّت قبلہ عطّار قادری **مُدَّظِلُّہُ العَالِی** اور مرکزی مجلس شوریٰ کے تمام اَراکین اور دعوتِ اسلامی سے مُنسلک جُملہ اَحباب بلکہ عالمِ اسلام کے تمام سُنّیوں کی خدمت میں اِنتہائی مؤدبانہ اور دل کی اَتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہے۔ **اللہ** تعالیٰ امیر اہلسنّت **مُدَّظِلُّہُ العَالِی** اور جُملہ علماء ومشائخ اہلسنّت کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرمائے اور **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کرے کہ اہلسنّت کا بول بالا ہو، دُشمنانِ اہلسنّت کا منہ کالا ہو، آمین۔

دعوتِ اسلامی کا تحقیقی کام وَرطۂ حیرت میں ڈالنے والا ہے

از۔ مفتی پیر سیّد علی اکبر شاہ نقوی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ نورالھدیٰ فیض آباد سردار آباد فیصل آباد)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ جب سے قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی قائم ہوئی، تب سے نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنّت مُبارَکہ کی میٹھی میٹھی خوشبوئیں اہلِ ایمان کے قلُوب واذہان اور ماحول کو مُعطّر کرتی چلی آ رہی ہیں۔ اگرچہ بعض لوگوں نے دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین کو جاہل وغیرہ کے طعنے دے کر ان کے حوصلوں کو پَست کرنے کی ناکام کوشش کی لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اور نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے نعلینِ مُقدّس کے طفیل دعوتِ اسلامی کے عُلَماء اور مُبلِّغین کے علمی وتحقیقی کام کے سامنے وہ طِفل ناتواں نظر آتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کے تحقیقی کام نے اہلِ علم وقلم کو وَرطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

اب چند ماہ پہلے امیر اہلسنّت، حقیقی عاشقِ رسُول، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ دینِ متین اور اِحیائے سُنّت کیلئے مَدَنی چینل کا اِفتتاح کر کے دشمنوں کے لیے جلتی پر تیل کا کام کیا اور مَیں سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مَدَنی چینل شروع فرما کر کوئی حرام یا غلط کام نہیں کیا بلکہ بے حیائی، فحاشی، عُریانی اور میڈیا پر چھائے ہوئے مذاہبِ باطِلہ کے خلاف اعلانِ جہاد کیا ہے اور مجھے اُمید بھی حضرت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے تھی کہ میڈیا پر آ کر ایسی بُرائیوں کے سامنے بندھ باندھنے کی طاقت وصلاحیت اگر کسی میں ہے تو وہ حضرت امیر اہلسنّت زید مجدہٗ کی ذات گرامی

میں ہے۔ اس لیے کہ بُرائیوں سے نفرت اور سُنّتوں سے محبت کی مَدَنی صلاحیتیں **اللّٰہ** تعالیٰ نے بچپن ہی سے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی ذات میں ودیعت کر رکھی ہیں۔

لہٰذا امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں میری مَدَنی التجا ہے کہ اس مَدَنی چینل کو مزید بہتر بنا کر خوب خوب دینِ متین کی خدمت کریں تاکہ بے حیائی و فحاشی اور مذاہبِ باطلہ کا قلع قمع ہو۔ میری اور میرے دوست، احباب کی طرف سے آپ دامت برکاتہم العالیہ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مَدَنی چینل شروع کرنے پر دِل کی اَتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد قبول ہو۔ **اللّٰہ** تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ آپ کا اور آپ کے معاونین کا حامی و ناصر ہو، اٰمین۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ

تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ

حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ

اپنی اولاد، والدین خود اپنی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ

وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَمِنْ نَّفْسِهٖ

مجھ سے محبت نہ رکھتا ہو (حدیث شریف)

وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

دعوتِ اسلامی تعمیرِ ملّت کے کاموں میں بھی سب سے آگے

از۔ مولانا غلام جیلانی نقشبندی (مدرس جامعہ انوار العلوم، مَدِینَۃُ الاَوْلِیاء ملتان)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جو کہ محی السنۃ ،قاطع البدعۃ، مُبلّغِ اسلام، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی زیرِ سرپرستی چل رہی ہے۔ یہ تحریک پاکستان میں بالخصوص اور پوری دُنیا میں بالعموم تبلیغِ دین کا کام بہُت اَحسَن طریقے سے سرانجام دے رہی ہے۔ یہ سب امیرِ اہلسنّت کی دِن رات کوششوں اور خُلُوصِ نیت کا ثمر ہے کہ آج یہ جماعت عالمگیر تحریک کا مقام حاصل کر چکی ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یوں تو فقیر کی دعوتِ اسلامی سے کافی عرصہ سے وابستگی ہے اور تقریباً اکثر و بیشتر **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** میں حاضری ہوتی رہتی ہے اور سالانہ **بین الاقوامی سُنّتوں بھرے اجتماع** میں تو شرکت کا ہمیشہ سے معمول ہے۔ اور **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے کی حسرت ابھی باقی ہے۔ اور بلا مبالغہ دعوتِ اسلامی **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** مسلک کا بہُت بڑا کام کر رہی ہے اور پورے پاکستان میں بالخصوص اور پوری دُنیا میں بالعموم **مدارس المدینہ** کا جال بچھا دینا اور **مدنی قافلوں** کی صورت میں پوری دُنیا میں **اللہ** تعالیٰ کی رضا اور لوگوں کی اِصلاح کی خاطر سفر کرنا، اور حرمین شریفین کے بعد اہلِ حق کا سب سے بڑا سالانہ تین روزہ بینَ الاقوامی سُنّتوں بھرا اجتماع منعقد کرنا یقیناً بہُت بڑے کارنامے ہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ اس سے اور ایک قدم آگے مَدَنی چینل کا آغاز کرنا، جس سے تبلیغِ قرآن وسُنّت کا کام اور بھی آسان ہو گیا ہے اور ہر وقت عاشقانِ رسُول سے پیارے

آ قا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی نعتیں سننے اور مختلف موضوعات پر اِصلاحی بیانات سننے سے لوگوں کی کافی اِصلاح ہورہی ہے۔خُصُوصاً نماز کے مسائل، نماز پڑھنے کا طریقہ، کھانا کھانے کا طریقہ اور حُقُوق اللہ کے ساتھ ساتھ حُقُوق العباد کی ادائیگی کی طرف لوگوں کو راغِب کرنا اور اس کے علاوہ روزمرّہ کے درپیش مسائل کا حل کہیں اور ممکن نہیں تھا۔مَدَنی چینل کی بَرَکت سے لوگوں کے مسائل گھر بیٹھے حل ہورہے تھے اور تحریک کے مختلف شعبہ جات کے بارے میں لوگوں کو آ گاہی ہورہی تھی کہ دعوتِ اسلامی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ دین کے ساتھ ساتھ تعمیرِ ملّت کے کاموں میں بھی سب سے آگے ہے۔مَدَنی چینل کا چلنا اور اس کے ذریعے تبلیغِ دین کا کام ہونا بَہُت اچھی کاوش تھی اور ایسے اسلامی چینل کی اَشد ضرورت تھی جو صرف اور صرف لوگوں کی تعلیم و تربیت اور اِصلاحِ اَحوال کے لئے دن رات کوشاں ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی چینل کی انتظامیہ نے اس کام کو اَحسن طریقے سے نبھانے کی پوری کوشش کی ہے۔ نہ جانے کن وُجُوہات کی بنا پر اِس اسلامی چینل کو بند کردیا گیا۔ایک طرف تو اغیار ہر طرف میڈیا پر مُسَلَّط ہوں، اور قوم کو گمراہ کرنے کی کوئی کسر باقی نہ چھوڑیں اور ان کو ہر طرف سے کھلی چھٹی ہو اور دوسری طرف خالصتاً اسلامی اور سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سُنّتوں کو عام کرنے کے لیے **مَدَنی چینل** کو چلانے کی اجازت نہ دینا بَہُت بڑی سازش ہے۔

ہم پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ **مَدَنی چینل** کی نشریات کو دوبارہ بحال کیا جائے۔دُعا ہے کہ **اللہ** تعالیٰ ہم سب کو دین کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

دعوتِ اسلامی کے لئے دعا گو ہوں

از۔شاعر اہلسنت محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (محلّہ حطاراں، حسن ابدال، ضلع اٹک)

دعوتِ اسلامی کے امیر باتو قیر اور اُن کے جان نثار ساتھی کیلئے ہر وقت دُعا گو ہوں۔ **اللہ** تعالیٰ اس تحریک کو مزید عظمتوں سے ہمکنار فرمائے۔اس تحریک نے معاشرے پر نہایت مضبوط اور مثبت اَثرات ڈالے ہیں۔خُصُوصاً نوجوان نسل کا رُخ منکرات وفواحش سے ہٹا کر خیر وفلاح کے کاموں کی طرف موڑ دیا ہے۔خدائے عَزَّوَجَلَّ اور محبوبِ خدائے کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت وعقیدت کے لازوال چراغ روشن کر دیئے ہیں۔مَدَنی چینل کا قیام ان چراغوں کی روشنی کو مزید وُسعت واَثر انگیزی عطا کرے گا۔یہ ایک بَروَقت اور مُستَحسَن اِقدام ہے۔جس کی ہر مُحبِّ اِسلام تحسین کر رہا ہے۔

مَیں اس مبارک اِقدام کی تحسین کے ساتھ حضرت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں دِلی تہنیت پیش کرتا ہوں۔یہ ایک اِنقلابی قدم ہے جس کے وقت کے ساتھ ساتھ اِنقلابی نتائج سامنے آئیں گے۔مَدَنی چینل کے متعلق اپنا منظوم خراجِ تحسین پیش خدمت ہے۔مَیں اس بے مثال دِینی تحریک کی ہر ممکن خدمت کے لیے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تیار ہوں اور رہوں گا۔

﴿1﴾

کرتا ہے محمد سے محبت کا یہ پرچار پھیلاتا ہے روشنی نامِ مدینہ

یہ ساقیِ کوثر سے وِلا کا ہے مدرس تقسیم کنندہَ مےِ جامِ مدینہ

اس نشرگہ نُور کے آغاز کی تاریخ طارق نے کہی ''مرکز پیغام مدینہ''

۱۴۲۹ھ

﴿2﴾

عشاقِ نبی شاد ہیں کردار اس کے خوش اس کے عمل سے ہیں مُحبانِ مدینہ

کرتا ہے شب و روز محبت سے یہ چینل اسلام کی تبلیغ بہ عنوان مدینہ

آغاز کی تاریخ ہے ازروئے ''لطافت'' ''مدنی جلوہ قاسمِ فیضان مدینہ''

۳۰ ۱۳۹۹+۳۰ = ۱۴۲۹ھ

﴿3﴾

زمانے پر مبرہَن کررہا ہے یہ چینل عظمتِ شان مدینہ

ہے مقصد اِس کا دُنیا کو دکھائے حسین کردار سُلطانِ مدینہ

کہی تاریخ طارق نے خوشی سے ''خوشا امواجِ فیضانِ مدینہ''

۲۰۰۸ء

﴿4﴾

کررہا ہے لحہ لحہ اُس کی تعلیمات نشر جانِ رحمت جوخدائے پاک کا محبوب ہے

مُحسنِ انسانیت جس کا سُخن جس کا عمل حشر تک اہلِ جہاں کا اُسوۂ مرغوب ہے

نُور افشاں میں نے اِس چینل کی تاریخ یوں رقم کی ''فیض عرفانِ مدینہ قیام خوب'' ہے

۲۰۰۸ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مؤقر دینی تنظیم ''دعوتِ اسلامی'' کا قائم کردہ ٹی وی چینل موسوم بہ مَدَنی چینل فیض بار ہوگیا۔ اِس مبارک موقع کی مُناسبت سے۔ برنگ اشعار درج ذیل امیر اہلسنّت شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اور اُن کے پرجوش و اُولوالعزم رُفقائے کار کی خدمت میں نذرانہ تحسین و آفرین پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

مَدَنی چینل اعداد بحساب ابجد ۱۹۷

بہ الفاظ دیگر بحساب ابجد آوازۂ حُسنِ حبیبِ اوّل ۱۹۷

صدائے محمد ۱۹۷

چمنِ ادب حبیب لازوال ۱۹۷

دعوتِ اسلامی کا تحقیقی کام بین الاقوامی معیار کے مطابق ہے

از۔ مولانا مفتی محمد رمضان سیالوی (خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش، پرنسپل جامعہ نور الاسلام لاہور)

کسی بھی نظریہ کی بقاء عموماً دو طرح سے ممکن ہوتی ہے: (۱) اُس نظریہ کی مؤثر تعلیم (۲) اس نظریہ کے حامل تربیت یافتہ افراد کی تیاری۔

اہلسنّت و جماعت کی نمائندہ عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے امیر، چمنستان عُلَماء وصوفیاء کے قائد، دینِ متین پر عمل اور عشقِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں لاکھوں عُلَماء کیلئے نمونہ حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ایک طویل عرصہ تک دعوتِ اسلام کی فکر کے حاملین افراد کی تیاری پر خوب محنت فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے وسیلہ مبارکہ سے اس میں خوب بَرَکت ڈالی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج دعوتِ اسلامی کا کام پوری دُنیا میں پھیل رہا ہے اور ہر طبقہ کے اَفراد اس سے خوب خوب مُستَفِید ہو رہے ہیں۔ بدقسمتی سے اہلسنّت وجماعت کی تمام تنظیمات شخصیت پرستی کا شکار ہونے کے سبب ان کے قائدین کے رُخصت ہونے کے ساتھ ہی رُخصت ہو گئیں۔

چُنانچہ مُتعدّد مرتبہ یہ وسوسہ دامن گیر ہوا کہ ہماری عظیم تحریک "دعوتِ اسلامی" کے ساتھ بھی مَعَاذَ اللّٰہ ایسا نہ ہو، مگر امیرِ دعوتِ اسلامی مُدَّظِلُّہُ العَالِی کے خُلُوص کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی میں مختلف مجالس کے قیام اور تقسیم کار سے یہ شیطانی خیال دُور ہو گیا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بے پایاں فضل سے اُمید قوی ہے کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا فیضان رہتی دُنیا تک جاری وساری رہے گا

اور ظاہر ہے مختلف مجالس کا قیام اس کام کے مناسب اَفراد کی تیاری کے بغیر ناممکن ہے۔

ہمارے زمانے میں تعلیم و تربیت کے مؤثر ذرائع میں سرفہرست الیکٹرانک میڈیا ہے۔

دعوتِ اسلامی نے **بِحَمْدِ اللّٰہ تَعَالٰی** اوّل روز سے ہی پرنٹ میڈیا میں اپنے کام کو آگے بڑھایا جس کے نتیجہ میں متعدد کُتُب و رَسائل منظرِ عام پر آئے اور اب تو تحقیق و تخریج و تراجم کا کام بین الاقوامی معیار کو چُھو رہا ہے، جس کا نظارہ ماہ نومبر 2008ء میں اپنی آنکھوں سے **مرکز دعوتِ اسلامی** کی زیارت کے موقع پر کیا۔ الیکٹرانک میڈیا میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ بہُت عرصہ سے متعارف ہے مگر ایک مستقل چینل کا قیام ابھی باقی تھا۔ فی زمانہ اگرچہ یہ کام اِتنا آسان نہیں مگر **اللّٰہ** تعالیٰ کی خُصُوصی مدد اور سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی خاص نظرِ عنایت سے یہ عظیم کام بھی ہوگیا جو دعوتِ اسلامی کیلئے بالخصوص اور اہلسنّت و جماعت کیلئے بالعموم کسی اِنعام اور اعزاز سے کم نہیں ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ یہ چینل حقیقی معنوں میں مَدَنی چینل ثابت ہوگا اور بدعقیدگی کے طوفان کے سامنے مضبوط بند باندھنے کیلئے اپنا کردار ادا کرے گا۔

دعوتِ اسلامی احیائے دِین وسُنَن کی تحریک ہے

از۔ مفتی محمد ایوب ہزاروی (مفتی و مدرس جامعہ اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور ہزارہ خیبر پختونخواہ)

یہ حقیقت ہے کہ دعوتِ اسلامی کے اَمیر، امیر اہلسنت حضرت مولانا ابو بلال محمد اِلیاس عطارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ کے تجدیدی کارناموں سے پُوری دُنیا میں احیائے دِین اور احیائے سُنَن ہوا۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بچّوں، نوجوانوں، مردوں، عورتوں اور بوڑھوں کو مُتّبِع سُنّت بنانا احیاءِ اسلام نہیں تو اور کیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے وُجُودِ مَسعود میں مزید بَرَکت فرمائے۔ مَدَنی چینل کے اِجراء سے مجھے بہُت مُسرّت ہوئی۔ اِس ذریعۂ ابلاغ سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہُت لوگ مُستَفِید ہوں گے اور دعوتِ اسلامی کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہُنچے گا۔ میری رائے میں اگر درسِ قرآن، درسِ حدیث اور نعت وغیرہ خالصتاً مذہبی پروگرامز کو مزید وُسعت دی جائے اور اسلام کے بارے میں دِیگر معلوماتی یامُفید پروگرام بھی شروع کئے جائیں تو مَدَنی چینل اور زِیادہ دلچسپ اور دِلکش ہو جائے گا۔ میری دُعا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی چینل کو ترقّی نصیب فرمائے اور مسلمانوں کی اِصلاح کا ذریعہ بنائے، آمین۔

دعوتِ اسلامی عصری تقاضوں کے مطابق کام کرنے ولی تحریک ہے

از۔ **مفتی محمد اشتیاق القادری** (خلیفۂ مجاز علاّمہ **تحسین رضا خان**، مدیر جامعۃ الامام احمد رضا، دہلی، ہند)

اُمّتِ محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ واکمل التسلیم کے ان گنت امتیازات میں یہ امتیاز بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ اس کا ہر فرد اپنی طاقت وقدرت، بساط وحیثیت، اسباب ووسائل اور تاثیر وتسخیر کے مطابق اسلام کی دعوت وتبلیغ کا مکلف وپابند ہے۔ دعوتِ اسلامی قرآن وسنت کی غیر سیاسی عالمی تحریک ہے جس نے اسلام کا آفاقی پیغام عصری تقاضوں کو مدنظر رکھ کر اطراف واکنافِ عالم میں پہنچانے کے لئے خود کو وقف کر رکھا ہے۔ عصرِ حاضر میں الیکٹرونک میڈیا کی اہمیت سے انکار وصَرفِ نظر نہیں کیا جاسکتا۔ میڈیا کے اس ذریعے سے آج بے شمار باطل تحریکیں اپنے باطل اَفکار ونظریات کی تبلیغ وترسیل میں مصروف ہیں اور بے شمار سادہ لوح مسلمانوں کے دین وایمان کو لوٹ چکی ہیں۔ اِن حالات میں دعوتِ اسلامی نے مَدَنی چینل شروع کر کے وہ عظیم کارنامہ انجام دیا ہے جس پر تمام عوام وخواص اہلِ ایمان کو بصد انشراحِ صدر مبارکباد پیش کرنی چاہئے اور ہر ممکن تعاون کے ذریعے اس آلۂ دعوت وترسیل کو تقویت پہنچانی چاہئے تاکہ آوازِ حق اپنی پاکیزہ، نورانی، اسلامی، روحانی، ہمہ گیر اور واضح شکل وصورت میں ہر فردِ بشر تک پہنچتی رہے۔ مَدَنی چینل کی افادیت پر تشکیک وتخریب کے دبیز پردے نہ پڑیں اس کے لئے کوشاں رہنا ہمارا اعلیٰ فریضہ ہے۔ میں پورے وثوق کے ساتھ عرض کرسکتا ہوں کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ چند سالوں میں مَدَنی چینل وہ عظیم وصالح انقلاب برپا کر پائے گا جو یقیناً عالمِ اسلام کے لئے تاریخ ساز ہوگا رب کریم عزوجل ہم کو اِحقاقِ حق اور اِبطالِ باطل کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔

دعوت اسلامی کی خدمات کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے

از۔خیر الاذکیاء حضرت **مولانا محمد احمد اعظمی مصباحی** (صدر مجلس شرعی، شیخ الحدیث و مہتمم جامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ہند)

جو حضرات مختلف میدانوں میں کام کر رہے ہیں، ان کی ہمت افزائی بھی ہونی چاہیے، مثال کے طور پر **دعوت اسلامی** کے لوگ، یہ عوام کے پاس جاتے ہیں، ان کو عقیدہ اور عمل کی تعلیم دیتے ہیں، ان کو راہ پر لاتے ہیں، علماء کا کام یہ نہیں ہے کہ صرف عقیدہ درست کروا دیں اور عمل کی راہ میں آزاد کر دیں۔عقیدہ اور عمل دونوں کی اصلاح کرنا علماء کی ذمہ داری ہے۔اور حقیقت یہ ہے کہ جن کا اعتقاد صحیح ہے ان ہی کے لیے حسنِ عمل کا فائدہ ہے۔دعوتِ عمل اور تحریکِ عمل سے انہیں محروم رکھنے میں خسارہ ہی خسارہ ہے اور احکم الحاکمین کے حضور جواب دہی بھی۔ہم عمل کے میدان میں بھی عوام کو ترغیب دیں، عقیدہ کی بھی اصلاح کریں اور قریہ قریہ پہنچ کر اپنی بات پہنچائیں اور لوگوں کو اپنی جماعت سے منسلک کریں۔لیکن ہمارے یہاں اختلاف و انتشار گویا فطرت میں داخل ہے، اس لیے کوئی مثبت اور تعمیری کام بھی ہو رہا ہے تو اس کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے یا اس کی ہمت شکنی کی جاتی ہے، بجائے اس کے کہ اس کی حوصلہ افزائی ہو۔

مولانا محمد الیاس قادری صاحب **دعوت اسلامی** کے تحت عالمی پیمانے پر دین وسنیت کی جو عظیم خدمت انجام دے رہے ہیں اسے نظر انداز کرنا بہت بڑی ناقدری ہوگی۔انہوں نے آج کی ضرورت کے پیش نظر مکتبۃ المدینہ بھی قائم کیا ہے، جس میں ستر افراد کا اسٹاف کام کر رہا ہے، اور انہوں نے "**جدّ الممتار**" کو از سر نو لانے کی کوشش کی ہے، ہم لوگوں نے تو اصل کو شائع کر دیا تھا اور اضافے بہت کم تھے، لیکن انہوں نے اس کا التزام کیا کہ فتاویٰ رضویہ میں جو مسائل ہیں "جدّ الممتار" کے متعلقہ باب میں ان کو بھی شامل کیا ہے۔اس طریقے سے انہوں نے دوبارہ ایڈٹ کر کے چار جلدیں شائع کی ہیں۔اور اسی انداز پر باقی جلدوں کو بھی لانا چاہتے ہیں۔**بہارِ شریعت** ہمارے یہاں

بہارشریعت کی تسہیل وتخریج۔۔۔زبردست کارنامہ

از۔تلمیذِ صدرالشریعہ مفتی سید مظہر ربانی (بانی و مہتمم اعلیٰ مرکزی دارالعلوم ربانیہ باندہ، یوپی، الہند)

دعوتِ اسلامی جو میری نظر میں مسلمانوں کی سب سے محبوب ترین جماعت ہے، جسے اسلام کی آفاقی تعلیمات کو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ساری دُنیا میں عام کردیا ہے اور اس کا اندازِ تبلیغ اتنا پیارا اور ہر دلعزیز ہے کہ جس سے متاثر ہوکر بدمذہب اور بدعقیدہ لوگ بھی توبہ کرکے اہل سنت وجماعت میں داخل ہوجاتے ہیں، لیکن بہت جلد داعیٔ جماعت مولانا **محمد الیاس قادری** صاحب نے اس کو دورِ جدید کے مطابق اس کا اندازِ تبلیغ بدل دیا، اسلام صرف کسی قوم یا ملک یا گروہ تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس کی دعوت پوری کائنات کے انسانوں کے لیے ہے۔قرآن میں ہے، کافۃً للناس جمیعاً یعنی اسلام پوری دُنیا کے انسانوں کے لیے کافی ہے،خود اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا:

یا ایھُاالنَّاسُ اِنی رسول اللہ الیکم جمعیاً

''اے حبیب ساری دُنیا میں رہنے والے سارے اِنسانوں سے کہہ دیجئے کہ میں سارے عالم کے انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

جولوگ اسلام کو اور اللہ کے رسول کو صرف اپنی قوم یا اپنے ملک یا اپنے گروہ کے لیے محدود سمجھتے ہیں حقیقتاً انہوں نے اسلام کو سمجھا ہی نہیں، جس طرح خدا رب العالمین ہے اسی طرح اس کا رسول رحمۃ اللعالمین ہے۔

رحمۃ اللمومنین یا رحمۃ الصحالحین اس کو سمجھنا حقیقتاً اللہ کے حبیب کے مقام کو نہ سمجھ پانے کی وجہ سے ہے۔دعوتِ اسلامی نے جو طریقۂ کار اسلام کی تبلیغ کے لیے اختیار کیا اس میں دعوتِ عام کے دل پذیر اور دورِ جدید کے وسائل و ذرائع بھی اختیار کیے تاکہ دین کی دعوت صرف مسجدوں مدرسوں اور جلسوں وغیرہ تک محدود نہ رہے بلکہ پوری دُنیا میں دین کی آواز پہنچ جائے۔چند ہزار یا چند لاکھ تک حق کا پیغام محدود رکھنے کے بجائے شرق سے غرب تک شمال سے جنوب تک حق کی آواز گونجنے لگے۔اسی

عرصۂ دراز سے رائج ہے، لیکن مکتبۃ المدینہ نے ایک تو اس کے حوالوں کی تخریج کی ہے، دوسرے اس کے ساتھ ساتھ حواشی بھی لکھے ہیں، تیسرے فقہی فوائد اور اصطلاحات شروع میں دی ہیں، اور بہت سی دوسری چیزیں شامل کی ہیں، جو اس کتاب کو بہت ہی عظیم، بہت ہی وقیع اور عوام و خواص کے لیے بہت زیادہ مفید بنا دیتی ہیں۔ اس طرح کی خدمات جو ہمارے افراد کر رہے ہیں ان کی ہمت افزائی ہونا بھی ضروری ہے کہ جو کام ہم نہ کر سکے اُنہوں نے کیا۔ نہ یہ کہ ہم نہ کر سکے اور کوئی دوسرا کر رہا ہے، تو اس کی کوئی اہمیت نہیں، کوئی حیثیت نہیں، بلکہ جو بھی ملت کا، جماعت کا، دین کا کام کر رہا ہے اس کی حوصلہ افزائی ہوتی رہے تو جتنا کچھ وہ کر رہا ہے اس سے زیادہ کرنے کی کوشش کرے گا، اور دوسرے افراد کے اندر بھی جذبہ پیدا ہوگا کہ ہم اس طرح کے کام کریں۔

علمائے کرام کا رویہ ہونا چاہیے کہ اگر کسی کے اندر کوئی خامی ہے تو اِخلاص کے ساتھ اس کی اصلاح کر دی جائے، میں یہ نہیں کہتا کہ خامیوں کو پنپنے ہی دیا جائے، کسی کے اندر خامی ہو تو اس کی اصلاح کی جائے لیکن جو خوبی ہو اس کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، کہ بڑی سے بڑی خوبی ایک خامی کی وجہ سے ردّی کی ٹوکری میں ڈال دی جائے، اس کی کوئی حیثیت نہ رہ جائے، جو کام پوری جماعت نہ کر سکی وہ کام بھی اگر کوئی کر رہا ہے اور بڑے پیمانے پر کر رہا ہے تو اس کو بھی کوئی حیثیت نہ دی جائے، ان باتوں سے بہر حال ہمارے مخلص اور دیدہ ور علماء کو دور رہنا چاہیے اور جماعت کے کاز کو آگے بڑھانے کے لیے جو چیزیں مفید اور کار آمد ہو سکتی ہیں اِن پر توجہ دینی چاہیے۔ رب تعالیٰ ہم سب کو توفیقِ خیر سے نوازے۔

سلسلے کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ بزرگانِ دین اور اکابر اہلسنّت کی گرانقدر اور انتہائی ضروری فیض رساں کتابیں جو عوام کی کم علمی کی وجہ سے ان تک نہیں پہنچ پاتی تھیں حضرت علماء اور خواص بزرگوں کی ان کتابوں سے استفادہ کرتے تھے، عوام اس نعمت سے محروم رہ جاتے تھے، چنانچہ صدر الشریعہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی امجد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب **"بہارِ شریعت"** کی تخریج کر کے عام فہم زبان میں اس کو شائع کر کے انہوں نے اِتنا زبردست کارنامہ انجام دیا ہے کہ جس کا شکریہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔ فقیر کی دُعا ہے کہ مولائے کریم اربابِ **دعوتِ اسلامی** کے حوصلوں کو اور بلند کرے اور جس خلوص ولگن سے وہ دینِ حق کی اشاعت کر رہے ہیں اس کو قبولیتِ عامہ عطا فرمائے۔

بحضورِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خواہم کہ ہمیشہ در وفائے تو زیم

خاکے شوم و بزیر پائے تو زیم

مقصودِ منِ خستہ ز کونین توئی

از بہرِ تو میرم از برائے تو زیم

میری خواہش ہے کہ پُوری زندگی ہمیشہ آپ سے وفا اور نام لیوائی میں گزرے
میں خاک بن کر آپ ہی کے قدموں میں زندگی بَسر کروں
مُجھ تَباہ حال کا کونین میں آپ کی ذاتِ عالی کے علاوہ کوئی مقصُود نہیں
میں آپ ہی کی یاد میں زندہ رہنا چاہتا ہوں، کاش، مجھے موت بھی آپ ہی کی یاد میں آئے

دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق دعوتِ اسلامی کے مختلف مراحل

از۔مناظرِ اہلسنت حضرت مولانا ابو عمر محمد شوکت علی سیالوی (خطیب جامع مسجد شاہی، محلہ اسلام پورہ، خانیوال)

دین اسلام وہ مبارک دین ہے جسے **اللہ** تعالیٰ نے اِنسانیت کے لیے مُقرر فرمایا ہے۔

لہٰذا اس دِین کی حفاظت کے لیے **اللہ** تعالیٰ ہر دور میں محبوبِ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمت میں ایسے اَفراد پیدا فرماتا رہتا ہے جو اِس دین پر خود بھی عمل کرتے ہیں اور بلا خوف وخطر پوری قوت سے اِس کے ظاہری و باطنی اقدار کو مدِّ نظر رکھ کر اس کی تبلیغ و اشاعت پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔

اکابرین اہلسنّت و جماعت کے فیض سے ہمارے اس دور میں (جب کہ مادِیت پرستی اور فتنہ ہائے مختلفہ اپنے عُروج پر ہیں) حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ وہ ہستی ہیں جنہیں دِین کی حفاظت اور اس کی تبلیغ و ترویج کی عظیم خدمت کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** آپ کی بَرَکات ہمیشہ جاری رکھے، آمین۔

ہماری نوجوان نسل پر آپ کا بے پایاں اِحسان ہے کہ جس کا بدلہ ہم کبھی بھی نہیں چکا سکتے۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ دعوتِ اسلامی میرے آقا نبی کریم رَءُوْف رَّحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی نگاہِ عنایت سے اہلسنّت و جماعت کا وہ عظیم پلیٹ فارم ہے جو تا قیامِ قیامت اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے آنے والی تمام نسلوں کو فیض یاب فرماتا رہے گا۔

ابتداء میں دعوت و تبلیغ کا مرحلہ، پھر تعلیم و تدریس کا مرحلہ اور اب ترویج و اشاعت کا مرحلہ عظیم سعادت ہے اور یہ دعوتِ اسلامی کا طرۂ اِمتیاز ہے کہ دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق ہر

نئے مرحلہ میں داخل بھی ہو رہی ہے اور پچھلے تمام مَراحِل کا اِستقامت سے کام بدستور جاری وساری ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بہارِ شریعت، فتاویٰ رضویہ شریف کے بعد فقہ حنفی کا عظیم علمی وِرثہ ہے۔ دعوتِ اسلامی والو! **اللّٰہ** تعالیٰ تم لوگوں پر ہمیشہ اپنی نوازشات کی بارشیں برساتا رہے کہ آپ لوگوں نے ہم اہلسنّت و جماعت کی آنکھوں کو روشن اور دِلوں کو راحت پہنچائی ہے اور بہارِ شریعت کی تخاریج کا عظیم کارنامہ سرانجام دے کر اس علمی ضرورت کو پورا فرمایا ہے۔

مَیں اپنے بچوں کی تربیت کے حوالے سے فکر مند تھا۔ **دعوتِ اسلامی** نے مَدَنی چینل کے ذریعے ہمارے بچوں کا دِینی واُخروی مستقبل روشن وتاباں فرمادیا ہے اور تربیت کا وہ سادہ اور پیارا اَثر اَنگیز پروگرام جاری فرمایا ہے کہ ہمارے بچے اور گھر والے، گھر بیٹھے علمِ دِین کی بَرَکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ **اللّٰہ** تعالیٰ دعوتِ اسلامی اور اس کے جُملہ پروگرامز اور منصوبوں کو کامیابی وکامرانی عطا فرمائے اور امیرِ دعوتِ اسلامی محسنِ ملّت، امیرِ طریقت وشریعت حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کا سایہ تادیر اہلسنّت پر قائم رکھے، آمین۔

دعوتِ اسلامی کو تائید ربانی حاصل ہے

از۔ فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد وقاص ہاشمی قادری (خطیب مرکزی جامع مسجد میمن، گلزار ہجری کراچی)

تبلیغ واِشاعت اسلام میں کامیابی کا اِنحصار فقط تائید ربانی اور نصرتِ الٰہی عزَّوَجلَّ پر ہے۔ یہ سعادت اس راہ کے ان جانبازوں کو عطا فرمائی جاتی ہے جو زیور تقویٰ سے آراستہ ہوئے۔ خلقِ خدا کے ساتھ اِحسان، خیر خواہی، رواداری اور مُرُوَّت کے جذبات سے ان کے دِل مَعْمور ہوئے۔ جن کے لفظ لفظ سے اِخلاص ومحبت کے چشمے اُبل رہے ہوں۔ جب ان کے سامنے بھٹکا ہوا راہی آمادہ پیکار ہو اور بحث ومناظرہ کی نوبت آپہنچے تو ایسے حالات میں اپنی علمی بَرتَری کے گھمنڈ میں تہذیب اور شائستگی کا دامن جھٹک نہیں دیتے بلکہ اَحسن انداز سے نصیحت فرماتے ہیں، آج دعوتِ اسلامی اپنی کم عمری کے باوُجود ایک باوقار، سنجیدہ اور عالمانہ رُعب کے ساتھ میدانِ عمل میں بَرسرِ پیکار ہے۔

حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے جس حکیمانہ انداز سے ''تدریجاً وضرورتاً'' دعوتِ اسلامی کی پروان چڑھائی تو یہ اس بات سے عیاں ہے کہ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اس مقصدِ عظیم کے لیے چُن لیا ہے۔ اب ان کی ذات سے جو بھی صُدُور ہوگا وہ محض تائید الٰہی عزَّوَجلَّ ہی ہے۔ مَدَنی چینل بھی اس تائیدِ الٰہی عزَّوَجلَّ اور نصرت ربانی کی ایک واضح کڑی ہے۔ آج دنیا Globl Veuage میں تبدیل ہو چکی ہے، اِسلام دُشمن اپنے گھر میں بیٹھ کر اِسلام کے خلاف مصروفِ عمل ہے اور بے پردگی، عُریانی اور فحاشی کے ذریعے اِسلام کے خلاف

مکڑی کی طرح جالا بُن رہے ہیں۔ ایسے میں مَدَنی چینل کی آمد نے تارِ عنکبوت (مکڑی کے جالے) کوتوڑ کر رکھ دیا ہے۔

حقیر بے توقیر اس اَمرِ عظیم پر امیر وبانیٔ دعوتِ اسلامی کو اور ان کے تمام رُفقاء کو صَمیم قلب سے ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ اُمید ہے کہ اس چینل سے اِسلامی اقدار، اِسلامی تہذیب وثقافت اور اِسلامی اَحکامات نشر کیے جاتے رہیں گے اور معاشرے کی اِسلام کے اُصولوں کے مطابق مثبت تربیت کی جائے گی۔ **مَدَنی چینل** بلاشُبہ فتنوں اور مصائب کی ان تیز وتند طوفانی بادِ مخالف میں "روشنی" کے بلند مینار کی طرح ہے۔ اس کی دِلفریب تجلیات تاریکیوں کا سینہ چیرتی رہیں گی اور گرداب و تلاطُم میں پھنسے ہوئے اِسلامی سفینہ کو سلامتی کے ساحل تک پہنچانے میں سَابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کا کردار ادا کرتی رہیں گی۔ آج اِسلام کو جن فتنوں اور مصائب کا سامنا ہے اگر کسی دوسرے مذہب کو ان سے واسطہ پڑتا تو وہ اُسے خس وخاشاک کی طرح بہا کر لے جاتے۔ **بلند ہمت امیر وبانیٔ دعوتِ اسلامی** اور ان کے رُفقاء کی جرأت، عظمت اور اِخلاص کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وسیلہ سے قائم رکھے اور اِسلام کا یہ مینار تا قیامت یونہی ضیاء پاشیاں کرتا رہے گا، آمین۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیئے ہیں اندازِ خسروانہ

دعوتِ اسلامی کی وسعت وہمہ گیری

از۔تلمیذ خلیفہ مفتی اعظم ہند مفتی محمد حسین رضوی حضرت مولانا شمیم الحسن قادری رضوی (کراچی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وہ گھڑی کتنی مُبارک ومَسعود وارُ جمند تھی، جب **دعوتِ اسلامی** کا قیام عمل میں آیا، جس نے اٹھائیس سال کے قلیل عرصہ میں ایک عظیم الشّان اِنقلاب برپا کردیا، سوئی ہوئی سُنّی قوم کو بیدار ومتحرک کردیا، تقریباً **41** شعبہ جات میں دعوتِ اسلامی کے کارہائے نمایاں اور **150** ممالک میں اِس کی وُسعَت اور ہمہ گیری نے نہ صرف دُنیائے سُنِّیت سے خراجِ تحسین حاصل کی، بلکہ اپنوں اور بیگانوں کو محوِ حیرت بنادیا۔

ہوا ہے گو تندو تیز لیکن چراغ اپنا جلارہا ہے

وہ مردِدَرویش جس کو حق نے دیئے ہیں اندازِ خسروانہ

میرا حُسنِ ظن اور حُسنِ اعتقاد تو امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے بارے میں یہ ہے کہ ''ھُوَ مُعْجِزَۃٌ مِنْ مُعْجِزَاتِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم'' مولائے کائنات عَزَّوَجَلَّ اُن کی عمر میں بَرَکت عطا فرمائے اور دُنیائے سُنِّیت کو اُن کے فُیُوض وبَرَکات سے مالامال فرمائے، حاسدوں کے حسد اور شریروں کے شر سے انہیں، اُن کے رُفقائے کار اور دعوتِ اسلامی کو بچائے رکھے، آمین۔

مَدَنی چینل کا اِجراء دَورِ حاضر کا اِنتہائی اَہم ترین تقاضا تھا، جسے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی مساعیٔ جمیلہ اور مرکزی مجلس شوریٰ کے تعاون سے پورا فرمادیا ہے۔آج جبکہ

شیطانی اور طاغوتی طاقتوں نے میڈیا کے ذریعے پوری دُنیا پر اپنا جال پھیلا دیا ہے، اِس سے پوری طرح فحاشی وعُریانی، بدمذہبی ولادینیت اور اَفکارِ فاسدہ کی اِشاعت کا ذریعہ وسبب بنا دیا ہے، ایسے میں مَدَنی چینل کا اِجراء قابلِ صد مبارکباد عمل ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے اَزل سے تا اِمروز
چراغِ مُصطفوی سے شرارِ بُولہبی

مَدَنی چینل ظلمتوں اور گھٹا ٹوپ تاریکیوں کے مقابلہ میں نُـــور کی ایک روشن کرن ہے، اس کی جتنی تحسین کی جائے، کم ہے۔

نورِ خُدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بُجھایا نہ جائے گا

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
ہمیں ہے حکمِ اذاں لَا اِلٰـــہَ اِلَّا الـلّٰـــہ

مولیٰ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیبِ کریم رءوف رحیم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کرمِ عمیم سے اُمیدِ واثق ہے کہ مَدَنی چینل ضَلالت وجہالت کے مقابلہ میں دینِ اِسلام کی تبلیغ ،شرعی تعلیمات کی اشاعت اور نیکیوں کے پھیلاؤ کا اَہم ذریعہ ثابت ہوگا۔

دعوتِ اسلامی کی مسلکی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں

از۔ مجاہد اہلسنت حضرت مولانا مجاہد عبدالرسول خان (سُنی رہنما مرکز الاولیاء لاہور)

موجودہ دَور فتنہ وفساد کا دَور ہے، مختلف قوّتیں مسلمانوں کو صحتِ عقیدہ اور اعمالِ صالحہ کی خیر وبرکت سے محروم کرنے کے لیے سَرگرداں ہیں، ایک طرف مذہب کے رُوپ میں ایمان اور یقینِ محکم کے لُٹیروں کی کثرت ہے، تو دوسری طرف اُمّت کے پاکیزہ اَفکار اور طیّب وطاہر کردار کو دُھندلا کرنے کے لیے فحاشی وعُریانی کا سیلاب ہے، آج اُمّت صحتِ عقیدہ اور اعمالِ صالحہ ہردو کے لحاظ سے اِفتراق واِنتشار کا شکار ہے، صحتِ عقیدہ دولتِ لازوال ہے، کیونکہ دُرست عقیدے کے بغیر عمل کی کوئی حیثیت ہی نہیں، بدعقیدگی ایسا مرض ہے جو انسان کو قبل از موت ہی مار دیتا ہے، اور بدعقیدگی ایسا لاشا ہے جس کی بدبُو اور تعفُّن فِکر وشعُور کو مُتعفّن کرنے کے ساتھ ساتھ قلب ورُوح کے آئینۂ اِدراک کو بھی دُھندلا کر دیتا ہے۔ ضرورت اِس اَمر کی تھی کہ انسان صحتِ عقیدہ کی بلندیوں پر بھی فائز ہو اور اعمالِ صالحہ کی چاشنی، لذّتِ ذِکر وفکر، اور قُربِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کی دولت سے بھی مالا مال ہو۔

اُمتِ مُسلِمہ کے زاویۂ سوچ کو ٹیڑھا کرنے کے لیے سازشوں کا جال بچھا دیا گیا ہے اور اُمتِ مسلمہ چہار سمت سے اِعتقادی اور نظریاتی حملوں کی زد میں ہے، ایسے اَلمناک دَور میں مَدَنی چینل نے ایک اَہم اور مؤثر کردار ادا کرنے کا تہیّہ کر رکھا ہے، مَدَنی چینل آیا اور آناً فاناً چھا گیا، اور یُوں شہرت کی بلندیوں کو چھُونے لگا، جیسے اس کی کسی نے مُنادی کر دی ہو، اور لوگ یوں اس سے مُستَفِیض ہونے لگے جیسے سالوں سے اپنی اِصلاح اور علمی سوغات کے لئے تِشنہ ہوں، اور یُوں اِس کے گرویدہ

ہونے لگے جیسے ہر سوچ اور ہر فکر کسی ایسے اِصلاحی چینل کی متلاشی ہو۔مَدَنی چینل نے ایک طرف تو اِصلاحی اور فکر اَنگیز بیانات نشر کر کے اُمّت میں حُبِّ خداوندی عَزَّوَجَلَّ اور فکرِ آخرت کے جذبہ کو اُجاگر کیا، تو دوسری طرف آرائش وزیبائش سے پاک اندازِ نعتِ رسُولِ مقبول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دِل کی دُنیا کو روشن و منوّر کرنے اور محبتِ خیر الانام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں آنسو بہانے کا پُرسوز اور رُوحانی ماحول مہیا کیا ہے، اور دیگر خُصُوصی نشریات کے ذریعے لاعلمی اور جہالت کے اَندھیروں میں علم کے دِیپ جلائے اور مُردہ فکر کو جلا بخشنے کی مسلسل جِدّ وجُہد اور سعیِ جمیل کی۔مَدَنی چینل اہلسنّت و جماعت کی عالمگیر مذہبی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی اَنتھک محنتوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے، یوں تو دعوتِ اسلامی کی مَسلکی اور دِینی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں، مگر ایسے حالات میں جب میڈیا پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایذا دینے والی تعلیمات کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ایسے کڑے وقت میں مَدَنی چینل اِنتہائی مثبت اَندازِ فکر اور ہر طرح کے تَعَصُّب سے پاک اَندازِ تبلیغ، ذِمّہ دارانہ نشریات کے اِجراء اور مؤثر اِصلاحی طریقہ کار سے اِسلامی تَحَفُّظ کا اَہم اور عظیم کردار نبھا رہا ہے۔ناچیز ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہے کہ مَدَنی چینل صرف **دعوتِ اسلامی** ہی کی ضرورت نہیں تھی بلکہ یہ اہلسنّت و جماعت کی ضرورت تھی، دعوتِ اسلامی نے مَدَنی چینل کے ذریعے نہ صرف تنظیم کی ضروریات کو بلکہ اہلسنّت و جماعت کی ضروریات کو مکمل کیا ہے، وگرنہ دعوتِ اِسلامی اپنے مشن کی تکمیل کے لیے نہ پہلے مَدَنی چینل کی محتاج تھی اور نہ ہی اَب محتاج ہے، اور نہ ہی مَدَنی چینل نے **دعوتِ اسلامی** کو مشہور کیا ہے۔

افکار واعمال کے اصلاح کی سب سے بڑی تحریک ''دعوتِ اسلامی''

از۔حضرت مولانا محمد یوسف رضا قادری اختری (خطیب اہلسنت وبانی ایم۔یو۔ایف۔ہندوستان)

وہ ساعت بھی کتنی مقدس تھی جب مسلمانانِ عالم کی اصلاح کے لیے دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھی گئی۔کسے معلوم تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ تحریک بحرو بر کی وسعتوں میں پھیل جائے گی۔اور افکار واعمال کے اصلاح کی سب سے بڑی تحریک بن جائے گی۔مولانا الیاس قادری صاحب قبلہ کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں آج دعوتِ اسلامی کے کئی ممالک میں قائم ہوچکی ہےاور کروڑوں مسلمان اس تحریک کے ذریعہ صوم وصلوٰۃ اورسنت نبوی کے پابند ہوگئے ہیں۔

اِس تحریک کی کامیابی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اسے ایک انتہائی مخلص اور باعمل قائدوامیر نصیب ہوا۔مولانا محمد الیاس قادری صاحب جہاں ایک باعمل داعیٔ اسلام ہیں وہیں اِنتہائی اعلیٰ دِماغ، دور اندیش،بااخلاق،منکسرالمزاج،متحمل وبردبار،منصوبہ ساز،عاشق رسول اور قائدانہ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔غرضیکہ ایک کامیاب قائدوامیر ہونے کے لیے جتنے اوصاف جمیلہ کی ضرورت ہے۔

اللہ عزوجل نے وہ سب کی سب آپ کوعطائے فرمائے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آج مولانا کی تحریک دنیا بھر میں اہلسنّت وجماعت کی سب سے بڑی اور مضبوط تحریک ہے۔مولانا نے دعوت وتبلیغ کے لیے صرف اجتماعات تک اپنی کارکردگی کو محدود نہیں بنایا بلکہ انہوں نے دین وسنیت کے استحکام کے لیے پوری دنیا میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً بے شمار مدارس دینیہ بھی قائم فرمائے، جہاں ہزاروں طلباءزیورِعلم سے آراستہ کیے جارہے ہیں۔نیز''مکتبہ المدینہ'' کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم فرمایا جو اعلیٰ حضرت امام احمد

رضاخان علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتب کے ساتھ ساتھ علماء اہلسنت کی قدیم وجدید کتابوں اور مولانا کے اصلاحی رسالوں کو بڑے پیمانے پر چھاپ کر شائع کررہا ہے۔حال ہی میں مکتبہ المدینہ نے ایک تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے۔مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کے فتاویٰ کا مجموعہ ''فتاویٰ رضویہ'' کو کمپوزنگ کرکے اس کی وی سی ڈی بنادی ہے جس کی بنیاد پر فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کمپیوٹر کے ذریعہ باآسانی کیا جاسکتا ہے، ایک بہت بڑی سہولت یہ ہوگئی کہ مفتیانِ کرام اگر فتاویٰ رضویہ سے کوئی حوالہ نقل کرنا چاہیں تو مطلوبہ عبارت کو Copy کرکے الگ سے اپنے فتوے میں چسپاں (Paste) کرسکتے ہیں۔دعوتِ اسلامی کا یہ کارنامہ بھی غیر معمولی کارنامہ ہے۔اس کے علاوہ بے شمار علاقوں اور ملکوں میں تربیتی مراکز قائم فرمائے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے، تحریک کے ذمہ داران جس علاقے میں ضرورت محسوس کرتے ہیں وہاں مسجد ومرکز قائم کردیتے ہیں۔

دین وسنیت کا مختلف جہتوں سے کام کرنے والی اس عالمگیر تحریک نے حال ہی میں مدنی چینل کے نام سے ایک ٹی وی چینل بھی شروع کردیا ہے۔ٹی وی چینل شروع کرنا دعوتِ الامی کے انتہائی مستحکم تحریک ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔اپنے مشن اور اپنی آواز کو دُنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچانے کے لیے ٹی وی چینل شروع کرنے کا یہ فیصلہ یقیناً مولانا محمد الیاس قادری صاحب کا قابلِ تحسین اِقدام ہے اور اس بات کی علامت بھی کہ وہ عصر حاضر کے تقاضوں سے پوری طرح واقف ہیں۔موجودہ دور میں میڈیا کتنی بڑی طاقت ہے اس کا اندازہ ہر دانشمند کو ہے۔انسانی دلوں پر حکومت کرنے کے لیے قلم اور خطاب کی تاثیر کی دنیا ایک زمانہ سے قائم ہے۔لیکن اب اس میں میڈیا کا بھی اضافہ کرنا ہوگا۔اس لیے کہ ماضی میں افکار ونظریات کی تعمیر کا جو کام

قلم اور خطاب سے کیا جاتا تھا، وہی کام اب اس سے زیادہ مؤثر انداز میں میڈیا سے لیا جارہا ہے۔اس کی تاثیر کا حال یہ ہے کہ آپ چند سیکنڈوں میں پوری دنیا میں اپنی آواز کروڑوں انسانوں تک پہنچا سکتے ہیں۔اور اس کے ذریعہ نظریات بدلے جاسکتے ہیں، فکر بدلی جاسکتی ہے، تاریخ کا دھارا موڑا جاسکتا ہے۔دُنیا کی بہت ساری قومیں اپنے مذہبی نظریات کی تبلیغ کے لیے اس کا استعمال کر رہی ہیں، بلکہ یہود ونصاریٰ تو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف غلط فہمی پیدا کرنے کے لیے اس کا استعمال ایک عرصہ سے کر رہے ہیں، جسے دیکھ کر ہمارا دل ہمیشہ مضطرب رہتا تھا۔لیکن اسباب ووسائل کی کمی کی وجہ سے اس کے مقابلہ میں ہم نہ کوئی ٹی وی چینل شروع کر سکتے تھے اور نہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا جواب اسی انداز میں دے سکتے تھے۔لیکن اب اَلْحَمْدُ لله عَزَّوَجَلَّ !اہلسنّت وجماعت کی ایک تحریک اسباب ووسائل کے لحاظ سے اس قابل ہوگئی کہ اس نے اپنا چینل شروع کردیا تو یہ بات ہمارے لیے انتہائی خوشی کا باعث ہے کہ آج ہماری بے بسی وبے کسی دور ہوگئی اور اب ہم بہت حد تک اس قابل ہوگئے کہ اغیار کی پھیلائی ہوئی گمراہیوں کا جواب دے سکیں۔مدنی چینل کی سب سے بڑی جو خصوصیت ہے وہ یہ ہے کہ اس پر آپ کو نہ عورتیں نظر آئیں گی اور نہ میوزک کی آواز۔ مدنی چینل اس طرح کی کمزوریوں اور خامیوں سے پاک خالص مذہبی چینل ہے، اس لیے کہ یہ چینل ایک ایسی مذہبی تحریک کے زیر اہتمام ہے جو شریعت کے تقاضوں کی پامالی ہرگز گوارا نہیں کرسکتی۔امید ہے تحریک کے ذمہ داران ہمیشہ اس بات کا التزام کریں گے۔میرا خیال یہی ہے کہ آپ لوگوں نے میدانِ جنگ میں امتِ مسلمہ کو وہی ہتھیار فراہم کردیا ہے جس کی اسے اپنے بقا کے لیے ضرورت تھی، اس کے ذریعہ اپنا دفاع بھی کیا جاسکتا ہے اور دشمن کی کاٹ بھی۔

تری آنکھوں میں مَیں نے دو جہاں کا پیار دیکھا ہے

از۔ مولانا حافظ نیاز احمد صدیقی (خطیب مرکزی جامع مسجد گھمکول شریف برمنگھم، انگلینڈ)

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے دینِ اسلام کو تمام انسانیت کے لیے مکمل دستورِ حیات بنا کر بھیجا ہے اور اس کی حفاظت، تبلیغ اور نشر و اشاعت کے لیے ہر دور میں بندگانِ خدا عزوجل کو پیدا فرمایا، جنہوں نے دینِ اسلام کے علَم کو بلند کیا۔ اِنہیں بندگانِ خدا جل جلالہ اور غُلامانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کا شمار بھی ہوتا ہے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت اور ان کی سرگرمیوں کو دیکھ کر یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا، معلوم ایسے ہوتا ہے کہ آپ کے سر میں دماغ عالمانہ ہے...... سینے میں دل صوفیانہ ہے...... انداز بیان خطیبانہ ہے...... ہاتھ میں قلم ادیبانہ ہے...... اور محنت بہت ہی مخلصانہ ہے۔ اِسی وجہ سے اللہ کریم جل جلالہ نے رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے صدقے شاندار کامیابی عطا فرمائی ہے اور اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عطا فرماتا رہے گا۔ آپ کے بارے میں بقولِ شاعر کچھ تبدیلی کے ساتھ یوں بھی کہا جاسکتا ہے۔ ـ

زمانے بھر میں چاہت کا عجب انداز دیکھا ہے
تری آنکھوں میں مَیں نے دو جہاں کا پیار دیکھا ہے
خدا رکھے تیری دعوتِ اسلامی سے سب کو وابستہ
ترے پیکر میں روشن نور کا مینار دیکھا ہے

امیرِاہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے **دعوتِ اسلامی** کے ذریعے نوجوان نسل کے دلوں کو خوفِ خدا جل جلالہ اور عشقِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے روشن اور منور کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اِن نوجوانوں کے جسم پر شریعت کے جامے اور سروں پر سنّت کے عمامے نظر آتے ہیں۔اسی طرح اب مَدَنی چینل کی ابتداء بھی قابلِ صد مبارک باد کارنامہ ہے، جس کی وجہ سے پوری دنیا میں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ العَزِیز محبتِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خوشبو پھیلے گی۔اس پُرفتن دور میں جب کہ بے شمار ٹی وی چینلز کفر وشرک، بدمذہبی، بدعقیدگی، عریانی اور فحاشی کا زہر دن رات اُگل رہے ہیں، میڈیا کی اس دوڑ میں ایسے اسلامی چینل کی اَشد ضرورت تھی جو مقدس دینِ اسلام کے خدائی اور مصطفائی رنگ کو پیش کر کے بھٹکی ہوئی انسانیت کو زندگی کے اصل مقصد کی دعوت دے اور ہر انسان اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے غلامیٔ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں زندگی گزار کر جب دنیا سے جائے تو زبانِ حال سے یہ کہتا ہوا جائے: **لوگو!** اس غلامیٔ رسول کے صدقے سے زندگی کی بازی ہار کے نہیں، جیت کے جا رہا ہوں اور تمہیں بھی دعوت دیتا ہوں کہ آ وَ دیکھو!

رسولِ خدا کی غلامی میں کیا ہے؟ ذرا تم غلامی میں آ کر تو دیکھو
غلامی یہ ہے بادشاہی سے بہتر اِدھر آؤ قسمت جگا کر تو دیکھو

اس مَدَنی چینل کی ابتداء پر اپنی طرف سے اور **خلیفہ اعظم گھمکول شریف خلیفہ الحاج صوفی محمد عبداللہ خان نقشبندی،** مرکزی جامع مسجد گھمکول شریف کی انتظامیہ اور نمازیوں کی طرف سے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اور ان کے تمام معاونین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

دعوتِ اسلامی ایک با مقصد جماعت

از۔شیخ الحدیث حضرت مولانا پیر محمد چشتی (دار العلوم جامعہ غوثیہ معینیہ، پشاور، خیبر پختونخواہ)

اِسلام وسیع الجہات مذہب ہے، زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے عوام کی تعلیم اور تربیت کے حوالے سے تاریخ کے ہر دور میں اِس نے تبلیغ کی اہمیت بتائی ہے اور تبلیغ اسلام کا یہ فریضہ درحقیقت صلحاء اُمت کی قیادت میں مسلم اسٹیٹ (ریاست) کی سرپرستی میں انجام پذیر ہونا چاہیے جیسا عہدِ نُبوّت میں اور اُس کے بعد خُلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے دور میں ہوتا رہا ہے۔ گردشِ ایام کے نتیجہ میں خلافت راشدہ کے بعد سے لے کر اب تک (سوائے چند اَدوار کے) اِسلامی حکومت علٰی منہاج النُّبوۃ کا وُجُود نہ ہونے کی وجہ سے اُمتِ مسلمہ اضطراری حالت میں ہے جس کے نتیجہ میں طوائف المذہبی کا دور دورہ ہے۔ معروضی حالات کی اس تاریکی میں اگر کچھ صُلحاء اُمت دعوت وتبلیغ کے لیے کمر بستہ نہ ہو جائیں تو پھر اِسلام کے بچے کُھچے شعائر بھی ختم ہو جانے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ جس سے اُمت کو بچانے کے لیے ربّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے تاریخ کے ہر دور میں کچھ صُلحاء اُمت کو اس منصب کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ جن کی تبلیغی کاوشوں کے نتیجے میں شَعَائِرُ اللہ، حُدُوْدُ اللہ اور شرعی اَحکام کا تعارُف و پہچان ممکن ہو رہی ہے، میری فہم کے مطابق مولانا محمد الیاس عطّار اور اُن کے رُفقاء کار بھی اِس با مقصد جماعت کے زمرہ میں شُمار ہوتے ہیں کہ اُن کی تبلیغی کاوشوں کے نتیجہ میں کتنے کج کلاہوں کو صراطِ مستقیم کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ کتنے بے اعتدالوں کو توفیق اعتدال میسّر ہوتی ہے۔ اور کتنے مغلوب النفس غافلین کو خوابِ غفلت سے نکال کر شاہراہِ ہدایت پر لگایا جاتا ہے۔ مجھے یہ سُن کر از حد مسرت ہوئی کہ دعوتِ اسلامی نے مَدَنی چینل کا اِجراء کر کے وقت کی اہم ترین ضرورت کو پُورا کیا ہے۔ اہلِ دانش جانتے ہیں کہ موجودہ دور میڈیا کی آواز کا دور ہے جس نے تبلیغِ اسلام کو آسان کر دیا، جس کے نتیجہ میں ایک مُبلّغ ایک ملک کے، ایک شہر کے ایک کمرہ میں بیٹھ کر تبلیغِ اسلام کی آوازِ حق دُنیا

بھر کے لوگوں تک پہنچا سکتا ہے۔ ہر مُلک، ہر شہر اور ہر طبقہ فکر کے مسلمانوں کو مَدَنی مہک سے مُعطّر کر سکتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا **محمد الیاس عطّار** نے تبلیغ اِسلام کے حوالہ سے مَدَنی عِطر کی مہک سے پُوری دُنیا کو مُعطّر کرنے کا سامان کر دیا ہے۔ مَیں اگر اس مَدَنی چینل کو مَدَنی مہک سے تعبیر کروں تو بے محل نہ ہوگا۔ **دعوتِ اسلامی** نے مَدَنی چینل کا مژدہ سُنا کر جملہ عالم اسلام میں مُسرّتیں بانٹ دیں۔ **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ، فَجَزَاھُمُ اللہُ خَیْرًا،** ہم حضرت مولانا **محمد الیاس عطّار** کو مَدَنی چینل کے اجراء پر مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ اُن کے تعمیری ذہن اور مثبت کردار کے پیشِ نظر اُن سے یہی توقع رکھتے ہیں کہ اس چینل سے نشر ہونے والی نشریات کو بھی عالمی تقاضوں کے مطابق بنائیں گے۔

حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَر
مِنْ وَّجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر[۳۶۹]

اے پیکرِ حُسن اور اے سرتاجِ انسانیت! یقیناً (چودھویں کا) چاند آپ ہی کے نُور افشاں چہرے سے درخشاں (ہُوا) ہے (پُوری انسانیت بھی ایک زبان ہوکر) آپ کے اوصاف و کمالات بیان کر پائے؟ یہ ممکن ہی نہیں! اس (بے پناہ) داستان کو یُوں مختصر کرتا ہوں کہ خدا کے بعد آپ ہی کی ذات بزرگ و برتر ہے

دعوتِ اسلامی کی اُوپن یونیورسٹیاں

از۔حضرت مولانا سید محمد قادری (خطیبِ اعظم جامع مسجد غوثیہ، فتح پور تھکیالہ نکیال، کشمیر)

نکیال فتح پور تھکیالہ کشمیر میں **دعوتِ اسلامی** کا کام 1997ء میں ہماری جامع غوثیہ مسجد میں **مدنی قافلوں** کی برکت سے شروع ہوا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تقریباً پورے فتح پور تھکیالہ میں پھیلتا ہی جارہا ہے۔ مَیں کافی عرصہ سے **دعوتِ اسلامی** کے پروگراموں میں جاتا ہوں، بلکہ بین الاقوامی اِجتماع میں جاکر **دعوتِ اسلامی** کے کام کو دیکھا تو دِل باغ باغ ہوا۔ تعداد مدینہ مدینہ، اِنتظام مدینہ مدینہ، مجالس کا قیام مدینہ مدینہ، مکاتِب کا کام مدینہ مدینہ، بلکہ وہاں کا کیا کہنا بس ہر طرف فیضان مدینہ، حال ہی میں **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارہ مکتبۃ المدینہ کی کتابیں **"جدّ الممتار"** اور **"بہارِ شریعت"** دیکھی دِل بہُت خوش ہوا۔ مَیں اکثر بیانات میں کہتا ہوں کہ یہ **حضرت علامہ مولٰینا الحاج محمد الیاس عطّاؔر قادری** مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے اوپن یونیورسٹیاں کھول دی ہیں۔ بوڑھا، نوجوان ہر ایک علمِ دِین آسانی سے حاصل کرسکتا ہے۔ کبھی درسوں کی صورت میں، کبھی ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کی صُورت میں، کبھی علاقوں میں **دعوتِ اسلامی** کی صورت میں، کبھی **مدنی قافلوں** کی صورت میں، کبھی حلقوں کے اندر اِجتماعات CDیاVCD کی صُورت میں، تو کبھی بازار میں جگہ بہ جگہ درس دینے کی صورت میں، کبھی **المدینہ لائبریری** جگہ بہ جگہ (اور نکیال میں جامع غوثیہ مسجد کے سامنے تقریباً پونے تین سو نوجوان کُتُب لے کر جاتے اور پڑھتے ہیں) کی صورت میں اور میلادالنبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دِنوں میں تو ہر طرف ایک بہار کی صورت میں، یقین کریں واقعی یہ بہُت بڑا کام ہے مسلکِ حق اہلسنّت کا۔

دعوتِ اسلامی ایک جذبہ ہے

از۔ مولانا محمد مظفر حسین عاجزؔ (مہتمم دارالعلوم غوثیہ مہریہ صوت القرآن، تحصیل نکیال، کشمیر)

دعوتِ اسلامی جو راہِ عمل میں گامزن محبوبِ فطرت ہے لفظوں کے تسلسل کو محض رنگینی بیاں کا اُسلوب دے کر جذبوں میں تغیر پیدا کر دینا میرے نزدیک کسی اہمیت کا حامل نہیں۔ اسی طرح بکھرے ہوئے گلوں کی منتشر پتیوں کو لامقصدیت میں جوڑ دینا ضیاعِ وقت کے مترادف ہے۔ خالقِ کائنات کے حضور دُعا گو ہوں کہ میری تحریر کو وہ تاثیر دے جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے۔

جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

اِنسان کی قدر عمل کے حُسن سے ہے، اگر اِس کا دامن اچھے اعمال سے بھرا ہوا ہے تو اِس دُنیا میں بھی اس کی قدر ہے اور آخرت میں بھی اس کی عزّت۔ وہ فرد یا قوم جس کی زندگی عمل کے سوز سے خالی ہے وہ ایک بے معنی لفظ ہے۔ بے روح جسم ہے۔ گفتار کی روح کردار ہے اسی لیے نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِسلام کی دعوت دینے سے قبل اپنا حُسنِ کردار اہلِ مکہ کے سامنے رکھ دیا، گفتار کا حُسن بے مقصد اور بے معنی ہے اگر اس کے ساتھ کردار کی خوبی شامل نہ ہو، کردار ہو تو لفظوں کی شان اور شکوہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ **دعوتِ اسلامی** میری اس تحریر کی محتاج نہیں۔ کیونکہ

جوشِ کردار سے کھل جاتے ہیں تقدیر کے راز

عمل سے قوموں کے اندر جذبہ، جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ رواں دواں پانی تازہ رہتا

ہے۔ جب کہ ساکن پانی میں بدبُو پیدا ہو جاتی ہے۔ سکون تو قبر کی آغوش میں مل سکتا ہے۔ زندگی تو جدوجہد سے عبارت ہے۔ یہاں اِنسان حرکت وعمل سے آراستہ رہے تو بہتر ہے جو قومیں ہاتھ پر ہاتھ دھرے مستقبل کی مُنتظِر رہتی ہیں۔ مایوسی اور حسرت اِن کا مقدر بن جاتی ہے حرکت عمل ہی کو کہتے ہیں اور عمل سیرت وکردار کی بلندی سے اُبھرتا اور نِکھرتا ہے، صرف گفتار کے غازی قوموں کی تقدیر نہیں بدلا کرتے۔

ہم مسلمان اگر اپنے آپ کو رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سُنّتوں کا پیکر بنالیں تو کیا بات ہے کہ ہم بھی دُور سے پہچان لیے جائیں گے اور یاد دِلائیں گے کہ اے لوگوں ہمیں بتاؤ کربلا میں کون بغیر داڑھی کے تھا؟۔ کربلا میں کون بے نمازی تھا؟ بہتّر 72 میں سے کس نے شریعت چھوڑی تھی۔ ہم 72 کو نمونہ بنا کر گلی گلی جائیں گے۔ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سُنتوں کو عام کریں گے۔ مُحترم قارئین کرام **دعوتِ اسلامی** ایک تحریک ہی نہیں، ایک جَماعت ہی نہیں بلکہ **دعوتِ اسلامی** ایک جذبہ ہے۔

ہر دور کے فِرعون کو اِحساس دِلا دو
جذبہ کبھی پابندِ سلاسل نہیں ہوتا

دعوتِ اسلامی کا مِشن کیا ہے؟ یہ نوجوان کیا چاہتے ہیں؟ تو آؤ مَیں بتاتا ہوں، تحصیل نکیال کشمیر کے اندر جو مَیں نے دیکھا جو مَیں نے پَرکھا، وہ یہ ہے کہ **دعوتِ اسلامی** تمہیں **اَللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام کی طرف بُلانے کا ایک ذریعہ ہے، **دعوتِ اسلامی** تمہیں نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ

دعوتِ اسلامی جہاد بالنفس کی داعی

از۔ مولانا عبدالجلیل قادری (خطیب فیضانِ مدینہ مسجد، فتح پور، کشمیر)

سَرورِ کائنات فخرِ موجودات کے عنایت کئے ہوئے دینِ اسلام کو ہر دور میں ایسے مجاہدوں کی ضرورت رہی جو مجاہدانہ صفات کے ساتھ تبلیغ دین و اِحیاءِ سُنّت کا کام کرتے رہے ہیں۔ دورِ حاضر میں جب کہ جہاں سائنسی علوم حاصل کئے جارہے ہیں وہاں احکاماتِ دینِ متین سے روگردانی اور غفلت نے قوم مسلم کو اپنی مطلوبہ منزل سے دُور کر دیا۔ نوجوان نسل صرف دُنیا کی رنگینیوں میں محو ہو کر رہ گئی تھی کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا کرم ہوا کہ باب المدینہ کراچی پاکستان سے ایک ایسے مُجاہد اور اِسلام و طریقت کے داعی نے ایسے جہاد کا اِعلان کیا جو سب سے بڑا جہاد ہے۔ یعنی جہاد بالنفس، اس اِسلامی لشکر میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا کرم و فیضانِ مصطفٰے کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اتنا اِضافہ ہوا کہ آج پوری دُنیا میں ابلیس لعین اور نفس اَمّارہ کے خِلاف میدان گرم ہے۔ **مدنی قافلوں** کی برکت سے بڑی بڑی کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ کروڑوں کی تعداد میں بے نمازی، نمازی بن رہے ہیں۔ لا تعداد ڈیکلیرڈ (Declared) قاتل، فحش نوا، راہِ حق کے مسافر بن کر قرینِ اَدَب والے اور وفادار وعبادت گزار بن رہے ہیں۔ اِسی پر بس نہیں بلکہ حال ہی میں مردِ مجاہد کی کاوشوں کے نتیجہ میں بین الاقوامی مدنی مرکز باب المدینہ کراچی میں **مجلس المدینۃ العلمیۃ** اور **دارالافتاء اہلسنّت** کا قیام، مدنی مذاکروں کی بہاروں کے ساتھ ساتھ مَدَنی چینل کا قیام پوری دُنیا میں اِسلامی اِنقلاب لانے میں مصروف ہیں۔ مَدَنی چینل کی بہار سے بے شُمار کفار امیرِ **دعوتِ اسلامی** کے اِصلاحی بیانات اور

شریفانہ وکریمانہ عادات کو دیکھ کر حلقۂ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو بہت بڑی کامیابی، اس عظیم ترین کامیابی کا سہرا آسمانِ طریقت کے درخشندہ نجم محسن امیر اہلسنّت امیر دعوتِ اسلامی **حضرت مولٰنا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی** مُدَّظِلُّہُ العَالِی ہیں۔ جو فی زمانہ عاشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم و عاشقِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عاشقِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن ہیں۔ لاتعداد اسلامی بھائیوں کو حلقۂ مریدیت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں داخل فرما کر حقدارِ جنت بنانے میں مصروف ہیں۔

دُعا ہے کہ **امیرِ دعوتِ اسلامی** مُدَّظِلُّہُ العَالِی کا سایہ تاقیامت ہمارے سَروں پر قائم ودائم رہے اور خُدا اکریم عَزَّوَجَلَّ خوب خوب ان سے دِین کا کام لے، آمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

علیہ والہٖ وسلّم کی سُنّتوں کا پیکر بنانا چاہتی ہے، **دعوتِ اسلامی** تمہارے چہرے پر داڑھی دیکھنا چاہتی ہے، **دعوتِ اسلامی** تمہارے دِماغ کو رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا سودائی دیکھنا چاہتی ہے، **دعوتِ اسلامی** تمہارے دِل کو محبت رسُول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا محور دیکھنا چاہتی ہے، **دعوتِ اسلامی** چاہتی ہے کہ سَر سے مسجد آباد رہے اور یادِ مدینہ سے دِل آباد رہے، **دعوتِ اسلامی** تمہاری مسجدوں کو آباد دیکھنا چاہتی ہے، **دعوتِ اسلامی** کا مشن ہے کہ شادی ہو یا غمی، پیدائش ہو یا عقیقہ، اِن تمام کاموں میں غیر شرعی رسومات کو ترک کر کے **اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اور اُس کے رسُول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ذِکر کیا جائے اور ان کے اَحکامات کے مطابق ان اُمُور کو سرانجام دیا جائے۔

قارئین کرام! دعوتِ اسلامی کیا ہے؟ دعوتِ اسلامی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا نام ہے، **دعوتِ اسلامی** اچھائی کی طرف بُلاتی ہے، بُرائی سے روکتی ہے۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ **دعوتِ اسلامی** کا مشن اِسلامی ہے یا غیر اِسلامی؟ اگر اِسلامی ہے تو اِن کے ساتھ تعاون کریں۔ یہ مَیں نہیں کہتا بلکہ ربّ **عَزَّوَجَلَّ** قرآن پاک میں حکم دیتا ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (پ٦ المَآئِدَة ٢) اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو﴾ میڈیا کے ذریعے تبلیغ اِسلام کا کام وقت کی اہم ضرورت تھی۔ جسے **مَدَنی چینل** نے پورا کر دیا ہے۔ اِسی چینل پر آ کر کافی تعداد میں کافروں کے اِسلام قبول کرنے کی مصدقہ خبریں موصول ہوئی ہیں، **اللّٰہ** تعالیٰ **مَدَنی چینل** کو لازوال عروج عطا فرمائے اور تبلیغِ اسلام کا بہترین ذریعہ بنائے، آمین۔

مَدَنی چینل علماء مشائخ کی نظر میں

از۔ مولانا محمد طاہر رضا عطاری (فاضل دارالعلوم بھیرہ، ایم اے اسلامیات کراچی یونیورسٹی، ایم آئی بی ایف شیخ زید اسلامک سینٹر کراچی)

محلے میں اگر مجوسی (آگ پوجنے والا) ہوٹل کھول لے تو ہر فرد کو یہ سمجھانا بَہُت دُشوار ہوگا کہ اِس کافر سے گوشت یا گوشت والی کوئی سی بھی غذا لیکر مت کھاؤ کہ گناہ وحرام ہے۔ **اَنسب طریقہ یہ ہے** کہ اس مَحَلّے میں مسلمان ہوٹل کھول لے اگر ایسا کر لیا تو اب سمجھانا آسان ہو جائے گا کہ وہاں کے بجائے یہاں سے کھاؤ۔ اِسی طرح .T.V کا مُعامَلہ ہے، آج شاید ہی کوئی گھر .T.V سے خالی ہو اور ہر باشُعُور مسلمان یہ جانتا ہے کہ ہمارے معاشرے کی تباہی میں .T.V کا بَہُت اَہم کردار ہے! مُبَلِّغینِ دعوتِ اِسلامی نے .T.V کی تباہ کاریوں کے خلاف اچھی خاصی مُہم چلائی لیکن کماحَقُّہٗ کامیابی نہ پائی۔ چونکہ ہزار میں سے تقریباً نوسو ننانوے (999) افراد .T.V کے رسیا ہو چکے ہیں اور غالب اکثریت دنیا و آخرت کی بھلائی و بُرائی کی پرواہ کئے بغیر .T.V دیکھنے میں مشغول ہے۔ .T.V بینی میں دیوانگی کی حد تک دِلچسپی کی وجہ سے شیطان ان کے کردار کے ساتھ ساتھ اِسلامی اقدار پر بھی یلغار کر رہا ہے۔ اِسلام ہی کا لُبادہ اوڑھ کر بعض لوگ اسلام کو ماڈرن انداز میں پیش کرنے کی مذموم سعی کر رہے ہیں، اِسلام کی حقیقی روح مسلمانوں کے دِلوں سے نکالی جا رہی ہے۔ اب اگر ہم مساجد وغیرہ میں .T.V کی تباہ کاریاں بیان کرتے بھی ہیں تو اوّل تو بمشکل 5 فیصد مسلمان نَماز پڑھتے ہوں گے پھر ان میں بھی اِکّا دُکّا ہی مذہبی بیان سننے میں دِلچسپی لیتا ہے، **نیز** اسلامی بہنوں کو کون بیان سنائے؟ اگر لٹریچر چھاپتے ہیں تو دِینی مُطالَعَہ کرنے والوں کی تعداد مایوس کُن حد تک کم ہے! ان نامُساعِد حالات میں اس بات کا

شِدّت سے اِحساس ہوا کہ مسلمانوں کی اِصلاح کا دائرہ کار اگر صِرف مساجِد اور اِجتماعات وغیرہ تک محدود رکھا تو اُمّت کی غالِب اکثریّت تک ہمارا دَرْدبھرا پیغام پہنچ ہی نہیں پائے گا اور طاغوتی طاقتیں یکطرفہ طور پر اپنے مختلف چینلز کے ذریعے مسلمانوں کو گمراہ کرتی رہیں گی۔ اغلب گمان یہی ہے کہ مسلمانوں کے گھروں سے .T.V نکلوانا ممکن نہیں بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تا کہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے۔عین اِسی طرح .T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہوا جائے اور ان کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے اور انہیں گناہوں اور گمراہیوں کے سیلاب سے خبردار کیا جائے۔ چُنانچِہ جب معلوم ہوا کہ اپنا .T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصد اِسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** نے خوب جِدّ وجُہد کر کے رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۹ھ (2008ء) سے مَدَنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج آنے لگے۔ یقیناً اس کی یہ بَرَکت تو بچّہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب تک مَدَنی چینل گھر یا دفتر وغیرہ کے .T.V میں آن رہے گا کم از کم اُس وقت تو مسلمان دوسرے گناہوں بھرے چینلز سے بچے رہیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہماری توقُّع سے زیادہ مَدَنی چینل کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ دُنیا کے مختلف مقامات سے روزانہ ہزاروں مبارکبادیوں اور حوصلہ اَفزائیوں کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے وسیع دائرہ کار کو حُسن وخوبی چلانے

کیلئے مختلف ملکوں اور شہروں میں مُتَعَدَّد مجالس بنائی گئی ہیں۔ مِنجُملہ **مَجلِسِ رابِطَہ بِالْعُلَماءِ وَالْمَشَائِخ** بھی ہے جو کہ اکثر عُلَمائے کرام پر مُشتَمِل ہے۔اس کے مقاصد میں علماء ومشائخ اہلسنّت سے روابِط مضبوط کرنا ہے۔اس مجلس کے ذریعے ملک اور بیرونِ ملک سے علماء ومشائخ کرام کے مَدَنی چینل کے بارے میں **گیارہ سو سے** زائد تحریری تأثرات موصول ہوئے ہیں۔ان میں سے صرف 37 تأثرات کے **اِقتِباسات** حسبِ ذیل ہیں:

مَدَنی چینل کے بارے میں عُلَماء ومشائخ کے تأثُرات کے اِقتِباسات

(1) خلیفہ مجاز حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا پیر سید مراتب علی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(شیخ الحدیث جامعہ رضویہ قمر المدارس گوجرانوالہ)

مَدَنی چینل کا اِجراء بہُت ہی بہتر ہے۔ مسلکِ اہلسنّت کی تبلیغ کے لئے مدد ملے گی، پوری دُنیا میں اہلسنّت کے مسلک کا چرچا ہوگا اور وقت کی اہم **ضرورت** ہے۔

(2) شہزادۂ غزالیٔ زماں حضرت پروفیسر پیر سید مظہر سعید شاہ کاظمی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ سعیدیہ کاظمیہ، مَدِینَۃُ الاَولِیاء ملتان، پنجاب، پاکستان)

فقیر راقم الحروف بارگاہِ ربُّ العزّت میں **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے جو مَدَنی چینل کا اِجراء ہوا ہے، اس کیلئے دُعاگو ہے۔

(3) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد التواب صدیقی اچھروی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، وسجادہ نشین آستانہ عالیہ مناظر اعظم، مرکز الاولیاء لاہور)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا نیٹ ورک پہلے ہی بڑا وسیع تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب مَدَنی چینل نے دعوتِ اسلامی، دعوتِ سُنّت کو اور زیادہ وسیع کر دیا ہے۔

(4) شارِحِ حدائقِ بخشش حضرت مولانا مفتی غلام حسن قادری مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(مفتی دار العلوم حزب الاحناف، دربار روڈ، مرکز الاولیاء لاہور)

مدنی چینل کے آغاز کا سن کر مجھے مسرت ہوئی۔ حضرت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے وقت کے تقاضوں کے عین مطابق ایک بہُت مفید کام کا آغاز فرمایا ہے۔

(5) شارحِ سلامِ رضا حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(جامعہ اسلامیہ، مین بلیوارڈ، ایچی سن ہاؤسنگ سوسائٹی ٹھوکر نیاز بیگ، مرکز الاولیاء لاہور)

مَدَنی چینل کا اِجراء ملک وقوم کے لئے ایک بہترین عطیہ ہے، عوام کو اس سے خوب اِستفادہ کرنا چاہیے

(6) شہیدِ اہلسنّت حضرت مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ازہری رحمۃ اللہ علیہ

(مرکزی ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان و مہتمم جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاھو، مرکز الاولیاء لاہور)

مَدَنی چینل کے قیام پر اِنتہائی خوشی ہوئی، یہ ایک بہُت بڑا میدان جو تبلیغی اِعتبار سے خالی چلا آ رہا تھا اُس کو پُر کرنے کی عملی کوشش کی گئی ہے۔

(7) مترجِمِ کُتبِ کثیرہ حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(جامعہ ہجویریہ، دربارِ عالیہ حضرت داتا گنج بخش، مرکز الاولیاء لاہور)

آج کے اس پُرفتن اور لادِینیت کا پرچار کرنے والے نام نہاد اسکالرز کی یلغار کے دور میں دعوتِ

اسلامی کے مَدَنی چینل کاؤ جو دروشنی کا مینار ہے۔

(8) سفیرِ رضا حضرت مولانا پیرزادہ اقبال احمد فاروقی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(مدیر ماہنامہ ''جہانِ رضا'' وسرپرست مرکزی مجلسِ رضا و مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور)

مَدَنی چینل **دعوتِ اسلامی** کا ایک نیا اندازِ تبلیغ ہے۔ جسے رات کے وقت بعض مواقع پر دیکھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ میرا خیال ہے اب عالمی سطح پر لوگ دیکھ سکیں گے اور مسائل سے واقِف ہوں گے۔

(9) حضرت مولانا مفتی محمد اشفاق احمد رضوی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(خلیفہ مجاز آستانہ محدث اعظم پاکستان ، خطیب الحراء مسجد سلو، برطانیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی چینل کا دعوتِ اسلامی نے اِجراء فرمایا ہے جو کہ آج کے دور میں دین و دنیا میں کامیابی کا ایک بہت ہی اَحسن اِقدام ہے

(10) نیّرِ اہلسنّت حضرت مولانا پیر ابوالرضا اللہ بخش نیّر مجددی چشتی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

(خلیفہ مجاز **حضور سبحانی میاں** سجادہ نشین خانقاہ رضویہ بریلی شریف ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ پاکستان)

مَدَنی چینل مبارک، نیک اور مستحسن کام ہے جس کے ذریعے تبلیغ دین کا کام باحسنِ وُجوہ ہو رہا ہے۔ فقیر کو **دعوتِ اسلامی** سے قلبی محبت ہے۔ خدا اس محبت کو قائم رکھے۔ آمین

(11) حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر سید شاہد علی نورانی رضوی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(نبیرہ خلیفہ اعلیٰ حضرت **سید ایوب علی رضوی** علیہ رحمۃ القوی حال مقیم باغبانپورہ مرکز الاولیاء لاہور)

مَدَنی چینل عالمِ اسلام کے مسلمانوں اور بالخصوص اہل پاکستان کیلئے رہنمائی کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

(12) اُستاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللطیف مجددی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(خلیفہ مجاز حضور مفتی عزیز احمد بدایونی ضیائی ، شیخ الحدیث دار العلوم جامعہ نعیمہ مرکز الاولیاء لاہور)

مَدَنی ہاشمی میاں دامت برکاتہم العالیہ تصویر کی حرمت کے قائل ہونے کے باوجود اس چینل کی تصویر کو جائز فرماتے ہیں، اگر کوئی شخص ان کے فتویٰ کے پیش نظر فائدہ دینی پر عمل کرتا ہے تو اس کو لائقِ ملامت سمجھنا صحیح نہیں کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اَوْ کَمَا قَالَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیش نظر

(13) خلیفہ مفتی اعظم ہند مفتی غلام سرور قادری بخاری رحمة الله علیه

(جامعہ رضویہ ٹرسٹ وخانقاہ قادریہ نوریہ ماڈل ٹاؤن مرکز الاولیاء لاہور)

یہ سن کر خوشی ہوئی کہ مولانا محمد الیاس قادری زید مجدہ کی سرپرستی وقیادت میں مَدَنی چینل کے نام سے ایک چینل شروع ہوا ہے۔ میں اس پر مولانا موصوف اور ان کے رفقاء اور دعوت اسلامی کے احباب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

(14) خلیفہ مفتی اعظم ہند وقطب مدینہ مفتی محمد عبد الشکور رضوی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ رضویہ محلّہ فیض آباد، تحصیل وضلع مانسہرہ ، پاکستان)

مَدَنی چینل کے اِجراء پر مُسرَّت کا اظہار اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(15) حضرت مولانا مفتی محمد نعیم اختر نقشبندی رضوی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(خلیفہ حضور حبیب میاں خانقاہ رضویہ بریلی شریف، مہتمم دار العلوم حبیبیہ رضویہ کامونکی، گوجرانوالہ)

اِسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی چینل کا آغاز خوش آئندہ قدم ہے۔

(16) تلمیذ محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت پیر سید منظور احمد شاہ بخاری قادری رحمۃ اللہ علیہ

(بانی دار العلوم حنفیہ غوثیہ عارف والا ضلع پاکپتن شریف، پاکستان)

اَللّٰہ عزوجل مولانا الیاس عطارؔ قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے اس عظیم مشن جو انہوں نے بُرائی کے مقابلے میں مَدَنی چینل کی صورت میں شروع کیا ہے میں سوچ رہا ہوں کہ اس مَدَنی چینل کو ہر گھر میں کیسے رائج کروں تا کہ باقی چینل بند ہو جائیں۔

(17) شہزادۂ شارحِ مؤطا امام محمد، حضرت مولانا رضائے مصطفیٰ مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(مہتمم جامعہ رسولیہ شیرازیہ، مرکز الاولیاء لاہور)

توقع ہے مَدَنی چینل سے دِین کی دعوت اور مسلکِ اہلسنّت و جماعت کی اِشاعت کا پیغام عوام تک پہنچے گا۔ **دعوتِ اسلامی** کی خوش بختی ہے کہ عالم باعمل عالمی مُبلّغ اسلام بانیٔ **دعوتِ اسلامی** امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا **محمد الیاس عطارؔ** قادری دامت برکاتہم العالیہ کی زیرِ قیادت سُنّتوں کے فیضان کا یہ قافلہ اپنی منزل کی طرف رَواں دَواں ہے۔

(18) مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(صدر تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان وچیئرمین رویت ہلال کمیٹی پاکستان و مہتمم دار العلوم نعیمیہ کراچی)

یہ جان کر مَسرَّت ہوئی کہ **دعوتِ اسلامی** نے مَدَنی چینل کے نام سے ایک اِسلامی تبلیغی چینل کا آغاز کیا ہے، مَیں انہیں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔

(19) شاعرِ اہلسنّت حضرت مولانا پروفیسر محمد اکرم رضا مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(شعبہ تعلیمات اسلامیہ، گورنمنٹ کالج، گوجرانوالہ، پاکستان)

دعوتِ اسلامی بِحَمْدِ اللّٰہ وَعَوْنِہٖ اپنی بلند پایہ کوششوں، گرانقدر کاوشوں، اَنتھک محنتوں، بے مثال سرفروشیوں اور باکمال ریاضتوں کی بدولت اُمتِ مُسلِمہ سے بالعموم اور دیگر اقوام عالم سے بالخصوص جس خوبصورت بامقصد اور لائق صد تحسین انداز میں اپنا وجود تسلیم کرواچکی ہے اور جس جامعیت اور ہمہ گیریت کے ساتھ تعمیر شخصیت اور اصلاح معاشرہ کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ مَدَنی چینل اس انداز اور جامعیت کا ایک اِنتہائی اہم تقاضہ تھا جو حُسن وخوبی پورا ہوا۔

(20) ادیب اہلسنّت حضرت مولانا سید صابر حسین شاہ بخاری القادری مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(خلیفہ حضور سجانی میاں وعلامہ شرف قادری، سربراہ ادارہ فروغ افکار رضا، بُرہان شریف، ضلع اٹک، پاکستان)

اَلْحَمْدُ للّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرت امیر اہلسنّت مدظلہ العالی نے مَدَنی چینل کا اِجراء فرما کر وقت کی اَہم ضرورت کو پورا فرمادیا ہے بے شک یہ روشنی کی ایک کرن ہے۔

(21) فخر اہلِ چشت حضرت صاجبزادہ غلام معین الدین نظامی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی، چشتیاں شریف، ضلع بہاولنگر)

مَدَنی چینل کا آغاز تو دعوتِ اسلامی کا ایسا اقدام ہے جو ''ضرورتِ وقت'' ہے۔

(22) محقق اہلسنتِ حضرت مولانا پیر سید محمد فاروق القادری مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(سجادہ نشین خانقاہ قادریہ، گڑھی اختیار خان، رحیم یار خان، پاکستان)

مَدَنی چینل کا آغاز دعوتِ اسلامی کا بہت ہی بَروقت، منفرد اور خُصوصی کارنامہ ہے۔ اس کا سارا سہرا بانیٔ دعوتِ اسلامی، امیر اہلسنّت، منظورِ نگاہِ رِسالت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس قادری عطار رضوی

دامت برکاتہم العالیہ اوران کی ساری ٹیم کے سر ہے۔

(23) حضرت مولانا مفتی مشتاق احمد چشتی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(مفتی وشیخ الحدیث جامع غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف، اسلام آباد، پاکستان)

مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے ٹی وی پر مَدَنی چینل کا پروگرام شروع کیا ہے۔ یہ پروگرام اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اہل سُنّت و جماعت کا بہترین ترجمان ثابت ہوگا۔

(24) خلیفہ محدِّث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شریف رضوی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(مہتمم جامعہ سعیدیہ رضویہ انوارالحدیث، حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)

مَدَنی چینل جناب حضرت مولانا الیاس عطّار قادری مُدَّظِلُّہُ العَالِی کی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا ایک مُستَحسَن اِقدام ہے۔

(25) خلیفہ قطب مدینہ حضرت مولانا سید محمد عبدالخالق شاہ چشتی قادری مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(آستانہ دربار عالیہ چشتہ صابریہ قادریہ، چک نمبر 267/E-B بورے والا، ضلع وہاڑی)

مَیں دعوتِ اسلامی اور بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی صاحب کو مَدَنی چینل کے آغاز پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(26) جگر گوشہ کرمانوالی سرکار پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف، اوکاڑہ، پنجاب، پاکستان)

سوادِاعظم اہلسنّت کَثَّرَھُمُ اللہ تعالیٰ کی بہتری وبقا کے لیے امیر اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت

علامہ مولانا محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی مُدَّظِلُّهُ العَالِی کا خاص مذہبی و دینی تعلیمات کی اِشاعت کے لیے مَدَنی چینل کا اِجراء بلاشک وشُبہ اہلسنّت کیلئے کسی نعمت سے کم نہیں۔

(27) مناظر اہلسنّت حضرت مولانا افتخار حبیبی نقشبندی شہید علیہ رحمۃ اللہ القدیر

(جامعہ اسلامیہ نوریہ ٹرسٹ، منوجان روڈ، ہدہ کوئٹہ، بلوچستان، پاکستان)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ ! دعوتِ اسلامی کا میڈیا پر آنا بہت ہی مثبت اِقدام ہے، اس سے پوری اُمتِ مُسلِمہ کو اِسلامی تعلیمات سیکھنے کا موقع مَیسَّر آئے گا۔

(28) خلیفہ تاج الشریعہ اَزہری میاں الحاج محمد حنیف طیب مُدَّظِلُّهُ العَالِی

(صدر نظامِ مصطفٰے پارٹی، باب المدینہ کراچی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی چینل عوام النّاس میں فروغِ جذبۂ عشقِ رسُول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے شب وروز کوشاں ہے۔

(29) خلیفہ علامہ اختر رضا خان ازہری مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مُدَّظِلُّهُ العَالِی

(شیخ الحدیث ومہتمم جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام، داروغہ والا، مرکز الاولیاء لاہور)

اِسلامی تعلیمات کے لئے یہ طریقۂ تبلیغ اِختیار کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اِس سلسلہ میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ چُنانچہ اِسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مَدَنی چینل میدانِ عمل میں اُترا ہے۔ اللہ تعالٰی اسے مقاصدِ حسنہ میں کامیابی عطا فرمائے، آمین۔

(30) شہزادۂ خلیفہ حجۃ الاسلام حضرت صاحبزادہ سیّد نور الحسن جیلانی مُدَّظِلُّهُ العَالِی

(غوثیہ چوک، امریکن کوارٹر، حیدرآباد، باب الاسلام سندھ، پاکستان)

مَدَنی چینل خُوب تبلیغِ دین اور حُبِّ رسُول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شمع قلُوب میں فروزاں کرنے کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔

(31) خلیفہ محدثِ اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شریف رضوی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(شیخ الحدیث جامعہ سراجیہ رضویہ، جھنگ روڈ، بھکر، پنجاب، پاکستان)

بِحَمْدِہٖ تعالیٰ مَدَنی چینل کے تمام کے تمام پروگرام خالصتاً مذہبی اور اِصلاحی ہوتے ہیں۔ اور ہماری دُعا ہے کہ یہ چینل ہمیشہ اسی طرح مسلکِ حق اہلسنّت وجماعت کی خدمت کرتا رہے،

(32) نبیرۂ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سید وجاہت رسُول قادری مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، صدر، باب المدینہ کراچی)

دعوتِ اسلامی سُنّتوں کی ترویج اچھے اَنداز میں کررہی ہے۔ مَدَنی چینل کے ذریعے سُنّتیں پھیلارہی ہے

(33) خلیفہ قطب مدینہ، خطیب اہلسنت حضرت مولانا الٰہی بخش ضیائی رحمۃ اللہ علیہ

(شاداب کالونی، علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو مرکز الاولیاء لاہور)

اللہ عَزَّوَجَل دعوتِ اسلامی کے مدنی چینل کو نظرِ بد سے بچائے۔ امین

(34) امام الصرف والنحو استاذ العلماء حضرت مولانا محمد ہاشم نوری مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(سابق مدرس دارالعلوم حنفیہ نوریہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ)

اللہ کریم جل وعلیٰ مدنی چینل کو خلق خدا عزوجل کے لیے نافع بنائے اور اس کو نظرِ بد سے محفوظ رکھے،

ماشاءاللہ عَزَّوَجَلَّ احسن اقدام ہے۔

(35) حضرت مولانا مفتی فتح محمد باروزئی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(رکن مجلس عاملہ تنظیم المدارس پاکستان، مہتمم جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ، بی بلوچستان، پاکستان)

دین اسلام کی اشاعت وحقانیت کے لئے تبلیغی صورت میں **دعوت اسلامی** کا یہ اِقدام بصورت مَدَنی چینل بہت ہی مُفید ہے۔

(36) حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، مرکز الاولیاء لاہور)

مَدَنی چینل کے بارے میں علمائے کرام کے تأثُّرات سے واضح ہوتا ہے کہ اسے بہت سراہا جارہا ہے۔دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امیرِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطّار قادری ضیائی مُدَّظِلُّہُ العَالِی کی اِس تحریک کومزید کامرانیوں سے بہرہ مند فرمائے، آمین۔

(37) خلیفہ تاج الشریعہ اَزہری میاں حضرت مولانا مفتی سید محمد عظمت علی شاہ مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(مفتی دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد باب الاسلام، سندھ، پاکستان)

دِین اِسلام کی نشرواشاعت اوراس کی ترویج کے لئے **دعوتِ اسلامی** کامَدَنی چینل ایک اَہم کردار ادا کررہا ہے۔نیز عوامِ اہلسنّت کے عقائداور اَعمال کی دُرُستی کے لئے بھی بہترین ذریعہ قرار دیا جاسکتا ہے

دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات

(ماخوذ از رسالہ دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں)

اللہ رحیم عَزَّوَجَلَّ نے اُمّتِ محبوبِ کریم علٰی صاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّسلیم کو ہر دور میں ایسی نابِغۂ رُوزگار ہستیاں عطا فرمائیں جنہوں نے نہ صرف خُود اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنے) کا مقدّس فریضہ بطریقِ اَحسن انجام دیا بلکہ مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے کا ذِہن دیا۔ اُنہی میں ایک ہستی شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ بھی ہیں جنہوں نے ۱۴۰۱ھ بمطابق 1981ء میں بابُ المدینہ (کراچی) میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی کام کا آغاز اپنے چند رُفقاء کے ساتھ کیا۔ آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ خوفِ خدا و عشقِ رسول، جذبۂ اتباعِ قرآن وسنّت، جذبۂ احیاءِ سنّت، زُہد وتقوٰی، عَفْو ودرگزر، صبر وشکر، عاجزی وانکِساری، سادَگی، اِخلاص، حُسنِ اَخلاق، دُنیا سے بے رغبتی، حفاظتِ ایمان کی فکر، فروغِ علمِ دین، خیر خواہیِ مسلمین جیسی صفات میں یادگارِ اسلاف ہیں۔ آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے اِس مَدَنی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے ذریعے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوان اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کردیا، کئی بگڑے ہوئے نوجوان توبہ کرکے راہِ راست پر آگئے، بے نمازی نہ صرف نمازی بلکہ نَمازیں پڑھانے والے (یعنی اِمام مسجد) بن گئے، ماں باپ سے نازیبا رَوَیّہ اختیار کرنے والے باادب

ہو گئے، کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو **نورِ اسلام** نصیب ہوا، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواہش مند **کعبۃُ المُشرَّفہ و گنبدِ خضریٰ** کی زیارت کے لئے **بیقرار** رہنے لگے، دنیا کے بے جا غموں میں گھلنے والے فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ کے **حامل** بن گئے، فُحش رَسائل اور پھوہڑ ڈائجسٹوں کے شائقین عُلمائے اَہلسنّت دَامَتْ فُیُوضُھُم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا **مطالعہ کر** نے لگے، تفریح کی خاطر سفر کے عادی مدنی قافلوں میں **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ راہِ خدا میں سفر کرنے والے بن گئے اور محض دنیا کی دولت اکٹھی کرنے کو مقصدِ حیات سمجھنے والوں نے اس مَدَنی مقصد کو اپنا لیا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''**

دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کی ایک جھلک

(۱) **150 مُمالِک:** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' تادمِ تحریر دنیا کے تقریباً **150 ممالک** میں اپنا **پیغام** پہنچا چکی ہے اور **آگے کوچ** جاری ہے۔

(۲) **غیر مسلموں میں تبلیغ:** لاکھوں بے عمل مسلمان، نمازی اور **سُنّتوں کے عادی** بن چکے ہیں۔ **مختلف ممالک** میں **غیر مسلم** بھی مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں **مشرف بہ اسلام** ہوتے رہتے ہیں۔

(۳) **مَدَنی قافِلے:** ''عاشقانِ رسول'' کے سُنّتوں کی تربیّت کے بے شمار **مَدَنی قافلے** مُلک بہ مُلک شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفر کرکے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے ہیں اور **نیکی کی دعوت** کی دُھو میں مچا رہے ہیں۔

(۴) **مَدَنی تربیّت گاھیں**: مُتَعَدِّد مقامات پر تربیَّت گاہیں قائم ہیں جن میں دُور و نزدیک سے اسلامی بھائی آ کر قِیام کرتے، **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت میں سنّتوں کی تربیت پاتے اور پھر قُرب وجَوار میں جا کر ''نیکی کی دعوت'' کے **مدنی پھول** مہکاتے ہیں۔

(۵) **مساجِد کی تعمیر**: کے لیے ''مجلسِ خُدّام المساجِد'' قائم ہے، ملک و بیرونِ ملک **مُتَعَدِّد مساجد کی تعمیرات** کا ہر وَقْت سلسلہ رَہتا ہے، کئی شہروں میں مَدَنی مراکز ''فیضانِ مدینہ'' کی تعمیرات کا کام بھی جاری ہے۔

(۶) **آئمّہ مساجِد**: بے شمار مساجِد کے امام و مُؤَذِّنین اور خادِمین کے تقرُّر کے ساتھ ساتھ مُشاہَرے (تنخواہوں) کی ادائیگی کا بھی سلسلہ ہے۔

(۷) **گُونگے بَہرے اور نابِینا** (**خصوصی اسلامی بھائی**): ان کے اندر بھی **مَدَنی کام** ہو رہا ہے اور ان کے **مَدَنی قافلے** بھی سفر کرتے رہتے ہیں۔ نیز نابینا اور گونگے بہروں میں ''مدنی کام'' بڑھانے کیلئے اشاروں کی زبان سکھانے کے لئے عمومی یعنی نارمل اسلامی بھائیوں میں وقتاً فوقتاً 30,30 دن کے کورسز بنام **قفلِ مدینہ کورس** کروائے جاتے ہیں۔

(۸) **جَیل خانے**: قَیدیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے جَیل خانوں میں بھی مدنی کام کی ترکیب ہے۔ کراچی سینٹرل جیل میں قیدیوں کو عالم بنانے کیلئے جامعۃُ المدینہ کا بھی سلسلہ ہے۔ کئی ڈاکو اور جُرائم پیشہ افراد جیل کے اندر ہونے والے مَدَنی کاموں سے مُتأثِّر ہو کر **تائب** ہونے کے بعد رِہائی پا کر عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں کے مسافر بننے اور سُنّتوں بھری زندگی گزارنے کی سعادت

پار ہے ہیں، آتشیں اسلحے کے ذریعے اندھا دُھند گولیاں برسانے والے اب سُنّتوں کے مَدَنی پھول برسا رہے ہیں! مُبَلِّغین کی انفرادی کوششوں کے باعث **کفار قیدی بھی مُشرَّف بہ اسلام** ہورہے ہیں۔

(۹) **اجتماعی اِعتکاف:** دُنیا کی بے شُمار مساجد میں ماہِ رَمَضانُ المبارک کے 30 دن اور **آخری عَشرہ میں اِجتماعی اِعتِکاف** کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی **علمِ دین حاصل** کرتے، سُنّتوں کی تربیت پاتے ہیں۔ نیز کئی مُعتکِفین چاندرات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بن جاتے ہیں۔

(۱۰) ہفتہ وار، (۱۱) صوبائی اور (۱۲) حج کے بعد سب سے بڑا سنتوں بھرا اجتماع: دنیا کے مختلف مُمالک میں ہزاروں مقامات پر ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے علاوہ عالَمی اور صوبائی سطح پر بھی سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔ جن میں ہزاروں، لاکھوں عاشِقانِ رسول شرکت کرتے ہیں اور اجتماع کے بعد خوش نصیب اسلامی بھائی سُنّتوں کی تربیت کے **مدنی قافلوں** کے مسافر بھی بنتے ہیں۔ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف (پاکستان) میں واقع **صَحرائے مدینہ** کے کثیر رَقبے پر ہر سال 3 دن کا بینَ الاقوامی سُنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے، جس میں دُنیا کے کئی مَمالِک سے مَدَنی قافلے شرکت کرتے ہیں۔ بلا شُبہ یہ مسلمانوں کا حج کے بعد سب سے بڑا سُنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے۔

(۱۳) **اسلامی بہنوں میں مَدَنی اِنقلاب:** اسلامی بہنوں کے بھی شَرعی پردے کے

ساتھ مُتَعَدِّد مقامات پر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔ **لاتعداد بے عمل اسلامی بہنیں باعمل،** نمازی اور **مَدَنی بُرقعوں کی پابند** ہوچکی ہیں۔ دُنیا کے مختلف مَمالِک میں گھروں کے اندران کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرَسۃُ المدینہ (بالغات) بھی لگائے جاتے ہیں، ایک اندازے کے مطابق تادمِ تحریر پاکستان بھر میں اسلامی بہنوں کے **3268** مدرَسے تقریباً روزانہ لگتے ہیں جن میں **40453** اسلامی بہنیں قراٰن پاک، نماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذمہ دار اِسلامی بہنوں کی مدنی تربیت کے لیے ملک کے مختلف مقامات پر **''قرآن وحدیث کورس''** اور بابُ المدینہ (کراچی) میں 12 دن کے **تربیتی کورس** کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔

(۱٤) **مَدَنی اِنعامات:** اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں اور طَلَبہ کوفرائض وواجبات، سُنَن ومُستحبّات اور اَخلاقِیات کا پابند بنانے اور مُہلِکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال) سے بچانے کے لیے **مدنی انعامات** کی صورت میں ایک **نظامِ عمل** دیا گیا ہے۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ ''مدنی انعامات'' کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل **''فکرِ مدینہ''** یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر جیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں **اِس پُر فتن دَور** میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریق کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام **''مَدَنی انعامات''** بصورتِ سُوالات مُرتَّب کیا گیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے **72**، اسلامی بہنوں کیلئے **63**، طَلَبۂ علمِ دین کیلئے **92**، دینی طالِبات کیلئے **83**، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں

کیلئے **40** جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے **27 مَدَنی اِنعامات** ہیں۔

(۱۵) **مَدَنی مُذاکَرات:** بسااوقات ''مدنی مذاکرات'' کے اجتماعات کا اِنعِقاد بھی ہوتا ہے جس میں عقائدواعمال، شریعت وطریقت، تاریخ وسیرت، طِبابت وروحانیت وغیرہ **مختلف موضوعات** پر پوچھے گئے سُوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ (یہ جوابات خودامیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ دیتے ہیں)

(۱۶) **رُوحانی علاج اور اِستِخارہ:** دکھیارے مسلمانوں کا تعویذات کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ علاج کیا جاتا ہے۔ تادمِ تحریر ماہانہ 3 لاکھ سے زائد تعویذات اور اوراد و وظائف، 30 ہزار سے زائد مکتوبات اور کم وبیش 31 ہزار استخارے بھی کئے جاتے ہیں۔

(۱۷) **حُجّاج کی تربیّت:** حج کے مَوسِمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں مُبلِّغینِ دعوتِ اسلامی **حاجیوں کی تربیت** کرتے ہیں۔ حج وزیارتِ مدینۂ منورہ میں رہنمائی کے لیے مدینے کے مسافروں کو مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **حج کی کتاب** ''رفیق الحرمین'' بھی **مفت** پیش کی جاتی ہے۔

(۱۸) **تعلیمی ادارے:** تعلیمی اداروں مثلاً دینی مدارِس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ وطَلَبہ کو میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنّتوں سے رُوشناس کروانے کے لیے بھی مَدَنی کام ہورہا ہے۔ بے شمار طلبہ سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں نیز مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے رہتے ہیں، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ متعدد دنیوی علوم کے دلدادہ **بے عمل طلبہ**، **نمازی اور سُنّتوں کے عادی** ہوگئے۔

(۱۹) **جامِعۃُ المدینہ:** اس وقت دنیا کے مختلف ممالک مثلاً پاکستان، ہند، جنوبی افریقہ،

انگلینڈ میں متعدد جامعات المدینہ قائم ہیں ،جن میں 167 سے زائد جامعات صرف پاکستان میں ہیں ان کے ذریعے کم وبیش 7,500 اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولتوں کے ساتھ)''درس نظامی''(عالم کورس)اور تقریباً 3,098 اسلامی بہنوں کو''عالمہ کورس'' کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔اہلسنّت کے مدارس کے مُلک گیر ادارہ تنظیم المدارس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے امتحانات میں برسوں سے تقریباً ہر سال''دعوتِ اسلامی'' کے جامعات کے طَلَبہ اور طالبات پاکستان میں **نمایاں کامیابی** حاصل کرکے بسااوقات اول ،دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔

(۲۰) **مدرَسۃُ المدینہ**: اندرون وبیرون مُلک حفظ وناظرہ کے لاتعداد مدارِس بنام ''مدرسۃ المدینہ'' قائم ہیں۔پاکستان میں تادمِ تحریر کم وبیش **75 ہزار** مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔

(۲۱) **مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان)**: اسی طرح مختلف مساجد وغیرہ میں عُمُوماً بعد نمازِ عشاء **ہزارہا مدرسۃ المدینہ** کی ترکیب ہوتی ہے جن میں اسلامی بھائی صحیح مخارِج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرانِ کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے ،نمازیں وغیرہ دُرُست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔

(۲۲) **شِفاخانے**: محدود پیمانے پر شِفاخانے بھی قائم ہیں جہاں بیمار طلبہ اور مَدَنی عملے کا **مفت علاج** کیا جاتا ہے،ضرورتاً داخل بھی کرتے ہیں نیز حسبِ ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی

ترکیب بنائی جاتی ہے۔

(۲۳) **تَخَصُّص فِی الْفِقْه:** یعنی ''مفتی کورس'' اور **تَخَصُّص فِی الْفُنُون** '' کا بھی سلسلہ ہے جس میں مُتَعَدِّد عُلَمائے کرام **اِفتاء کی تربیت** اور مخصوص علمی فن کی مہارت پا رہے ہیں۔

(۲٤) **شریعت کورس وتِجارت کورس:** ضَروریاتِ دین سے رُوشناس کروانے کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں مثلاً اپنی نوعیت کا **مُنفرِد ''شریعت کورس''** اور **''تجارت کورس''** وغیرہ۔

(۲۵) **مجلسِ تَحقیقاتِ شَرعِیّہ:** مسلمانوں کو پیش آمدہ جدید مسائل کے حل کے لئے **مجلسِ تحقیقاتِ شَرعِیّہ** مصروفِ عمل ہے جو کہ دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین عُلَماء ومفتیانِ کرام پر مُشتمل ہے۔

(۲٦) **دارُالاِفتاء اھلِ سُنّت:** مسلمانوں کے شرعی مسائل کے حل کے لیے مُتَعَدِّد ''دارُالاِفتاء'' قائم کئے گئے ہیں جہاں دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین مفتیانِ کرام، بالمشافہ، تحریری اور مکتوبات کے ذریعے شرعی مسائل کا حل پیش کررہے ہیں۔ اکثر فتاوٰی کمپیوٹر پر کمپوز کر کے دیئے جاتے ہیں۔

(۲۷) **انٹرنیٹ:** انٹرنیٹ کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذریعے دنیا بھر میں **اسلام کا پیغام** عام کیا جارہا ہے۔

(۲۸) **ھاتھوں ھاتھ دارُالاِفتاء اھلِ سُنّت:** دعوتِ اسلامی کی ویب

سائٹ www.dawateislami.net میں دارُالافتاء اہلِ سُنّت پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے **مسائل کا حل** بتایا جاتا، کفّار کے اسلام پر **اعتراضات کے جوابات** دیئے جاتے اور اِن کو **اسلام کی دعوت** پیش کی جاتی ہے۔ نیز دنیا بھر سے کئے جانے والے سوالات کے رات دن ہاتھوں ہاتھ فون پر جوابات دیئے جاتے ہیں ۔(وہ فون نمبر یہ ہے: 0213-4940443)

(۲۹،۳۰)**مکتبۃ المدینہ اور المدینۃُ العلمیۃ**: ان دونوں اداروں کے ذریعے سرکارِ اعلیٰحضرت عَلَیہِ رَحمَۃُ ربِّ العِزّت اور دیگر **عُلَمائے اہلسنّت کی کتابیں** زیورِ طَبع سے آراستہ ہوکر **لاکھوں لاکھ** کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنّتوں کے پھول کِھلا رہی ہیں ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اپنے پریس (Press) بھی قائم ہیں۔ نیز سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کی لاکھوں کیسٹیں (آڈیو، ویڈیو) بھی دنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں۔

(۳۱)**مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل**: غیر محتاط کُتب چھاپنے کے سبب اُمّتِ مُسلِمہ میں پھیلنے والی غلط فہمیوں اور شرعی غلطیوں کے **سدِّ باب** کے لیے ''مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل'' قائم ہے جو مُصَنِّفین ومُؤَلِّفین کی کُتُب کو عقائد، کفریات، اَخلاقیات، عَرَبی عبارات اور فقہی مسائل کے حوالے سے ملاحَظہ کرکے سند جاری کرتی ہے۔

(۳۲)**مختلف کورسز**: مُبَلِّغین کی **تربیت** کے لیے مختلف کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے مثلاً 41 دن کا مدنی قافلہ کورس، 63 دن کا تربیتی کورس، گونگے بہروں کے لیے 30 دن کا قفلِ مدینہ

کورس، امامت کورس اور مُدرِّس کورس۔ اسی طرح اسکول وکالج اور جامعات کے طلبہ کیلئے چھٹیوں کے دوران مختلف کورسز کرائے جاتے ہیں مثلاً دورۂ صرف ونحو، عربی تکلم کورس، علمِ توقیت کورس، کمپیوٹر کورس وغیرہم۔

(۳۳) **ایصالِ ثواب**: اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر فیضانِ سنت، نماز کے احکام اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں تقسیم کرنے کے خواہش مند اسلامی بھائی مکتبۃ المدینہ سے رابطہ کرتے ہیں۔

(۳٤) **مکتبۃ المدینہ کے بستے**: شادی بیاہ و دیگر خوشی و غمی کے مواقع پر اہلِ خانہ کی طرف سے مفت کتابیں بانٹنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کے بستے لگائے جاتے ہیں یہ خدمت مکتبہ کا مدنی عملہ خود پیش کرتا ہے آپ صرف رابطہ فرمائیے۔

(۳۵) **مجلسِ تراجم**: مکتبۃ المدینہ سے اُردو میں شائع ہونے والے رسالوں کے مختلف زبانوں مثلاً عربی، فارسی، انگریزی، رشین، سندھی، پشتو، تامل، فرنچ، سواہیلی، ڈینش، جرمن، ہندی، بنگلہ اور گجراتی وغیرہ میں تراجم کر کے اسے دنیا کے کئی ممالک میں بھیجنے کی ترکیب کی جاتی ہے۔

(۳٦) **بیرونِ ملک اجتماعات**: دنیا کے کئی مَمالِک میں دو، دو دن کے سنّتوں بھرے اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں ہزاروں مقامی اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں نیز ان اجتماعات کی برکت سے وقتاً فوقتاً غیر مسلم، مشرَّف بہ اسلام ہوجاتے ہیں۔ ان اجتماعات سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کرتے ہیں۔

(۳۷) **تربیّتی اجتماعات**: ملک و بیرونِ ملک میں ذمے داران کے 3/2 دن کے "تربیّتی

اجتماعات‘‘منعقد کئے جاتے ہیں جن میں ہزاروں ذمہ داران شرکت کر کے مزید بہتر انداز میں مدنی کام کرنے کا عزم کر کے لوٹتے ہیں۔

(۳۸) **مَدَنی چینل:** ملک وبیرونِ ملک اِس کی بہاریں جوبنوں پر ہیں۔کئی کفار دولتِ ایمان سے مالا مال ہوئے، نہ جانے کتنے بے نمازی، نمازی بنے، متعدد افراد گناہوں سے تائب ہوئے اور سنتوں بھری زندگی کا آغاز کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ ایک ایسا 100 فیصدی اسلامی چینل ہے کہ اس کے ذریعے گھر بیٹھے اچھا خاصا علمِ دین سیکھا جاسکتا ہے۔

(۳۹) **مجلسِ رابطہ:** اہم دینی، سیاسی، سماجی، کھیل اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات کو دعوتِ اسلامی کا پیغام پہنچانے کے لئے مجلس مصروفِ عمل رہتی ہے۔

(۴۰) **مجلسِ مالیات:** پروفیشنل اکاؤنٹینٹ (professional accountant) اور ذمے داران کی زیرِ نگرانی ’’دعوتِ اسلامی‘‘ کی آمدن و اِخراجات کی دیکھ بھال کے لئے مجلسِ مالیات بھی قائم ہے۔

ان کے علاوہ بھی کئی شعبہ جات ہیں جیسے مجلسِ توقیت، مجلسِ تاجران، مجلسِ فیضان مدینہ، مجلسِ اجارہ، مجلسِ عشر واطراف گاؤں، مجلسِ مدنی بہاریں، مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ، مجلسِ دارالمدینہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی اور عروج عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کنزالایمان اور دعوتِ اسلامی

از۔مولانا محمد آصف عطاری مدنی (استاذ الفقہ جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی)

قرانِ مجید وفرقانِ حمید کے تراجم کا سلسلہ فارسی زَبان سے شروع ہوا جو تادمِ تحریر اُردو، انگلش، فرانسیسی، بنگلہ، سندھی، گجراتی، پشتو، پنجابی سمیت 100 سے زائد زَبانوں تک پھیل چکا ہے۔ کئی زَبانیں تو ایسی ہیں کہ ان میں ایک سے زائد تراجم موجود ہیں، صرف اُردو زَبان میں اب تک متعدِّد تراجم منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ان تراجم میں جو فضل وکمال چودھویں صدی ہجری کے مجدِّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، پروانۂ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجمۂ قران "**کنزالایمان**" کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ترجمہ کرنا اتنا آسان نہیں جتنا سمجھا جاتا ہے کیونکہ ترجمہ اصل کتاب کا گویاوُجودِ ثانی ہوتا ہے۔پھر کتابُ اللہ کا ترجمہ کرنا تو اور بھی مشکل ہے۔ترجمۂ قران کو مُعتَبَر قرار دینے کے لئے عُموماً اِن اُمور کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے:(۱) مُتَرجِم کی وَجاہت ِعلمی (۲) اندازِ بیان کی شُستگی (۳) حقِ ترجُمانی کی ادائیگی (۴) شریعت کی پاسداری۔الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ کنزالایمان میں یہ سب خوبیاں بدرجۂ اَتَم پر موجود ہیں۔صاحِبِ کنزالایمان اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عقائد، کلام، تفسیر، حدیث، اُصُولِ حدیث، فِقہ، اُصُولِ فِقہ، تَصَوُّف، سُلُوک، ادب، لُغت، تاریخ، مُناظِرہ، تکسیر، تَوقِیت، ہَیئت جیسے کم وبیش 55 عُلُوم پر عُبُور رکھنے والے ماہر عالم ومفتی اور فقیہ تھے کہ درجنوں عُلُوم وفُنُون پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، آپ کی تصانیف مبارَکہ میں آپ کی عِلمی وَجاہت، فِقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص 30 ضخیم جلدوں، تقریباً بائیس ہزار (22000) صفحات، چھ ہزار آٹھ سوسینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دوسو چھ (206) رسائل پر مشتمل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاوٰی کا مجموعہ "**فتاوٰی رضویہ**" تو بحرِ فقہ میں

غوطہ لگانے والوں کے لئے آکسیجن کا کام دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''کنز الایمان'' میں قرانِ پاک کے مطالب ومعانی کو اُردو زبان میں منتقل کرنے کے لئے اُن الفاظ ومُحاوَرات کا خُصُوصیّت کے ساتھ اِستعمال کیا جو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دَور میں رائج تھے۔ تَرجَمے کا مقصد ،مُرادِ مُتکَلِّم (یعنی کلام کرنے والے کی مُراد) کو واضح کرنا ہے نہ کہ محض ایک زَبان کے جُملے کو دوسری زَبان میں بدل دینا، کنز الایمان اس حُسنِ معنوی سے بخوبی آراستہ ہے۔ اپنے تو ایک طرف رہے غیروں نے بھی سخت مُخالفت کے باوُجود اِعتِراف کیا ہے کہ اوّل تا آخر کنز الایمان میں ایک بھی لفظ خلافِ شریعت نہیں بلکہ اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جب آیت میں اللہ ربُّ العزت کا ذکرِ پاک آیا تو ترجَمہ کرتے وقت اُس کی عظمت وکبریائی پیشِ نظر رہی، اور جب انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہوا تو مقامِ رسالت کے شایانِ شان الفاظ لکھے گئے۔

ترجَمۂ کنز الایمان کب اور کیسے لکھا گیا؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 52 صَفحات پر مشتمل رسالے، ''تذکرۂ صدرُ الشّریعہ'' صَفْحَہ 17 پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضِیائی دامت برکاتہم العالیہ کچھ یوں لکھتے ہیں: صحیح اور اَغلاط سے مُبَـرَّا، احادیثِ نَبَوِیّہ واقوالِ ائمہ کے مطابِق ایک ترجَمۂ قرآن کی ضَرورت محسوس کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت عَـلَیْـهِ رَحـمَـةُ ربِّ الْعِزَّة کے مُریدوخلیفہ، صدرُ الشّریعہ، بدرالطّریقہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی نے غالِباً سن ۱۳۳۰ھ میں ترجَمۂ قرانِ پاک کے لئے اعلیٰ حضرت عَـلَیْـهِ رَحـمَـةُ ربِّ الْعِزَّة کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: ''یہ تو بَہُت ضَروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اِس کی طَباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، باوُضو کاپیوں اور حُروفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی غَلَطی نہ رہ جائے پھر یہ سب

چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی **مشکل** تو یہ ہے کہ پریس مین ہمہ وقت باوُضو رہے، بغیر وُضو نہ پتھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، پتھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں انکو بھی بہت احتیاط سے رکھا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی: ''اِن شاءَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) جو باتیں ضروری ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بالفرض مان لیا جائے کہ ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہو سکتا ہے آئندہ کوئی شخص اِس کے طبع کرنے کا انتظام کرے اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اِس وقت یہ کام نہ ہو سکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہوگا۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس مَعروض کے بعد ترجَمے کا کام شُروع کر دیا گیا۔ ترجمے کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّۃ زبانی طور پر آیات کریمہ کا ترجَمہ بولتے جاتے اور صدرُ الشَّریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کو لکھتے رہتے لیکن یہ ترجَمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پہلے کُتُبِ تفسیر ولُغَت کو مُلاحظہ فرماتے بعدہٗ آیت کے معنیٰ کو سوچتے پھر ترجَمہ بیان کرتے بلکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرانِ مجید کا فی البدیہہ بَرجَستہ (یعنی ہاتھوں ہاتھ) ترجمہ زَبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قُوّتِ حافِظہ پر بغیر زور ڈالے قران شریف رَوانی سے پڑھتا جاتا ہے۔ پھر جب حضرتِ صدرالشَّریعہ اور دیگر علمائے حاضرین رحمہم اللہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجَمے کا کتبِ تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ برجستہ فی البدیہہ ترجمہ تفاسیرِ مُعتبرہ کے بالکل مطابق ہے۔ الغرض اسی قلیل وقت میں یہ ترجمہ کا کام ہوتا رہا۔ بِحَمدِ اللّٰہ تعالیٰ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مَساعیٔ جمیلہ سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور ایک سال سے بھی کم مُدّت میں ''ترجَمۂ کنزالایمان'' مکمّل ہو گیا۔ یوں مسلمانوں کی کثیر تعداد مُجدِّدِ اعظم، امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّۃ کے لکھے ہوئے قرانِ پاک کے صحیح ترجَمے **''کنزالایمان''** سے مُستفید ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (یعنی صدرالشریعہ) کی آج بھی ممنونِ اِحسان ہے۔

آج کی دُنیا

آج ذرائع اِبلاغ اتنے تیز رفتار ہو چکے ہیں کہ ساری دُنیا گویا ایک گھرانے کی مثل ہوگئی ہے، اِس کے کسی بھی گوشے میں کوئی واقعہ ہو، بسا اوقات دُور دراز کے رہنے والے اُسی وقت اُس سے آگاہ ہو جاتے ہیں جیسے کہ ایک گھر کے دو کمروں کا معاملہ ہو۔ صبح کے وقت پیدا ہونے والا فتنہ شام تک پَل کر ایسا جوان ہو چکا ہوتا ہے کہ اُس سے مقابلہ دُشوار ہو جاتا ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں جبکہ اِسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن عناصر مسلمانوں کو علمِ دین سکھانے کے نام پر ایمان کی دولت کو لوٹنے اور کردار کی عظمت کو داغدار کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں، نیز قران فہمی کے نام پر مسلمانوں کو قرانی تعلیمات سے دُور سے دُور کرتے چلے جا رہے ہیں، لہٰذا باطل کو مٹانے کے لئے اور حق کا اُجالا پھیلانے کیلئے جدو جہد کرنے کی آج اشد ضرورت ہے۔ اس لئے جس سے جو بن پڑے اِحقاقِ حق کے لئے کوششیں کرے۔ اُردو بولنے والے مسلمانوں کو قران پاک سمجھ کر پڑھنے کے لئے ''**کنز الایمان**'' پڑھنے کی ترغیب دی جائے۔ آج کی دُنیا دلائل کی دُنیا ہے اس لئے **کنز الایمان** کے امتیازی اَوصاف کا چرچا کیا جائے تا کہ لوگوں کے دل و دماغ میں اِس کی اہمیت راسخ ہو جائے۔ اِس کی اہمیت کو عام کرنے کے ساتھ ساتھ **کنز الایمان** کے نسخوں کو بھی عام کیا جائے، جن زبانوں میں **کنز الایمان** کا ترجمہ ہو چکا ہے اُن کی بھی تشہیر ہونی چاہئے۔

کنز الایمان کو عام کرنے کے ذرائع

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیم البَرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، امامِ عشق و محبت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے ترجَمۂ قران **کنز الایمان** کو لوگوں تک پہنچانے اور اُن میں مقبولِ عام بنانے

کے لئے یہ ذرائع استعمال کئے جاسکتے ہیں:(1) بیانات (2) تحریرات (3) اِنفرادی کوشش (4) مَساجد و مزارات میں رکھ کر (5) ویب سائٹس (6) تحفے (7) جہیز (8) اسکولز و کالجز اور جامِعات (یونیورسٹیز) میں عام کرنا (9) فتاویٰ (10) جیل خانہ جات میں عام کرنا (11) ٹی وی چینل (12) ماہنامے (13) جرائد (14) کتابوں کی دُکانیں۔

﴿1﴾ بیانات:

مُبلِّغین یا واعِظین جب بھی بیان کریں تو دورانِ بیان پڑھی جانے والی آیات کا ترجمہ ''کنزالایمان'' سے پیش کریں اور یہ وضاحت بھی کردیں کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کنزالایمان میں اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں یا کم ازکم ترجمہ بولنے سے پہلے اتنا ضرور کہہ دے: ''ترجمۂ کنزالایمان''۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ سننے والوں کو اس کا تعارُف ہوجائے گا۔ اگر دورانِ بیان مختصر الفاظ میں کنزالایمان ہدیۃً لے کر پڑھنے کی ترغیب دلادی جائے تو اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی اسے حاصل کرہی لیں گے اور یوں کنزالایمان کو عام کرنے میں مدد ملے گی۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی مدظلہ العالی کا برسہابرس سے معمول ہے کہ اپنے بیانات میں آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ عُموماً کنزالایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر کچھ اِس انداز میں کرتے ہیں کہ سُننے والے کے دل کی گہرائیوں میں اُتر جائے اور ترجمے اور مُترجِم (یعنی ترجمہ کرنے والے) کی اہمیت وعظمت اس پر روشن ہوجائے، ان کے ترجمہ بیان کرنے کا انداز بارہا یہ سنا گیا ہے مثلاً اللہ تبارَكَ وَتعالٰی پارہ ۲۵ سُورۃُ الشّوریٰ آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد فرماتا ہے: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ

رسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، اِمامِ عشق و محبّت باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قرآن "**کنزالایمان**" میں اس کا ترجَمہ کچھ یوں کرتے ہیں: "اور تمہیں جو مُصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا، اور بہُت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔" (پارہ ۲۵ الشوریٰ آیت ۳۰) علاوہ ازیں آپ دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات میں **کنزالایمان** ہدیۃً حاصل کرنے کی ترغیب کچھ یوں سنی گئی ہے "آپ ترجمۂ قرآن لیں اور ضَرور لیں مگر جب بھی لیں صرف وصرف **کنزالایمان** لیں کہ یہ ایک عاشقِ رسول اور ولیِ کامل کا ترجَمہ ہے۔" **الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ** دعوتِ اسلامی کے مبلّغین بھی آپ دامت برکاتہم العالیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہُوئے اسی طرح **کنزالایمان** کا ڈنکا بجانے میں سرگرمِ عمل ہیں۔

﴿2﴾ تحریرات:

کتاب، رسالہ، مقالہ، کسی کتاب کا ترجَمہ یا کوئی سا مضمون لکھتے وقت تحریر کی جانے والی آیات کا ترجمہ **کنزالایمان** سے لکھنے کا التزام کر لیا جائے تو اِس قلمی کاوِش کو پڑھنے والا ہر شخص **کنزالایمان** سے مُتعارِف ہو جائے گا لیکن یہ بات پیشِ نظر رہے کہ ترجَمے کی ابتِداء میں یا اس آیت کا حوالہ دیتے وقت ترجمۂ **کنزالایمان** لکھ دیا جائے تا کہ پڑھنے والا آسانی سے سمجھ جائے کہ اس آیت کا ترجمہ **کنزالایمان** سے لیا گیا ہے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی **کنزالایمان** سے محبت صد کروڑ مرحبا! تحریر میں بھی آپ کا معمول ہے کہ آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ التزاماً **کنزالایمان** ہی سے پیش کرتے ہیں اور اسے واضح بھی کر دیتے ہیں۔ اِسی طرح سُنّی علماء پر مشتمل دعوتِ اسلامی کے علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کاموں پر مامور مجلس "المدینۃ العلمیۃ" کی تمام کُتُب میں بھی آیات کا ترجمہ **کنزالایمان** سے مع تصریحِ نام پیش کیا جاتا ہے۔ (**الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ** اس مجلس کے تحت 8 شعبہ جات ہیں جن کی طرف سے

تادمِ تحریر 202 کُتُب ورسائل پر کام مکمل ہو چکا ہے اوراکثر زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آچکی ہیں جن میں جدالممتار علی ردالمحتار اور بہارِ شریعت کی تخریج سرِ فہرست ہے۔)

﴿3﴾ اِنفرادی کوشش

اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں چاہے یہ تعلق رشتہ داری کے حوالے سے ہو یا تجارت کے حوالے سے، دوست ہوں یا صرف شناسائی، انہیں قرانِ پاک کا ترجمہ **کنزالایمان** پڑھنے کی ترغیب دی جائے اس طرح **کنزالایمان** کا تعارف انتہائی مؤثر انداز میں ہوگا۔

﴿4﴾ مساجد ومزارات میں رکھنا:

ممکنہ صورت میں مساجد ومزارات کے اندر **کنزالایمان** ہونا چاہیئے، اس طرح نمازی اور زائر اسلامی بھائی بھی **کنزالایمان** پڑھنے کی سعادت پاتے رہیں گے۔ **الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں ہر ذیلی حلقے میں ''المدینہ لائبریری'' کے قیام کا ھدف ہے، اس لائبریری کی مُجَوَّزہ کُتُب ورسائل میں **کنزالایمان** سرِ فہرست ہے۔ کئی عَلاقوں میں ان کا قِیام بھی عمل میں آچکا ہے۔ ذیلی حلقہ **دعوتِ اسلامی** کی اِصطلاح ہے، عُموماً ایک مسجد ایک ذیلی حلقہ ہوتا ہے، جہاں مسجد نہ ہو وہاں کوئی مکان یا دکان کرائے پر لے کر یا مالِک کی اجازت سے مدنی کام کی ترکیب بنائی جاتی ہے، صرف پاکستان میں 50 ہزار ذیلی حلقے بنانے کی کوشش ہے، ہر ذیلی حلقے میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقہ قائم کر کے اجتماعی طور پر تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ **کنزالایمان** و**تفسیر خزائن العرفان** کا ہدف ہے۔

﴿5﴾ ویب سائٹس

جدید ٹیکنالوجی کے اِس دَور میں **انٹرنیٹ** نے دنیا کو رابطے کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ اس کے ذریعے ہم اپنا پیغام انتہائی کم وقت میں دنیا کے کونے کونے تک پہنچا سکتے ہیں۔ **کنزالایمان** کی تشہیر

کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال بھی بہت مفید ہے۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض سے اِس مُعَاملے میں بھی دعوتِ اسلامی نے اچھی پیش رفت کی ہے۔ دنیا بھر میں ''فیضِ رضا'' اور ''فیضانِ کنزالایمان'' کی دھومیں مچانے کے مقدس جذبے کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی نے اپنی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر کنزالایمان شریف اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالافاضل علامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ الھادی کا تفسیری حاشیہ ''خزائن العرفان'' یونی کوڈ میں پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ''مجلس آئی ٹی'' نے کنزالایمان مع خزائن العرفان کی ایک سافٹ ویئر cd بھی مکتبۃ المدینہ سے جاری کی ہے۔

﴿6﴾تحفہ

جب بھی کسی اسلامی بھائی کو تحفہ دینے کی ترکیب ہو تو اُس میں دیگر تحائف کے علاوہ کنزالایمان بھی تحفہ میں پیش کیا جائے اِس طرح آپ کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا خزانہ مُندرِج ہونے کے ساتھ ساتھ کنزالایمان کا تعارُف بھی ہو جائے گا۔

﴿7﴾جہیز

ہمارے ہاں عموماً جہیز میں قران پاک بھی دیا جاتا ہے، اگر ترجمے والا قرآن کریم کنزالایمان دیا جائے تو اس کی بَرَکتیں سُسرال والوں کو بھی ملیں گی۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں میں مَدَنی کام کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے دنیا بھر میں مدنی حلقے، ہفتہ وار اجتماعات اور مُتَعَدِّد جامعاتُ المدینہ لِلبنات اور مدارِسُ المدینہ للبنات قائم ہیں۔ اِس کام کے لئے'' اسلامی بہنوں کی مجلس مشاورت'' بھی قائم ہے۔ اگست 2009ء کی کارکردگی کے مطابق پاکستان میں تقریباً 2511 اجتماعات ہوتے ہیں اور شُرکاء کی تعداد تقریباً 162367 ہے جن میں وقتاً فوقتاً ترجمۂ قران

کنز الایمان کامُطالَعہ کرنے اور جہیز میں دینے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔

﴿8﴾ اسکولز و کالجز اور جامعات میں عام کرنا

با اثر شخصیات کو چاہئے کہ اسکولز و کالجز اور جامعات (یونیورسٹیز) کی لائبریریوں میں کنز الایمان رکھوانے کی ترکیب کریں۔ اسکولز و کالجز اور جامعات (یونیورسٹیز) میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے والے اساتذہ و پروفیسر حضرات اگر دورانِ تدریس **کنز الایمان** کے مَحاسن بیان کر کے اِسے پڑھنے کی ترغیب دلائیں تو جہاں طلبہ قرآن پاک کی صحیح ترجمانی پائیں گے وہیں یہ سلسلہ کنز الایمان کی تشہیر میں بھی بہُت مُعاوِن ہو گا۔ اسکولز و کالجز میں **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کرنے والی مجلس ''شعبۂ تعلیم'' ہے جو کہ کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ اور اساتذہ کو **دعوتِ اسلامی** کے مدنی کاموں سے مُتعارِف کراتی ہے جس میں مدرَسۃُ المدینہ بالِغان کا اِنعِقاد بھی ہے جس کے ذریعے قران پاک صحیح قِراءت کے ساتھ سکھایا جاتا ہے نیز موقع کی مُناسَبت سے کالج و یونیورسٹیز کے پرنسپل، پروفیسر، لیکچرار، دفتری عملہ اور طلبہ کو **کنز الایمان** کا تعارُف بھی کروایا جاتا اور تحفۃً بھی پیش کیا جاتا ہے اس کے علاوہ پاکستان بھر میں درسِ نظامی کے لئے 167 سے زائد قائم جامِعاتُ المدینہ میں دیگر دَرَجات کے ہزاروں طَلَبہ وطالبات کو بِالعُموم اور درجۂ ثانیہ والوں کو بالخصوص ترجمۂ کنز الایمان پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

﴿9﴾ فتاوی

مسلمانوں کی کثیر تعداد دینی مسائل میں شَرعی رہنمائی کے لیے **دارُ الافتاء** سے رُجوع

کرتی ہے۔ اگر ہمارے **مفتیانِ کرام** اِن فتاوی میں قرانی آیات کو پیش کرتے ہوئے انہیں **ترجمۂ کنزالایمان** سے مزیّن کردیں تو اس سے بھی **کنزالایمان** کے عام ہونے کو ترویج ملے گی۔

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت پاکستان کے کئی شہروں میں دارالافتاء بنام **"دارالافتاء اہلسنّت"** قائم ہیں جن میں جاری ہونے والے فتاویٰ میں عموماً قرآنی آیات کے تحت **ترجمۂ کنزالایمان** لکھا جاتا ہے، اس کے علاوہ **تَخَصُّص فِی الْفِقه** (مفتی کورس) کرنے والے عُلَماء کے نصابی مطالعے میں **ترجمۂ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان** کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

﴿10﴾ جیل خانوں میں عام کرنا

معاشرے میں پائے جانے والے مختلف طبقات میں ایک طبقہ جیلوں میں بند قیدیوں کا بھی ہے اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ جیلوں میں ایسے لوگوں کی کثرت ہوتی ہے جو عُمُوماً قران وسنّت کی تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں، اسی وجہ سے نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر قتل وغارت، فائرنگ، دہشت گردی، توڑ پھوڑ، چوری، ڈکیتی، زِناکاری، منشیات فروشی، جُوا اور نہ جانے کیسے کیسے جرائم میں مُبتَلا ہوکر بالآخر جیلوں میں بند ہوتے ہیں، ان کی تعلیم وتربیّت کی طرف توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے، **الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ** دعوتِ اسلامی کی "مجلس برائے جیل خانہ جات" کی کوشش ہے کہ ان قیدیوں میں اچھے اخلاقیات ونظریات فروغ پائیں۔ اس سلسلے میں بہت کم مدّت میں اس مجلس نے تادمِ تحریر پاکستان بھر کی 53 جیلوں میں مدنی حلقے قائم کئے ہیں، یہ مجلس مختلف جیلوں میں بیرکوں اور مساجد کا قیام بھی عمل میں لارہی ہے۔ ان مساجد اور بیرکوں میں **مدرسۃ المدینہ** بالغان اور مختلف کورسز مثلاً قاعدہ کورس، شریعت کورس، مدرس کورس وغیرہ ہیں جن میں تجوید کے ساتھ قران پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ **کنزالایمان** کے حلقے لگائے جاتے ہیں جبکہ تادمِ تحریر 25 جیلوں کے اندر "المدینہ لائبریری" کا

میں لایا جاچکا ہے جن میں ترجمہ قرآن کنزالایمان بھی رکھا گیا ہے۔

﴿11﴾ ٹی وی چینل کے ذریعے:

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے **مدنی چینل** پر دیگر سلسلوں (پروگرامز) کے ساتھ ساتھ ''فیضانِ کنزالایمان'' کے نام سے ایک سلسلہ بھی پیش کیا جارہا ہے۔

﴿13,12﴾ ماہنامے وجرائد

مُختَلِف سنی جامِعات واداروں کی طرف سے **ماہنامے وجرائد** شائع کئے جاتے ہیں، مُدِیر حضرات کو چاہئے کہ حسب موقع **کنزالایمان** پر **مضامین** لکھوا کر شائع کیا کریں، اِس طرح قارئین کبھی تو **کنزالایمان** کی **تاریخی حیثیت** سے واقف ہوں گے تو کبھی **خصوصیات** سے، کبھی اس کے بہترین اسلوب کی معرفت ملے گی تو کبھی اس کے **فکری اثرات** سے قلب ودماغ معطر کریں گے۔

﴿14﴾ کتابوں کی دکانیں

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ اِس وقت دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے صرف پاکستان میں **300** سے زائد مکاتب وبستے ہیں جن کے ذریعے کنزالایمان کے لاکھوں نسخے فروخت ہوچکے ہیں جبکہ بیرونِ ملک میں مکتبۃ المدینہ کی تعداد اور کنزالایمان کی فروخت اس کے علاوہ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ملک اور بیرونِ ملک بے شمار ہفتہ وار اور لاتعداد تربیتی اجتماعات ہوتے ہیں جن میں **کنزالایمان** ہدیۃً فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی اجتماع صحرائے مدینہ مدینۃ الاولیاء ملتان میں ہوتا ہے اس میں ہر سال **کنزالایمان** کے نسخے کافی تعداد میں ہدیۃً فروخت ہوتے ہیں۔ آج کل کُتُب میلوں کا بھی رواج ہے، ایسے مقامات پر **مکتبۃ المدینہ** کا بستہ لگا

کر کنزالایمان اور علمائے اہلسنّت کی کتب ہدیۃً فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی مزید کاوشیں

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ ''کنزالایمان'' کو عام کرنے کے سلسلے میں ''دعوتِ اسلامی'' نے مذکورہ بالا ذرائع کے علاوہ اور بھی کئی اقدامات کیے ہیں۔ اِسی مقدس سلسلے کی ایک سنہری کڑی روزانہ کم از کم تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان پڑھنے والا ''مدنی انعام'' بھی ہے۔ تفصیل اِس اِجمال کی یہ ہے کہ عاشقِ اعلیٰ حضرت قبلہ امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے لوگوں کو نیکیوں کا خُوگر بنانے اور گناہوں سے ان کا پیچھا چھڑانے کے لیے ''مدنی انعامات'' کے نام سے سوالاً جواباً ایک نظام الحیاۃ ترتیب دیا ہے جو کثیر مسلمانوں میں رائج ہے۔ ان میں سے بعض سوالات کا تعلق روزانہ کے معمولات سے، بعض کا ہفتے سے، بعض کا ماہانہ سے اور بعض کا سالانہ سے ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طلبۂ علم دین کے لئے 92، دینی طالبات کے لئے 83 اور مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے 40 جبکہ خصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 مدنی انعامات ہیں۔ ان میں مطالعہ کے لئے سرکار اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزۃ کی تصنیفِ لطیف ''تمہیدِ ایمان''، علمائے حرمین طیبین کے فتاویٰ کا مجموعہ ''حُسام الحرمین''، خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی کی ''بہارِ شریعت'' کے مخصوص ابواب اور امام غزالی علیہ رحمۃ الوالی کی ''منہاج العابدین'' کے منتخب ابواب شامل ہیں۔ کسی مستند سُنی عالمِ دین کی اسلامی کتاب کے بارہ (۱۲) مِنٹ مطالعے کے علاوہ کنزالایمان سے کم از کم تین آیات (مع ترجمہ وتفسیر) کی تلاوت کا تعلق روزانہ کے مدنی انعامات سے ہے۔

"مجھے اپنی اور ساری دنیا کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے مَدَنی مقصد کے حصول کے لئے مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے ایک قریہ سے دوسرے قریہ، ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرتے رہتے ہیں ان کے جَدوَل میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر تین آیات کی تلاوت مع ترجمہ کنز الایمان و تفسیر خزائن العرفان ہوتی ہے۔

کنز الایمان کے صد سالہ جشن کے موقع پر امیرِ اہلسنّت کا ایک اہم مکتوب

بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عفی عنہ کی جانب سے دعوتِ اسلامی (ھند) کی 12 کابیناؤں کے اراکین نیز تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں مدینۃُ المرشد بریلی شریف کی فضاؤں میں گھومتا ہوا، مزارِ اعلیٰ حضرت کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا، خوشگوار و پُر بہار سلام،

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ و برَکاتُہٗ الحمد للہ ربِّ العٰلمین علیٰ کُلِّ حال

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم ان کا دَرَخشاں ہے آج بھی

جُملہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو 25 مرتبہ "یوم رضا" مبارک ہو۔

الحمد للّٰہ عزَّوَجَلَّ اِمسال صد سالہ جشنِ کنز الایمان کی دھوم دھام ہے۔ یقیناً میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عاشقِ ماہِ نُبوت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، پیکرِ فُنون وحکمت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ

عَلامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کا ''ترجمۂ قرآن کنزالایمان'' اُردو کے تمام تراجم پر فائق ہے۔ یہ ترجمہ تحتُ اللَّفظ ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف مُستند تفاسیر کا مجموعہ بھی ہے، جہاں کنزالایمان کے ہر ہر لفظ سے ربُّ الارباب عزوجل کے اِحترام وآداب کے سَوتے پھوٹتے ہیں، وہاں شاہِ خیرالانام صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی تعظیم و اکرام کے چشمے بھی اُبل رہے ہیں، مَعارفِ قرانی اور الفتِ ربّانی وشہنشاہِ زَمانی عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے اپنے قلوب کو نورانی بنانے کیلئے کنزالایمان شریف کا مُطالَعہ بے حد مفید ہے۔ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے باعمل بنانے کیلئے اسلامی بھائیوں کو 72، اسلامی بہنوں کو 63 نیز طلبہ کو دیئے ہوئے 92 ''مدنی انعامات'' میں سے مَدَنی انعام نمبر 20 کے مطابق ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی کو کنزالایمان شریف سے روزانہ کم ازکم تین آیات کا ترجَمہ اور خزائن العرفان یا نورُالعرفان سے اس کی تفسیر پڑھنی ہوتی ہے۔ الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کئی ایسے اسلامی بھائی اور اسلامی بہن ملیں گے جو کہ کنزالایمان شریف مع تفسیر کے مکمّل مُطالَعے سے مُشرَّف ہوں گے۔ جنہوں نے ابھی تک مُکمّل مطالَعہ نہیں کیا اُن سب کی خدمتوں میں مَدَنی التجاء ہے کہ صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے مبارَک موقع پر حُصولِ ثواب کی نیّت سے مُطالَعے کی تکمیل کا مُصَمَّم عزم فرمالیں۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران سلمہُ الرحمٰن کو بھی میں نے درخواست کی ہے کہ مُخَیّر حضرات سے ترکیب بنا کر ہدیۂ مُعَیَّنہ سے آدھی قیمت پر اِس صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے مبارَک موقع پر گھر گھر کنزالایمان شریف کو داخل

کرنے کی مُہم چلائیں۔ الحمد للہ عزوجل وہ اِس اَمر میں ساعی ہو چکے ہیں۔ ہمیں یہ مَدَنی کام ساری دنیا میں عام کرنا ہے کہ ہمارا مَدَنی مقصد بھی ہے: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' (ان شاءَ اللہ عزوجل)۔ الحمد للہ عزوجل تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کا **مدنی پیغام دنیا کے کم وبیش 150 ممالک میں پہنچ چکا ہے**۔ ہر ہر ملک میں ممکنہ حد تک کنزالایمان شریف مسلمانوں کے گھروں میں داخل کرنا ہے۔ اِسی ضِمن میں ھند کے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں بھی مَدَنی التجاء کہ آپ بھی اٹھئے، ہمّت کیجئے اور **صد سالہ جشنِ کنزالایمان** کے اس مدنی موقع پر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ کنزالایمان شریف کو گھر گھر عام کرنے پر کمربستہ ہو جائیے۔ کنزلایمان شریف مُعیَّنہ ہدِیّے سے آدھے دام میں فروخت کر کے مالی کمی مُخَیِّر اسلامی بھائیوں سے اِسی مد میں چندہ لیکر پوری کیجئے۔ میری خواہش ہے کہ **عرسِ رضوی** کے بابَرَکت موقع پر مدینۃ المرشد **بریلی شریف** میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی جانب سے بہُت بڑا بستہ لگایا جائے اور اُس پر کنزالایمان شریف آدھے ھدِیّے بلکہ صرف ''ڈبل 25'' (یعنی 50) روپے میں فراہم کیا جائے۔ رعایتی ہدیے پر فروخت کئے جانے والے کنزالایمان شریف کے ہر نسخے پر برائے کرم! اس جُملے کی مہر بنوا کر کم از کم تین جگہ لگوا دیجئے۔ (چھاپ کر بھی لگائی جا سکتی ہے): ''**صد سالہ جشنِ کنزالایمان** کے موقع پر دیا جانیوالا کنزالایمان شریف کا نسخہ رعایت پر خرید کر زیادہ دام پر فروخت مت کیجئے۔'' یہ ذِہن میں رہے کہ اگرچہ کنزالایمان شریف کا گھر میں تشریف فرما ہونا باعثِ برکت ہے مگر اس کو پڑھنا سعادت بالائے سعادت، ایمان کی طراوت، سُنّیت پر استِقامت، اعمالِ حَسَنہ پر مُداوَمت، سوالات قبر میں

استقامت اور نجاتِ آخرت اور دُخولِ جنّت کا ذریعہ ہے۔لہٰذا پڑھنے کی بھی برابر ترغیب جاری رکھئے۔الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کا سنّیوں کا اِکلوتا اور مقبولِ عام مدنی چینل بھی بالخصوص ''ماہِ رضا'' میں فیضانِ رضا کے عنوان سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاکیزہ حالات، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سیرت کے روح پرور واقعات اور ایمان افروز ارشادات کے مَدَنی پھول لئے بیک وقت روزانہ دنیا کے ہزاروں گھروں میں .T.V اور انٹرنیٹ کے ذریعے داخل ہوکر لاکھوں مسلمانوں کے قلوب واذہان کو مہکا رہا ہے اور یوں دنیا میں ہر طرف مسلکِ اعلیٰ حضرت کی دھومیں مچا رہا ہے۔

والسلام مع الاکرام

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اُمّی لقبی کہ عرش یک پایۂ اوست

احمد نامی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نقدِ جاں مایۂ اوست

گویند کہ آں مظہرِ حق سایہ نداشت

ویں طرفہ کہ عالم ہمہ در سایۂ اوست

وہ اُمّی لقب، کہ تختِ الٰہی، اُن کا مقام ہے۔

وہ احمد نام والے کہ ہماری جان کی قیمت اُن ہی کی ملک ہے۔

دعوتِ اسلامی کا بانی کون؟

از۔امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنزّہ عن العیوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازِل فرمائے۔ (مسلم ج ا ص ۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اِس کو سمجھنے کے لیے قیامِ پاکستان کی تاریخ پر غور فرمالیجئے۔ ہندوستان میں جن دنوں ہندو مسلم بھائی بھائی کے نعرے لگائے جارہے تھے، اُن دِنوں میرے آقا اعلیٰ حضرتِ امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد دین وملت، حامی سُنّت، ماحی بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعث خیر وبرکت، حضرت علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے سب سے پہلے **''اسلام اور دوقومی نظریہ''** کا پرچار کرکے مسلمانوں کو اِس بات سے خبردار کیا کہ ہندو اور مُسلم الگ الگ قومیں ہیں۔ آزاد رِیاست کا خاکہ ڈاکٹر اقبال نے پیش کیا، چودھری رحمت علی نے اُس متوقع رِیاست کا نام ''پاکستان'' رکھا اور مسٹر جناح نے تحریکِ آزادی کی قیادت سنبھالی اور بانی پاکستان کہلائے۔ اِسی طرح **''دعوتِ اسلامی''** کا نام حضرتِ علامہ ارشد القادری، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیش کیا، مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد اپنے پیش کردہ نام سے دستبردار ہوگئے اور ایک بندۂ خدا نے بتوفیق الٰہی عزوجل **دعوتِ اسلامی** کے نام سے کام کے لیے جدوجہد کی۔ میں بطورِ بانی کسی کا نام پیش نہیں کرتا، آئندہ سطور پڑھ کر قارئین خود ہی فیصلہ کرلیں کہ **''بانی دعوتِ اسلامی کون ہیں؟''**

اپنی یادداشت کے مطابق اپنے انداز میں حقائق پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ اِن حقائق کے کئی عینی شاہدین (تادمِ تحریر) بقیدِ حیات ہیں۔ ان شاءاللہ عزوجل وہ میری باتوں کو رد نہیں فرمائیں گے۔

نورانی میاں کے گھر پر اجلاس:

غالباً شوال المکرم ۱۴۰۱ھ (1981) کی ایک شام تھی حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب رحمۃ

اللہ علیہ کی قیام گاہ پر تبلیغ وارشاد کی تحریک چلانے کے لیے بھرپور لائحہ عمل کی تیاری کے سلسلے میں ہونے والے اجلاس میں مجھے شرکت کی سعادت ملی، اُس اجلاس میں غزالیٔ دوراں حضرتِ علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب، وقار الملت حضرتِ مولانا وقار الدین صاحب، شیخ الحدیث والتفسیر حضرتِ علامہ عبدالمصطفٰی الازہری صاحب، مفتی سکھر حضرتِ مولینا محمد حسین قادری، پیر طریقت حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صاحب، پیر محمد فاروق صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ کے علاوہ حضرتِ علامہ سید شاہ تُراب الحق قادری رضوی صاحب، حضرتِ علامہ مولانا عبدالتواب اچھروی، الحاج محمد حنیف طیب صاحب اور دیگر کثیر عُلماء ومشائخ اہلسنّت شریک تھے۔ اجلاس کے مُحرک رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُمّت کی زَبوں حالی پر اظہارِ تأسف کرتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ وہ تحفظِ عقائد اہلسنّت اور اصلاحِ اعمال امت کی خاطر وسیع پیمانے پر دعوتِ اسلامی کے نام سے ایک ایسی تحریک چلانے کے خواہش مند ہیں جو کہ موجودہ سیاست سے دور رہ کر خالص مذہبی بنیاد پر کام کرے۔ طریقِ کار پر روشنی ڈالنے کے بعد انہوں نے حاضرین سے آراء طلب کیں۔ اس پر بعض حضرات نے اٹھ کر تنقید وتبصرہ کیا جس کے سبب ان کی طبیعت میں اِضمحلال پیدا ہوا اور کبیدہ خاطر ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے۔

''آپ حضرات نے میری پیش کردہ تجاویز کو مُسترد تو فرمادیا اب کوئی نسخہ بھی تجویز فرمائیں کہ جس سے امت کی بگڑی ہوئی حالت کو سنبھالا دیا جا سکے۔'' اِس پر شاہ احمد نورانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کھڑے ہو کر علامہ ارشد القادری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی احسن انداز میں دلجوئی فرمائی۔ بالآخر یہ طے کیا گیا کہ پیرِ طریقت حضرتِ مولینا قاری مُصلح الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جو کہ دورانِ اجلاس ہی تشریف لے جا چکے تھے) اور حضرتِ قبلہ پیر محمد فاروق رحمانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدین ومتوسلین کے ذریعے ''دعوتِ اسلامی'' کا کام کریں گے۔ اس کے بعد اجلاس برخاست ہو گیا۔

عین ممکن ہے ان ہر دو حضرات نے معذرت کرلی ہو، کیونکہ دعوتِ اسلامی کے کام کے سلسلے میں

فرمایا: ''بھائی سن! اِس وقت الیاس قادری دین کا وہ کام کررہا ہے جو میں اور آپ نہیں کر سکے، ہاتھ اُٹھاؤ، دعاء کرتے ہیں کہ الیاس قادری میں جو کچھ خامیاں ہوں، اللہ عزوجل دور فرمائے۔ یہ فرما کر غزالی دوراں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ (یعنی الیاس قادری) کے حق میں دعا کی۔ حضرتِ غزالی دوراں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اِس طرزِ عمل کی وجہ سے اُس شخص کو مزید مخالفت کرنے کی ہمت ہی نہ پڑی۔

کام کا ابتدائی انداز:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی کام کی اُٹھان میں نے اِس طرح لی کہ اپنے گھر سے توشہ دان میں کھانا بھر کر چند اسلامی بھائیوں کے قافلے کی ہمراہی میں بابُ المدینہ کراچی کے گردونواح میں چلا جاتا اور طے شُدہ مسجد میں جا کر سنتوں بھرا بیان کرتا۔ اجتماع کے اختتام پر خاص خاص اسلامی بھائیوں کو جمع کر کے مدنی مشورہ کرتا، واپسی میں رات تاخیر ہو جانے کی صورت میں عُموماً صرف صدر تک بس ملتی پھر گھر تک جانے کے لیے پانچ یا چھ کلومیٹر پیدل چلنے کا شرف حاصل ہوتا۔ کبھی راستے میں سواری مل بھی جاتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام جلد ہی مسلمانوں نے قبول کرنا شروع کیا۔

گونج گونج اُٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستان
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے
(حدائق بخشش شریف)

مکاشفۃ القلوب کا درس :

ابتداء میں حجۃ الاسلام حضرتِ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کتاب مُستطاب مُکاشفۃ القلوب (مترجم) سے مساجد میں درس جاری کیا۔

دعوتِ اسلامی کے نام کی تبدیلی کا حکم:

کام شروع کرنے کے تھوڑے دنوں کے بعد مرکز الاولیاء لاہور سے مجھے حضرتِ علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مکتوب موصول ہوا (اور اس مکتوب ہی کے ذریعے مجھے پتا چلا کہ حضرت مرکز الاولیاء تشریف لے گئے ہیں) جس میں میرے لیے کچھ اس طرح پیغام تھا، لاہور میں علماء و مشائخ

قافلہ بنا کر بس میں بیٹھ کر طیبہ مسجد، لیٹر بکس، سعود آباد ملیر (باب المدینہ کراچی) پہنچا اور نمازِ عشاء کے بعد حضرت کے درسِ حدیث کے بعد حکم ملنے پر بیان کرنے کی سعادت حاصل کی۔ دعوتِ اسلامی کے حوالے سے میرا یہ سب سے پہلا بیان تھا۔

دعوتِ اسلامی کا پہلا مدنی مرکز:

خطیبِ پاکستان، واعظِ شیریں بیان حضرتِ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اگرچہ نورانی میاں کی قیام گاہ پر ہونے والے اجلاس میں تشریف نہیں لائے تھے، نیز علامہ ارشدُ القادری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبانی بھی **دعوتِ اسلامی** کے تعلق سے اُن کے بارے میں کوئی بات میں نے نہیں سُنی تھی، تاہم ان کی مسلکِ اہلسنت سے محبت مرحبا! جب میں نے اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر **دعوتِ اسلامی** کے بارے میں بتایا تو بہت خوش ہوئے اور میری درخواست پر اپنے شہزادہ گرامی حضرتِ علامہ **کوکب نورانی صاحب** اطال اللہ عمرہ سے تائیدی مکتوب تیار کروا کر اپنے دستِ مبارک سے دستخط کر کے میرے حوالے کر دیا نیز بغیر طلب کے اپنے زیرِ تولیت مسجد گلزار حبیب (واقع گلستان اوکاڑوی باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار اجتماع کی اجازت عنایت فرمائی۔ چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کا اوّلین مدنی مرکز جامع مسجد گلزار حبیب بنا، اور ہم نے اُن کی حیات میں بھی اور بعد میں بھی برسوں تک وہاں ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع کیا۔

غزالیِ دوراں (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی شفقتیں:

غزالیِ دوراں حضرتِ علامہ سیّد احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی تائیدی مکتوب سے نوازا اور پہلے سالانہ اجتماع (ککری گراؤنڈلی مارکیٹ بابُ المدینہ کراچی) میں اپنے بیانِ عالیشان کے ذریعے علمی جواہر لُٹائے۔ حضرتِ غزالیِ دوراں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لائق تقلید شفقت کی ایک مَدنی جھلک مُلاحظہ ہو۔ چُنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مُرید نے مجھے بتایا کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص وارد ہوا اور اس نے آپ (یعنی الیاس قادری) کی خامیاں بیان کرنے کی کوشش کی اِس پر غزالیِ دوراں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِنتہائی انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے

اُن کی طرف سے کسی قسم کی پیش رَفت کا (تادمِ تحریر سننے میں نہیں آیا اور اب یہ دونوں حضرات وفات پاچکے ہیں۔رحمھما اللہ تعالیٰ

کراچی کا امیر:

۲ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۰۱ھ میں ہونے والے ''عُرسِ امجدی'' کے موقع پر باب المدینہ کراچی عالمگیر روڈ پر واقع دارُ العلوم امجدیہ، میں جگر گوشۂ صدر الشریعہ حضرتِ مولانا قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی اطال اللہ عمرہ سے میری ملاقات ہوگئی، وہ فرمانے لگے: ''ماموں جان (علامہ ارشد القادری ان کے ماموں تھے) تم کو یاد فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں **محمد الیاس قادری** کو **دعوتِ اسلامی** کا کام سونپوں گا، تم فُلاں مکتب میں ان سے مل لو۔'' چنانچہ میں حضرتِ علامہ ارشد القادری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔رسمی گفتگو کے بعد اُنہوں نے فرمایا: ''میں تم کو کراچی میں **دعوتِ اسلامی** کا امیر بناتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا: ''حضور! میں اس قابل نہیں۔'' انہوں نے خوش طبعی کے طور پر فرمایا: ''مجھے زیادہ قابل آدمی کی ضرورت بھی نہیں۔''

نورانی میاں نے دستخط نہیں کیے:

الختصر میں نے کام کا آغاز کردیا۔میری تائید میں کئی علمائے اہلسنت نے دستخط فرمادیئے۔اِسی ضمن میں حضرتِ علامہ شاہ احمد نورانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کافی شفقت فرمائی مگر دستخط کرنے سے انکار فرمایا۔مفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ مفتی وقارالدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قیام گاہ پر حاضر ہو کر جب دستخط کے لیے ملتجی ہوا تو اگرچہ شفقت فرمائی مگر دستخط سے انکار کرتے ہوئے کہنے لگے، میں کس بات پر دستخط کروں، تم اگر امیر ہو بھی تو کس کے؟ **دعوتِ اسلامی** کے الفاظ تو ہیں مگر کوئی ڈھانچا تو ہے نہیں وغیرہ۔

دعوتِ اسلامی کی تاریخ کا سب سے پہلا بیان:

حضرتِ علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دستخط بھی فرمائے اور حکم دیا کہ میری مسجد میں فُلاں دن عشاء کی نماز میں آ کر بیان کرو۔میری خوشی کی اِنتہا نہ رہی، چند اسلامی بھائیوں کا

کے بھرپور اجلاس میں یہ طے کیا گیا ہے کہ "سُنی تبلیغی جماعت" کے نام سے تبلیغ کا کام کیا جائے اور حضرتِ علامہ محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب "دینِ مصطفٰے" صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مساجد میں درس جاری کروایا جائے، لہٰذا آپ اِن ہدایات کی روشنی میں کام کیجئے، نیز یہ بھی تحریر تھا کہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب کو لاہور کا امیر مقرر کیا گیا ہے۔ (تادمِ تحریر قبلہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب کے تنظیمی کام سے نہ صرف ناواقفیت بلکہ جناب کی زیارت تک سے محروم ہوں)

میں نے "دعوتِ اسلامی" نام برقرار رکھا:

مکتوب پڑھ کر مجھے عجیب سا لگا! کراچی میں "دعوتِ اسلامی" نام طے ہوا، لاہور میں سُنی تبلیغی جماعت" ہو گیا، مزید دیگر شہروں یا ملکوں میں نہ جانے کیا صورتِ حال پیش آئے، نہ کوئی تنظیمی ڈھانچہ (net work) تھا نہ کوئی ٹھوس طریق کار، مجھے کس سے مشورہ کرنا چاہیے یہ بھی طے نہیں ہوا تھا، مکتوب جاری فرمانے کے بعد حضرت کب ہند تشریف لے گئے یہ بھی معلوم نہ ہو سکا، مجھے تنظیمی طور پر کسی کے ماتحت بھی نہیں رکھا گیا تھا۔ ایسی غیر واضح صورتِ حال میں منزل اور سفر کی سمت کا خود مجھے ہی تعین کرنا پڑا کیونکہ مجھے وسیع پیمانے پر دین کی خدمت کا شوق تھا۔

دعوتِ اسلامی "نام مُشتہر" ہو چکا تھا، نام کی تبدیلی کے ذریعے عوام کو ایک نیا "موضوعِ بحث" فراہم کرنا کسی بھی طرح مناسب نہیں تھا۔ میں نے یہ ذہن بنالیا کہ اب دعوتِ اسلامی کے نام ہی پر مجھے کسی کے ماتحت رہے بغیر کھل کر دین کا مَدَنی کام کرنا ہے۔ الحمدللہ عزوجل علماء و مشائخ اہلسنت اور عام سنیوں نے بھرپور تعاون کیا اور دعوتِ اسلامی ترقی کی منازل طے کرنے لگی میں تو تنہا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر

ایک ایک آتا گیا اور کارواں بنتا گیا

مدنی کام کا ڈھانچا (net work)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی کام رفتہ رفتہ بڑھتا گیا، خود ہی طریقِ کار بھی بنتا گیا، اور دیکھتے ہی دیکھتے دعوتِ اسلامی کا ننھا سا پودا ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر گیا۔ دنیا بھر

میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کو چلانے کے لیے "مرکزی مجلس شوریٰ" قائم ہے اور متعدد مجالس اس کے ماتحت کام کر رہی ہیں، ملکِ پاکستان میں تقریباً پچاس ہزار ذیلی حلقوں کی ترکیب ہے۔ اس کی ترتیب یوں ہے: ہر مسجد پر ذیلی حلقہ اور اس کی تین رکنی مجلس مشاورت اور اس مجلس کا ایک ذیلی نگران، پانچ مساجد پر ایک حلقہ اور پانچ مساجد کے ذیلی نگرانوں کی مجلس مشاورت اور مزید ایک اسلامی بھائی اس مجلس کا نگران۔ اسی طرح پانچ حلقوں کا ایک علاقہ، پانچ علاقوں کی ایک تحصیل، اور تین تحصیلوں کا ایک ڈویژن، قصبے اور دیہات بلکہ چھوٹے چھوٹے شہر بھی ڈویژن کی مجلس مشاورت کے ماتحت ہوتے ہیں، البتہ بڑے بڑے شہروں کے اندر ڈویژن قائم کیے جاتے ہیں، مثلاً باب المدینہ کراچی میں دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق ۹ ڈویژن ہیں اور اس کے اوپر شہر کی مجلس مشاورت، صوبہ کا کام چلانے کے لیے وہاں کی تمام مجالس پر صوبائی مجلس مشاورت پھر اُن سب پر ملک کی انتظامی کابینہ، دُنیا کے جن جن ممالک میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام ہو رہا ہے وہاں بھی ملکی سطح پر انتظامی کابینہ اور ممکنہ صورت میں مذکورہ انداز پر مجالس یا مجلس بین الاقوامی اُمور کی ہدایات کی روشنی میں ملکی حالات کے مطابق دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کیا جاتا ہے۔

جس طرح اسلامی بھائیوں میں مدنی کاموں کی بہاریں ہیں اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک میں اسلامی بہنوں میں بھی مدنی کام کی دُھوم دھام ہے۔

تاریخ لکھنے کا مقصد:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے (تادمِ تحریر یعنی ۷ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ تک) دنیا کے کم و بیش 55 ممالک میں اپنا پیغام پہنچا چکی ہے، اور مزید آگے کوچ جاری ہے۔ دعوتِ اسلامی والے بشمول پاکستان کسی بھی ملک کے ملکی معاملات میں دخیل نہیں ہوتے، مُروجہ ہڑتالوں اور موجودہ سیاست سے دور رہ کر عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بنیادوں پر اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش میں مصروفِ عمل ہیں، ایسے میں بعض کُتب کی طرف میری توجہ دلائی گئی جن میں

دعوتِ اسلامی کی تاریخ کو اپنے اپنے مزاج کے مطابق رنگ دیتے ہوئے مختلف شخصیات کو اس کا بانی قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ میرے جیتے جی دعوتِ اسلامی کی تاریخ کو مسخ ہوتا دیکھ کر میں پہلے ہی تشوّش تھا۔ مزید بعض ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کا بھی مطالبہ ہوا کہ دعوتِ اسلامی کی اصل تاریخ قلمبند کی جائے۔ خدا کی قسم! اپنے آپ کو بانی دعوتِ اسلامی کہلوانے کے شوق نے تحریر پر نہیں ابھارا، جذبہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے فضل، اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رحمت، صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فیضان اور غوث و رضا رحمہما اللہ تعالٰی کی نظرِ کرم سے خاتمہ بالخیر ہوجانے کے بعد مسلمانوں کو تشویش نہ ہو، ورنہ جہاں تک "بانی" کہلوانے کا تعلق ہے وہ تو ایک تعداد علماء و مشائخ و عوام اہلسنت کی ہے جو مجھے کہتی اور لکھتی ہے، ظاہر ہے سنار کو انگوٹھی بنانے کا حکم کرنے والے کو "بانی" نہیں بلکہ سنار ہی کو "بانیٔ انگوٹھی" قرار دیا جائے گا کہ "انگوٹھی" کا صرف نام لینے سے انگوٹھی بن نہیں گئی بلکہ سنار نے جدوجہد کی تو ہی بنی۔ صرف قارئین کے وسوسوں کی کاٹ کے لیے مثال پیش کی ہے ورنہ خدائے پاک کی قسم! مجھے القاب کی نہیں اللہ عزوجل کی رضا کی حاجت ہے کہ خدا و مصطفٰی عزوجل وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضگی کی صورت میں ڈھیروں القاب اور کروڑوں مُحبین و جاں نثار عذاب قبر و نار سے نہیں بچا سکیں گے۔ ہر ایک کو اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا چاہیے، جس کو دنیا میں زیادہ شہرت و مقبولیت حاصل ہو اُسے زیادہ خوفزدہ ہونا چاہیے کہ کہیں دنیا میں عزت دے کر آخرت کی عزت سے محروم نہ کر دیا جائے۔ واللّٰہُ العظیم اکامیاب وہی ہے جو دنیا میں سے ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہوا۔ بہر حال حقیر کاوش حاضر کی ہے، ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کی خدمت میں اصلاحِ امت کے مدنی جذبات میں تڑپتی ہوئی مدنی التجاء ہے کہ سنتوں بھری تحریک دعوتِ اسلامی سے متعلق ہر اُس تحریر کو جو کہ میری پیش کردہ تاریخ سے مُتصادم ہو غلط فہمی پر محمول کرتے ہوئے ردّ فرمادیں کہ گھر آباد کرنے والے سے زیادہ کسی اور کو گھر کی معلومات نہیں ہوسکتیں۔ اللہ عزوجل ہر مسلمان کو حق تسلیم کرنے کی سعادت بخشے اور غلط فہمی پر مبنی مضامین شائع کرنے والوں کو عاجزی کی نعمت سے مالا مال کرکے اِعترافِ حقیقت کرتے ہوئے تحریری طور پر رُجوع کرکے اپنی آخرت کا نقصان کرنے سے

محفوظ فرمائے۔امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وسوسہ: ہوسکتا ہے کہ کسی کو شیطان وسوسہ ڈالے کہ الیاس قادری کی پیش کردہ تاریخ کو ہی تسلیم کرنا کیوں ضروری ہے! کیا اس کو غلط فہمی نہیں ہوسکتی؟

علاجِ وسوسہ: ابھی تک جس جس نے بھی دعوتِ اسلامی کی تاریخ کے بارے میں قلم اُٹھایا ہے ان میں سے ایک بھی دعوتِ اسلامی کا تنظیمی طور پر ذمہ دار ہے نہ ہی علمی طور پر دعوتِ اسلامی کا مبلغ، جب کہ ہر ذی شعور باضمیر مسلمان یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ جس نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے فضل و کرم سے برسہا برس تک مسجد مسجد، گلی گلی، گاؤں گاؤں اور شہر شہر پھر کر دعوتِ اسلامی کے باغ کو اپنے خونِ جگر سے سینچا ہو اُس سے بہتر و دُرست تاریخ کوئی اور نہیں بیان کرسکتا، پھر بھی اگر کسی کو پیش کردہ حقائق سے اِختلاف ہو اور وہ واقعی اُمت کی ہمدردی میں دھڑکنے والے دل کا حامل ہو تو براہِ راست مجھ سے رابطہ کر کے اپنے موقف پر ثبوتِ شرعی پیش کردے، ان شاء اللہ عزوجل مجھے ضِدّی یا ہٹ دھرم نہیں بلکہ شکریہ کے ساتھ رُجوع کرنے والا پائے گا۔ جلسوں میں مائیک پر یا ماہناموں وغیرہ میں چھاپ کر اگر کسی نے بالواسطہ یا بلاواسطہ میری مخالفت پر کمر باندھی تو میں پیشگی ہی معذرت خواہ ہوں کہ ایسوں کو جواب دے کر جواب الجواب کے ذریعے اعتراضات برائے اعتراضات والے معاملات کے لیے اپنے پاس فارغ اوقات نہیں پاتا۔ "دعوتِ اسلامی اِس نے بنائی اس نے بنائی" کے موضوع پر تحریری جنگ کرنے میں دین کے کام کا بھی نقصان تو نظر آرہا ہے مگر بھلائی کا پہلو ایک بھی نہیں، جس نے بھی بنائی ہو اب تو بن چکی، جو بھی اِس میں رہ کر دین کا کام کررہے ہیں اُن کو کرنے دینا چاہیے۔ بلکہ ضرورت اِس امر کی ہے سب کے سب مل کر "دعوتِ اسلامی" کے ساتھ ہر معاملے میں تعاون کریں۔

اعلیٰ حضرت اور دعوتِ اسلامی

از۔ مولانا ابو رجب عطاری مدنی کراچی

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، پروانۂ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عقائد، کلام، تفسیر، حدیث، اُصولِ حدیث، فِقہ، اُصولِ فِقہ، تصوُّف، سُلُوک، ادب، لُغت، تاریخ، مُناظِرہ، تکسیر، توقیت، ہیَئت جیسے کم وبیش 55 عُلُوم پر عُبُور رکھنے والے ایسے ماہر عالم ومفتی اور فقیہ تھے کہ درجنوں عُلُوم وفُنُون پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف مبارکہ میں آپ کی علمی وَجاہت، فِقہی مُہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں بالخصوص 30 ضخیم جِلدوں، تقریباً بائیس ہزار (22000) صفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دوسو چھ (206) رسائل پر مشتمل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاوٰی کا مجموعہ ''العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة'' جو ''فتاوٰی رضویہ'' کے نام سے مشہور ہے، فقہ حنفی کا ایسا عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں قران وحدیث کی روشنی میں شریعت کے احکام بھی ہیں اور طریقت کے آداب بھی، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم واولیائے کرام علیہم رحمۃ اللہ السلام کے فضائل ومناقب بھی ہیں اور سلاطینِ اسلام کے تذکرے بھی، اصولی وفروعی مسائل کے دلائل بھی ہیں اور علوم وفنون میں اشتغال رکھنے والوں کے ذہن میں پیدا ہونے والے اشکالات کے جوابات بھی، حلال وحرام کے مسائل بھی ہیں اور خوابوں کی تعبیریں بھی، بزرگوں کی ایمان افروز حکایات بھی ہیں اور ذاتی تجربات بھی، اصلاحی کلمات بھی ہیں اور اشعار کی تشریح بھی، ریاضی اور سائنسی نظریات بھی ہیں اور تاریخ کے حقائق بھی، منطق وفلسفہ کے عُقدوں کے حل بھی ہیں اور ہیئت وفلکیات کی توجیہات بھی، الغرض ''فتاوٰی رضویہ'' عوام وخواص کے لئے معلومات کا انمول خزانہ ہے۔ یہ ایک ہی مفتی کے قلم سے نکلا ہوا غالباً اُردو زبان میں دنیا کا ضخیم ترین مجموعۂ فتاویٰ ہے۔ الحمدللہ عزوجل تبلیغ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے بانی، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش پر

دعوتِ اسلامی کی مجالس المدینۃ العلمیہ اور آئی ٹی کی طرف سے فتاوی رضویہ کا سافٹ ویئر CD کی شکل میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے ذریعے پیش کر دیا گیا ہے، جسے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس سافٹ ویئر سی ڈی کی وجہ سے نہ صرف کم آمدنی والے اسلامی بھائیوں کو "فتاوی رضویہ" پڑھنے کا موقع ملے گا بلکہ ان شاء اللہ عزوجل علماء و مفتیان عظام دامت فیوضہم کو سرچ (Search) کے ذریعے مطلوبہ مسئلہ تلاش کرنے اور کاپی آپشن کے ذریعے فتاوی رضویہ کی عبارتیں اپنے فتاوی اور کتب میں شامل کرنے کی بھی سہولت میسر آئے گی۔

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت کے ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" کے بھی کیا کہنے! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اس ترجمے کی مدح سرائی کرتے ہوئے صد سالہ جشنِ کنز الایمان (۱۴۳۰ھ) کے موقع پر اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عاشقِ ماہِ نُبوت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، پیکرِ فُنُون و حکمت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کا "ترجمۂ قرآن کنز الایمان" اُردو کے تمام تراجم پر فائق ہے۔ یہ ترجمہ تحت اللّفظ ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف مُستند تفاسیر کا مجموعہ بھی ہے، جہاں کنز الایمان کے ہر ہر لفظ سے ربُّ الارباب عزوجل کے اِحترام و آداب کے سَوتے پھوٹتے ہیں، وہاں شاہِ خیر الانام صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی تعظیم و اکرام کے چشمے بھی اُبل رہے ہیں، مَعارفِ قرآنی اور الفتِ ربّانی و شہنشاہِ زمانی عزوجل و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے اپنے قلوب کو نورانی بنانے کیلئے کنز الایمان شریف کا مُطالَعہ بے حد مفید ہے۔ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے باعمل

بنانے کیلئے اسلامی بھائیوں کو 72، اسلامی بہنوں کو 63 نیز طلبہ کو دیئے ہوئے 92 ''مدنی انعامات'' میں سے مَدَنی انعام نمبر 20 کے مطابق ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی کو کنزالایمان شریف سے روزانہ کم از کم تین آیات کا ترجَمہ اور خزائنُ العرفان یا نورُالعرفان سے اس کی تفسیر پڑھنی ہوتی ہے الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کئی ایسے اسلامی بھائی اور اسلامی بہن ملیں گے جو کہ کنزالایمان شریف مع تفسیر کے مکمَّل مُطالَعے سے مُشَرَّف ہوں گے۔ جنہوں نے ابھی تک مُکمَّل مطالَعہ نہیں کیا اُن سب کی خدمتوں میں مَدَنی التجاء ہے کہ حُصولِ ثواب کی نیّت سے مُطالَعے کی تکمیل کا مُصَمَّم عزم فرمالیں، یہ ذِہن میں رہے کہ اگرچہ کنزالایمان شریف کا گھر میں تشریف فرما ہونا باعثِ برکت ہے مگر اس کو پڑھنا سعادت بالائے سعادت، ایمان کی طراوت، سُنّیت پر استِقامت، اعمالِ حَسَنہ پر مُداوَمت، سوالات قبر میں استِقامت اور نَجاتِ آخرت اور دُخولِ جنّت کا ذریعہ ہے۔ (الخ) الحمدللہ عزوجل امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش پر صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے مبارَک موقع پر گھر گھر کنزالایمان شریف کو داخِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی طرف سے پاک وہند میں ''کنزالایمان'' کے بے شُمار نسخے نصف ھدیہ پر فروخت بھی کئے گئے۔ اس کے علاوہ دعوت اسلامی کی مجلس آئی ٹی ''قرانِ کریم'' کو ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان کے ساتھ سافٹ ویئر سی ڈی کی شکل میں پیش کرچکی ہے، اس CD کو بھی مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس سافٹ ویئر کی مدد سے آپ قران مجید اور ترجمۂ کنزالایمان پڑھ اور سن سکتے ہیں اور تفسیر کا بھی مطالعہ کرسکتے ہیں نیز سرچ آپشن کے ذریعے قرآن مجید، ترجمۂ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان میں کوئی لفظ تلاش (Search) بھی کر سکتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کا اشاعتی ادارہ مکتبۃ المدینہ بھی ترجمۂ کنزالایمان مع تفسیر خزائن خوبصورت انداز میں شائع کرچکا ہے۔

الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے بانی، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو اپنے دادا پیر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت سے اتنی عقیدت ومحبت ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی

زندگی کا پہلا رسالہ بھی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے متعلق لکھا جس کا نام ''تذکرۂ امام احمد رضا'' ہے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اُلفتِ رضا میں اپنے بڑے صاحبزادے کا نام اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت کی نسبت سے اَحمد رضا رکھا اور اس کی شادی کی تاریخ بھی ۱۰ شَــــوَّالُ الـمُـکَـرَّم رکھی جو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت کا یوم ولادت ہے۔ جب آپ دامت برکاتہم العالیہ پہلی بار ''مدینۃ المرشد بریلی شریف'' پہنچے تو جب تک قِیام رہا آپ ادباً برہنا پار ہے (یعنی پاؤں میں چپل نہیں پہنی)۔ اور جب اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت کے مزارِ مبارک پر حاضری کا وقت آیا تو لوگوں نے دیکھا کہ آپ دامت بَرَکاتُہم العالیہ زمین پَر لیٹ گئے اور لوٹتے ہوئے مزارِ مبارَک پر حاضر ہوئے۔ دورانِ حاضری ایک ضعیف العمر بُزرگ کے متعلق کسی نے بتایا کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت کو دیکھا ہے، تو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اور آپ کے دونوں صاحبزادوں نے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت کی زیارت کرنے والی آنکھوں کو بوسہ دیا۔ ایک دفعہ کسی اسلامی بھائی نے آپ دامت برکاتہم العالیہ سے عرض کی کیا کہ مطالعہ کیلئے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت کی چند کُتُب کے نام ارشاد فرمادیجئے تو آپ نے جواباً کچھ اس طرح ارشاد فرمایا کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت کی تو ہر کتاب تبرکاً لے لینی ہی چاہئے۔ میرے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن تو ایسے تھے کہ جب آپ قلم اُٹھاتے ہوں گے تو لُغت دست بستہ عرض کرتی ہوگی کہ حُضور! مجھ سے کوئی لفظ لے لیں کہ میں اس پر فخر کرسکوں، میرے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت کی تو وہ شان ہے کہ کسی کو دُھول کی چٹکی دیں تو اُس کا بیڑا پار ہوجائے۔ اسی عقیدت کی بنا پر امیر اہلسنّت مدظلہ العالی کا برسہا برس سے معمول ہے کہ اپنے بیانات میں آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ عُموماً کنزالایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر کچھ اِس انداز میں کرتے ہیں کہ سُننے والے کے دل کی گہرائیوں میں اُتر جائے اور ترجمے اور مُترجِم (یعنی ترجمہ کرنے والے) کی اہمیت وعظمت اس پر روشن ہوجائے، ان کے ترجمہ بیان کرنے کا انداز بارہا یہ سنا گیا ہے مثلاً اللہ تبارَكَ وَتعالٰی پارہ ۲۵ سُورۃُ الشّورٰی آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ﴿۳۰﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، اِمامِ عشق ومحبّت، باعثِ خیر وبرکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قراٰن ''کنز الایمان'' میں اس کا ترجَمہ کچھ یوں کرتے ہیں: ''اور تمہیں جو مُصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا، اور بہُت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔'' (پارہ ۲۵ الشوریٰ آیت ۳۰) تحریر میں بھی آپ کا معمول ہے کہ آیاتِ قرانیہ کا ترجمہ التزاماً کنز الایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور اسے واضح بھی کر دیتے ہیں۔ اِسی طرح سُنّی علماء پر مشتمل دعوتِ اسلامی کے علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کاموں پر مامور مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' کی تمام کُتُب میں بھی آیات کا ترجمہ کنز الایمان سے مع تصریح نام پیش کیا جاتا ہے۔

الحمدللہ عزوجل امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نہ صرف خود اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت سے عقیدت رکھتے ہیں بلکہ اپنے متعلقین کو بھی عقیدتِ اعلیٰ حضرت گویا گھول کر پلاتے ہیں، دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ کے تخصص فی الفقہ کے طلبہ کو علم وحکمت کے مَدَنی پھولوں سے نوازتے ہوئے فرمایا: ☆اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن جو کہ ولیُ اللہ، سچّے عاشقِ رسول اور ہمارے مُسلَّمہ بُزُرگ ہیں، ان کی عقیدت کو دل کی گہرائی کے اندر سنبھال کر رکھنا بے حد ضَروری ہے۔ اللّٰہ کے پیارے حبیب، عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اَلبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُم یعنی برکت تمہارے بُزُرگوں کے ساتھ ہے۔'' (المستدرك للحاكم، كتاب الايمان، ج۱، ص۲۳۸، الحديث ۲۱۸) ☆آپ میں سے اگر کسی کا میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت سے اختِلاف کا معمولی سا بھی ذِہن بننا شروع ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپکی بربادی کے دن شُروع ہو گئے! للہٰذا فوراً چوکنّے ہو جایئے اور اختِلاف کے خیال کو حرفِ غَلَط کی طرح دِماغ سے مِٹا دیجئے۔ ☆فتاوٰی رضویہ

شریف میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت کا بیان کردہ کوئی مسئلہ بالفرض آپ کا ذہن قبول نہ کرے تب بھی اس کے بارے میں عَقل کے گھوڑے مت دوڑایئے بلکہ نہ سمجھ پانے کو اپنی عقل ہی کی کوتاہی تصوُّر کیجئے۔ دیکھئے! میں نے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت سے اختِلاف کرنے سے آپ کو روکا ہے، رہا تغیرِ زمان وغیرہ اسبابِ ستہ کی روشنی میں بعض اَحکام میں رعایت یا تبدیلی کا مسئلہ تو اسے اِختِلاف کرنا نہیں کہتے، اِس ضِمن میں جو فیصلہ اَکابر علمائے اہلسنّت کریں اُس پر عمل کیجئے۔ ☆امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ایک جگہ لکھتے ہیں: تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں مَسلکِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مضبوطی سے قائم رہیں، اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک وہی ہے جو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سلف صالحینِ عِظام رحمہم اللہ تعالیٰ کا مسلک تھا، یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایک مان کر اُسی کی بندگی اور شہنشاہِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، سُرورِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کا بھیجا ہوا سچّا اور آخری رسول ماننا، نیز **اللہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مَحبّت وعظمت کی مُکمّل پاسداری کرنا، ضَروریاتِ دین میں سے کسی کا بھی انکار نہ کرنا، نیز **اللہ** ورسول وصَحابۂ کرام عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہُم کی تَوہین وتَنقِیص سے مکمّل دُور اور گستاخوں سے دُور ونُفور رہنا، وغیرہ وغیرہ۔ (دعوتِ اسلامی کا تعارف ص ۴۸ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے عطا کردہ وہ 19 مدنی پھول جن کا پڑھنا ذمہ دارانِ دعوت اسلامی کے مدنی مشوروں میں لازمی رکھا گیا ہے، اس کا سب پہلا مدنی پھول یہ ہے کہ مسلک اعلحضرت پر قائم رہیں اور علماء اہلسنت کا ادب کرتے رہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت نے فتاوٰی رضویہ جلد 29 صفحہ 599 پر دس مَدَنی پھول عطا کئے ہیں: ﴿1﴾ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔ ﴿2﴾ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نخواہی گرویدہ ہوں۔ ﴿3﴾ مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں کہ لالچ سے جان توڑ کر کوشش کریں۔ ﴿4﴾ طبائع طلبہ کی جانچ ہو، جو جس

کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔ یوں ان میں کچھ مدرسین بنائے جائیں، کچھ واعظین کچھ مصنفین، کچھ مناظرین، پھر تصنیف و مناظرہ میں بھی توزیع ہو، کوئی کسی فن پر کوئی کسی پر۔﴿5﴾ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً وتقریراً وعظاً ومناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں۔﴿6﴾ حمایتِ مذہب و رَدِّ بد مذہباں میں مفید کتب ورسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔﴿7﴾ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوش خط چھاپ کر ملک میں مفت شائع کیے جائیں۔﴿8﴾ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگران رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں۔ آپ سرکوبیِ اعداء کے لیے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔﴿9﴾ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔﴿10﴾ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم از کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔ حدیث کا ارشاد کیسا صادق ہے کہ آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا (کشف الخفاء، ج۲، ص۳٦٦، رقم الحدیث ۳۲٦۹ دارلکتب العلمیه بیروت) اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق ومصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام ہے، عَالِمِ **ماکان و مایکون** (یعنی جو ہو چکا یا ہوگا اُس کا علم رکھنے والے) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۹، ص ۵۹۹) الحمدللہ عزوجل! اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزت کے عطا کردہ ان دس مَدَنی پھولوں پر عمل کے لئے بھی دعوتِ اسلامی مسلسل کوشاں ہے، اس کی کچھ تفصیل ملاحظہ کیجئے:

جامعاتُ المدینہ

درسِ نظامی (عالِم کورس) کی تعلیم دینے کے لئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام جامعۃ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے مدرسۃ المدینہ گودھرا کالونی (باب المدینہ کراچی) کی دوسری منزل میں کھولی گئی۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا، جامعۃ المدینہ کی

مزید شاخیں ہوتی گئیں۔اس وقت دنیا کے مختلف ممالک مثلاً پاکستان، ہند، جنوبی افریقہ، انگلینڈ میں متعدد جامعات المدینہ قائم ہیں، جن میں 167 سے زائد جامعات صرف پاکستان میں ہیں ان کے ذریعے کم وبیش 7,500 اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولتوں کے ساتھ) ''درس نظامی'' (عالم کورس) اور تقریباً 3,098 اسلامی بہنوں کو ''عالمہ کورس'' کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔اہلسنّت کے مدارس کے مُلک گیر ادارہ تنظیم المدارس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے امتحانات میں برسوں سے تقریباً ہر سال ''دعوتِ اسلامی'' کے جامعات کے طلبہ اور طالبات پاکستان بھر میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے بسا اوقات اوّل، دُوُم اور سِوُم پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔ جامِعۃُ المدینہ سے سَنَدِ فَراغت حاصِل کرنے والے عُلَما کے نام کے ساتھ مَدَنی لکھا اور بولا جاتا ہے۔

تَخَصُّص فِی الفِقْہ

دعوتِ اسلامی کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ اس کے ''جامعۃ المدینہ'' میں دورۂ حدیث کے بعد جید علمائے کرام کی زیرِ نگرانی تَخَصُّصُ فِی الْفِقْہُ کروایا جاتا ہے جس کی مدت دو سال ہے جس میں مُتَعَدِّد عُلَمائے کرام اِفتا کی تربیت پا رہے ہیں۔اس کورس میں داخلے کے لئے بھی باقاعدہ ٹیسٹ لیا جاتا ہے۔اس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ سے اِجارہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی معاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر مفتی کورس کر سکیں۔ فی الحال یہ کورس جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی میں کروایا جاتا ہے۔

آٹھ سالہ عالم کورس یعنی درس نظامی کرنے کے بعد مزید دو سالہ تَخَصُّص فِی الفِقْہ کا کورس کرنے والے کو ضروری صلاحیت پر پورا اترنے کی صورت میں بطور معاون تدریب کے لئے دار الافتاء اہلسنّت میں بٹھایا جاتا ہے اس میں تربیت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ نجی طور پر فتاوی رضویہ (مکمل 30 جلدیں) بہارِ شریعت (20 حصے) کا مطالعہ کرنے کے علاوہ اُردُو میں شائع ہونے والے مفتیانِ اہلِ سنّت کے فتاوی کے کثیر مجموعے پڑھنے ضروری ہوتے ہیں ساتھ ہی جو مفتیانِ کرام کی

نگرانی میں 1200 فتوے لکھ لے اس کو مُتَخَصِّص فِی الْفِقْہ درجہ دیا جاتا ہے۔ مزید 1400 فتاویٰ تحریر کرنے والے کو "نائب مفتی" کا منصب ملتا اور پھر 1400 فتاویٰ لکھنے پر دعوتِ اسلامی کی مجلسِ افتاء کی منظوری کی صورت میں "مفتی ومُصَدِّق" (یعنی فتاویٰ کی تصدیق کرنے کا اہل) قرار دیا جاتا ہے۔ ایک سالہ تَخَصُّص فِی الْفُنُوْن وتوقِیْت کے کورس کا سلسلہ بھی ہے۔

مدارِس المدینہ

حفظ وناظرہ کے لاتعداد مدارس بنام "مدرسۃ المدینہ" مختلف ممالک مثلاً ہند، پاکستان، بنگلا دیش وغیرہ میں قائم ہیں۔ صرف پاکستان بھر میں تادمِ تحریر کم وبیش 75,000 (بہتر ہزار) مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔

مدارِسُ المدینہ (بالغان)

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مساجد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی ترکیب ہوتی ہے جن میں اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قران کریم سیکھتے، دعائیں یاد کرتے، اپنی نمازوں کی اصلاح کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔

دارُالافتاء اھلِ سُنّت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ پاکستان بھر میں مختلف مقامات پر دارالافتاء اہلسنّت قائم ہیں جہاں دعوتِ اسلامی سے وابستہ مفتیانِ کرام اور علمائے اہلسنّت مسلمانوں کی شرعی رہنمائی کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ اب تادمِ تحریر ماہانہ کم وبیش دو ہزار (2000) فتاویٰ (جن میں انٹرنیٹ پر جاری ہونے والے فتاویٰ بھی شامل ہیں) دارالافتاء سے جاری کیے جاتے ہیں۔ اکثر فتاویٰ کمپیوٹر پر کمپوز کرکے دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہزارہا اسلامی بھائی ٹیلیفون کے ذریعے نیز بالمُشافہ اپنے درپیش مسائل کا حل پاتے اور اپنے معاملات کو شریعتِ مُطَہَّرہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (یہ الفاظ لکھنے) تک کم وبیش بہتر ہزار (72,000) سے زائد فتاویٰ جاری کیے جاچکے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس شعبہ میں مزید ترقی کا سفر ابھی جاری ہے۔

انٹر نیٹ

انٹرنیٹ کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذریعے دنیا بھر میں اسلام کا پیغام عام کیا جارہا ہے۔

مَدَنی چینل

الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کا سنّیوں کا اِکلوتا اور مقبولِ عام مدنی چینل بھی بالخصوص ''ماہِ رضا'' میں فیضانِ رضا کے عنوان سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاکیزہ حالات، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سیرت کے روح پرور واقعات اور ایمان افروز ارشادات کے مَدَنی پھول لئے بیک وقت روزانہ دنیا کے ہزاروں گھروں میں .T.V اور انٹرنیٹ کے ذریعے داخل ہوکر لاکھوں مسلمانوں کے قلوب واذہان کو مہکارہا ہے اور یوں دنیا میں ہر طرف مسلکِ اعلیٰ حضرت کی دھومیں مچا رہا ہے۔ الحمدللہ عزوجل پاک وہند، انگلینڈ اور جنوبی افریقہ اور عرب ممالک کے کثیر علما نے مَدَنی چینل کے بارے میں حوصلہ افزا تاثرات سے نوازا ہے، چُنانچہ حضرت علاّمہ مولانا مفتی شمس الھدیٰ مصباحی مُدَّظِلُّہُ العَالِی (سابق مدرس الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، ہند، حال مفتی دارُ الافتاء کنزالایمان، ویسٹ یارک شائر UK) لکھتے ہیں: آج کے پرآشوب اور پُرفتن دور میں جب کہ میڈیا کا ہر چہار جانب غلغلہ ہے۔ کفار ومرتدین اور تمام فِرَقِ باطلہ پوری سرگرمی کے ساتھ اپنے باطل وعاطل عقائد ونظریات کو پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلانے میں مصروفِ عمل ہیں۔ جس کے سبب ہماری جوان نسل خاص طور پر گمراہی اور بے راہ روی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔ اس تناظر میں عقائدِ صحیحہ کی ترویج واِشاعت کی خاطر اور قومِ مسلم کو فاسد وکاسد خیالات سے محفوظ رکھنے کے لیے **مَدَنی چینل** کا آغاز معاشرے کے مرض کا برمحل علاج ہے۔ میں نے اس کے بارے میں سُنا اور دیکھا بھی کہ بہت سے لوگوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہورہا ہے اور کتنے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہورہے ہیں، لوگ غلط روی سے راہِ راست اپنارہے ہیں، بددینوں کے بیانات

نے سے باز آرہے ہیں۔بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ اے ربّ عزوجل ہمیں، ہماری تنظیموں
و، ہمارے احباب کوحق پھیلانے اور باطل کے سدِّ باب کی سعی بلیغ کی توفیق سے نوازدے۔ مفتی
بدالنبی حمیدی مُدَّظِلُّہُ العَالِی (فوڈبرگ نمبر1 6منٹ روڈJHB ساؤتھ افریقہ) لکھتے ہیں:دینِ
اسلام آخری دین ہے اوراسکی حفاظت کا ذِمّہ اَللّٰہ عزوجل نے خودلیا ہے۔اس دین کے اُصول کاباقی
رہنا ہروقت ضروری ہے۔ہمارے آقاعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے
بعداس دین کی اشاعت کی ذِمّہ داری علماءِ حق اور مسلمانوں کی وہ تنظمیں جواسلام کے اُصول وضوابط کو
سختی سے تھامے ہوئے ہیں کوسونپی گئی ہے۔اس دور میں اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی پوری
دنیا میں خدمتِ دین کے لیے کوشاں ہےاور بڑی کامیابی سے 35 سے زائد شعبوں میں کام کررہی
ہے۔الیکٹرونک میڈیا کی اس دور میں اَہمیت کوکوئی صاحبِ بصیرت نظرانداز نہیں کرسکتا، ٹی وی کے
ذریعے سے بدمذہبی، بداخلاقی، میوزک، ناچ گانے اور فلموں ڈراموں کوخوب پھیلایا گیااوراس کے
رداور دِفاع کے لیے ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا، کچھ ٹی وی چینل نے تواسلام کے نام پر مسلمانوں
میں اورزیادہ شکوک وشبہات پیدا کردیئے لہٰذااس دور میں **مَدَنی چینل** کاشروع ہوناصبح کے
اشارے کی طرح ہے جوصبح کے آنے کی خبر دیتا ہےاوررات کے اندھیرے چلے جانے کا اِعلان کرتا
ہے۔ایک ایسے ٹی وی چینل کی مسلمانوں کوسخت ضرورت تھی جس میں صحیح عقائد اور ہر معاملہ دینِ
اسلام کی تعلیمات کے عین مطابق پیش کیا جائے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں پورے یقین سے کہہ
سکتا ہوں کہ دعوتِ اسلامی نے **مَدَنی چینل** شروع کرکے مسلمانانِ عالم کی اس ضرورت کو
بھی پورا کردیا۔

ھاتھوں ھاتھ دارُالِافتاء اھلِ سُنّت

دعوتِ اسلامی کی websiteمیں دارُالافتاء اہلِ سُنّت پرُدنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف
سے پوچھے جانے والے مسائل کاحل بتایا جاتا، کفّار کے اسلام پراعتراضات کے جوابات دیئے
جاتے اوراِن کواسلام کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔

مکتبۃ المدینہ

اِس اشاعتی ادارے کے ذَرِیعے سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ،امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر عُلَمائے اہلسنت کی کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنّتوں کے پھول کِھلا رہی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے اپنے پریس (Press) بھی قائم کر لئے ہیں۔ نیز سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کی لاکھوں کیسٹیں اور VCD,S بھی دنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں۔

المدینۃُ العِلمیّۃ

"**المدینۃ العلمیۃ**" دعوتِ اسلامی کے عُلَماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے چھ شعبے ہیں: (۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب (۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۵) شعبۂ تخریج (۶) شعبۂ تراجمِ کتب۔ "**المدینۃ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔

مجلسِ تَراجم

مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے مختلف رسالوں کے جدا جدا زبانوں میں تراجم کر کے اسے دنیا کے کئی ممالک میں بھیجنے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس وقت دنیا کی تقریباً 18 زبانوں میں تراجم ہورہے ہیں: ﴿1﴾ عربی ﴿2﴾ فارسی ﴿3﴾ انگریزی ﴿4﴾ فرینچ (فرانسیسی) (FRENCH) ﴿5﴾ سواہلی (SWAHILI) ﴿6﴾ تامل (TAMIL) ﴿7﴾ سنگلا (SINGLA) ﴿8﴾ چائنیز (CHINIESE) ﴿9﴾ ھندی (HINDI) ﴿10﴾ گجراتی (GUJARATI) ﴿11﴾ کریول (CREOL) ﴿12﴾ جرمن (GERMAN) ﴿13﴾ اسپینش (SPANISH) ﴿14﴾ رشین (RUSSIAN)

﴾15﴿ بنگلہ (BANGLA) ﴾16﴿ ھاؤسا (HAUSA) ﴾17﴿ پشتو (PUSHTO)
﴾18﴿ سندھی (SINDH)

مختلف کورسز

مُبَلِّغین کی تربیت کے لیے مختلف کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے مثلاً 41 دن کا مدنی قافِلہ کورس، 63 دن کا تربیتی کورس،، امامت کورس اور مُدرِّس کورس وغیرہم۔ خصوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے مُبَلِّغین کو اشاروں کی زبان میں گفتگو اور بیان سکھانے کیلئے 30 دن کے قفلِ مدینہ کورس کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے، جن میں باقاعدہ اشاروں کی زبان میں نعت، بیان، ذکر اور دعا کی ترکیب بھی سکھائی جاتی ہے۔

بیرونِ ملک اجتماعات

دنیا کے کئی ممالک میں دو، دو دن کے سنّتوں بھرے اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں ہزاروں مقامی اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں نیز ان اجتماعات کی برکت سے وقتاً فوقتاً غیر مسلم، مسلمان ہوجاتے ہیں، ان اجتماعات سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کرتے ہیں۔

تربیّتی اجتماعات

ملک و بیرونِ ملک میں ذمّے داران کے دو/تین دن کے تربیتی اجتماعات مُنعَقِد کئے جاتے ہیں جن میں ہزاروں ذمّے داران شرکت کر کے مدنی کام کو مزید بہتر انداز میں کرنے کا عزم کر کے لوٹتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی اس وقت الحمدللہ عزوجل 41 سے زائد شعبہ جات میں سنّتوں کی خدمت کر رہی ہے اور تقریباً 150 سے زائد ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے، آگے کُوچ جاری ہے۔ دعوتِ اسلامی کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کے لئے ''دعوتِ اسلامی کا تعارُف'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ بے حد مُفید ہے۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو مسلکِ اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لئے مزید کاوشیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر

مدینہ پاک بھی کیسی بستی ہے جہاں ہر طرف رحمتِ باری تعالیٰ کے چشمے رواں دواں ہیں۔ بارگاہِ نبوی میں بیٹھ جائیے، ہر چیز پُرنور دکھائی دیتی ہے۔ ہر چہرہ آفتاب اور ہر پیشانی ماہتاب نظر آتی ہے۔ مجھے ''اصحاب صفہ'' کی نشست گاہ پر تلاوت قرآن پاک کرتے ابھی ایک گھنٹہ نہ گزرا تھا کہ میرے ایک آفتاب رو دوست نے اشارۂ ابرو سے 'باب مجیدی' کی طرف آنے کا اشارہ کیا۔ دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر نکلا تو سامنے ایک گاڑی کھڑی دکھائی دی، مجھے اس میں بٹھانے کے بعد کہا کہ وہ سامنے دیکھو، میرے آقا کا پسندیدہ پہاڑ 'اُحد' نظر آرہا ہے۔ آج ہم اس کے دامن میں چند لمحات گزاریں گے۔ میں ہر روز اس خوبصورت پہاڑ کو دیکھا کرتا مگر آج دوست مجھے اس کے دامن میں چند لمحات گزارنے کی دعوت دے رہا تھا، دل جھوم اُٹھا۔ گاڑی چلتی رہی، ہم جوں جوں وادی اُحد کی طرف بڑھتے گئے کہ احد کی چٹانیں، پتھر حتیٰ کہ ذرّے نمایاں ہوتے نظر آنے لگے، میرے دوست نے میری مسرتوں میں مزید اضافہ کرتے ہوئے کہا آج ہم 'دامن اُحد' میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہدا حضرت امیر حمزہؓ کے مزار کی زیارت کریں گے اور ان کے ساتھ ہی رات گزاریں گے اور ان کے قرب وجوار میں ہی رہیں گے۔

میرے دوست نے چلتی ہوئی کار میں مجھے بتایا کہ سیدنا امیر حمزہؓ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب چچا تھے، رضائی بھائی تھے (حضرت ثوبیہ کے شیر خوار) اور جان نثار صحابی تھے، بے مثال

شمشیر زن تھے۔ جری جنگجو تھے، بہادر مجاہد تھے، جب میدان جنگ میں اترتے تو دشمنوں پر شیروں کی طرح جھپٹتے، جب تلوار چلاتے تو کشتوں کے پشتے لگا دیتے۔ ان کی تلوار بجلیاں برساتی چلتی جاتی۔ ان کی شمشیر کفار کے سر کاٹتی نکل جاتی۔ میرے دوست نے مجھے بتایا کہ سیدنا حمزہ، حضور پاک کے ان صحابہ میں سے تھے جن پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی نگاہ جلوہ باری فرماتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ہر بات قبول فرماتے، تم نے تو خطیب مدینہ مولانا ضیاء الدین قادری رضوی کی وہ بات اکثر علماء کرام سے سنی ہوگی کہ اگر کوئی مشکل حل نہ ہو تو سیدنا امیر حمزہؓ کے مزار پر حاضری دو، پھر بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر مواجہہ شریف پر کھڑے ہو کر سیدنا امیر حمزہ کا نام لے کر بارگاہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں التجا کرو۔ مشکل سے مشکل کام آسان ہو جائے گا اور قبولیت کے فوری آرڈر نافذ ہوں گے۔ حضور پاک اپنے چچا کی سفارش کبھی رد نہیں فرماتے۔

سیدنا امیر حمزہؓ کا مزار ایک وسیع احاطے میں ہے، جس کے ارد گرد لوہے کے جنگلے لگا دیے گئے ہیں اور لوگ ان جنگلوں کے باہر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھتے ہیں اور زیارت کرتے ہیں۔ میں کھڑا تھا، سامنے مزار مبارک تھا، میں بے خود تھا، نہ مجھے دعا کرنا آتی تھی نہ التجا، نہ سفارش کرنا آتی تھی نہ فریاد.........

سخن گفتن چہ مشکل بود آں جائے کہ من بودم!

ہوش سنبھالا تو میدان اُحد میں دور تک نظریں گئیں، میدان اُحد کے دامن میں حضور ﷺ کے جان نثار صحابہ آرام فرما ہیں، جانباز صحابہ سوئے ہوئے ہیں، مگر نجدی فتوئی بازوں کے ہاتھوں ان مزارات کو پیوست زمین کر دیا گیا ہے، ان نادان دشمنوں کو کیا پتا کہ یہاں کون لوگ سوئے ہوئے ہیں۔

اُحد کی تربتیں ہیں حریت کے سنگ بنیادی
ہے جن پر استوار اسلام کا ایوانِ آزادی

آج ان جان نثارانِ رسول کے مزارات ریگ و سنگ کے تودے بن چکے ہیں۔ سیدنا امیر حمزہؓ کا مزار مبارک اہل محبت کی زیارت گاہ ہے جہاں ہر روز سیکڑوں نہیں ہزاروں زائرانِ حرم فاتحہ خوانی کے لیے حاضری دیتے ہیں، دن رات آنے جانے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

آپ بھی ان پاکبازانِ اُمت کے مٹے ہوئے مزارات دیکھ لیں۔ آپ بھی میدان اُحد کی ویرانیوں پر ایک نظر ڈال لیں، آپ بھی سیدنا امیر حمزہؓ کی قبر کے احاطے کے پاس رُک کر دعا مانگ لیں۔ مگر میں تو آپ کو میدان اُحد کے ان معرکوں میں لے جانا چاہتا ہوں جہاں شمع رسالت کے پرسوز پروانے اپنی جانبازی کی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔

آج تیسری سنہ ہجری کے ماہ شوال کی سات تاریخ ہے جب قریش مکہ کا زبردست لشکر بدر میں اپنی شکست کا انتقام لینے بڑھتا چلا آ رہا ہے، مکہ کی مشرکہ عورتیں دف بجا بجا کر اپنے لشکریوں کے حوصلے بڑھا رہی ہیں۔ انہیں غیرت دلا رہی ہیں، انہیں بدر کے مقتولین کا بدلہ لینے کے لیے اُکسا رہی ہیں، پھر اپنے حسن و شباب کے انعامات بانٹنے کا اعلان کر رہی ہیں۔

وہ دیکھو لشکر قریش کا علمبردار طلحہ بن ابی طلحہ آگے بڑھتا آ رہا ہے اور اسلامی لشکر کو للکار رہا ہے، حضرت علی مرتضٰی نے نگاہ رسول سے اجازت پیکار طلب کی، اشارہ پاتے ہی شیر خدا کی تلوار چمکی تو طلحہ کا سر چیرتی ہوئی کمر تک جا پہنچی اور اسے دو حصوں میں کاٹتی زمین پر آ گئی، آپ شیر خدا کی تلوار کا وار تو دیکھیں۔

اُٹھی، اُٹھ کر کھنچی، کھنچ کر گری لوہے کے مغفر پر
یہ مغفر کٹ گیا آئی ہوئی اب آ گئی سر پر

سر خود سر کا توڑا، چہرہ کاٹا، حلق سے نکلی
صدائے الحذر ہر سو زبانِ خلق سے نکلی

طلحہ کا مردار لاشہ زمین پر تڑپ رہا تھا، مشرکین مکہ نے ذوالفقار علی کی کاٹ دیکھی تو دم بخود رہ گئے، اب طلحہ کا بھائی ابو شیبہ مشرکین مکہ کا علم اٹھائے آگے بڑھا اور عورتیں رجز (جنگی گیت) گاتی ہوئیں اس کے ارد گرد ناچ رہی تھیں۔ وہ آگے بڑھا اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

پکارا میں ابوشیبہ ہوں ، میں طلحہ کا بھائی ہوں

مجھے سب جانتے ہیں، سنگدل ہوں اور قصائی ہوں

اس کی لافیں سن کر مسلمان لشکر کے ہر ایک مجاہد کی نگاہ چہرہ رسول ﷺ پر تھی اور حضور پاک ﷺ سے اذن جنگ طلب کر رہی تھی۔ حضرت علیؓ آگے بڑھے مگر حضور ﷺ نے رُک جانے کا اشارہ کیا، ادھر سیدنا امیر حمزہؓ اشتیاق جہاد میں تڑپ رہے تھے، اجازت طلب نظریں بار بار التجا کرتیں، صف سے دو قدم آگے بڑھ کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی ۔

گزارش کی کہ اے سچے رسول اے ہادی کامل

جہاد فی سبیل اللہ میں اک بوڑھا بھی ہے شامل

عم پیغمبر سیدنا امیر حمزہؓ نے اس انداز سے اجازت مانگی کہ رحمت دو عالم کی نگاہیں بار بار اٹھتیں، لب خاموش رہتے، ادھر ابوشیبہ میدان جنگ میں کھڑا دھاڑ رہا تھا، ادھر سیّدنا امیر حمزہؓ اجازت طلب کر رہے تھے اور یہ سوالی کوئی راہ چلتا آدمی نہ تھا، عرب کا بہادر انسان ۔

سوالی کون؟ اپنی جان دینے کا تمنائی

سوالی کون؟ ابوطالب کا عبداللہ کا بھائی

وہ حمزہ ناز تھا اہل عرب کو جس کی طاقت پر

فدا ہونے چلا تھا اب بھتیجے کی صداقت پر

سرکارِ دو عالمؐ نے میدان جنگ میں فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا

ہوا ارشاد اے عمِ خجستہ نام بسم اللہ!

خدا حافظ ہے کیجیے نصرت اسلام بسم اللہ!

حضرت حمزہؓ اذن جہاد پا کر میدان جنگ کی طرف بڑھے تھے، اب تیغ و سنان کے معرکے تھے۔

کھنچیں تیغیں، اٹھے خنجر، چلے نیزے، تنیں ڈھالیں

کٹے مغفر، پھٹے سینے، چھٹے بازو، نچیں کھالیں

وہ دیکھیں مشرکین مکہ کے علم بردار طلحہ کا بیٹا آگے بڑھ رہا ہے، پھر دیکھیں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی کمان سے برق رفتار تیر نکلا اور اس علمبردار کا حلق چیر تا گیا، اب طلحہ کے دوسرے بیٹے مسافع نے علم اٹھایا تو حضور ﷺ کے جان نثار ابن افلح کی تلوار نے اسے ڈھیر کر دیا، اب طلحہ کے تیسرے بیٹے کلاب نے علم اٹھایا تو زبیر ابن عوام کی تلوار نے اسے دو ٹکڑے کر دیا، قریش مکہ کے ایک اور قریشی پہلوان نے علم اٹھایا ہی تھا کہ حضرت علی شیر خداؓ کی تلوار چمکی اور اسے ڈھیر کر دیا۔ اب کفار کے لشکر کا جھنڈا اٹھانے والا کوئی نہ تھا۔

مسلمان کفار مکہ کے لشکر کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہے تھے، کفار ایک ایک کر کے بھاگنے لگے، جان بچانے لگے، ان کی تلواریں ان کے گلے کا ہار بن گئیں، ان کے خود ان کی آنکھوں پر ڈھلک گئے، ان کے قدم اکھڑ گئے، نہ ان کی تلواریں کام آئیں، نہ زرہیں بچا سکیں، نہ نیزے اٹھا سکے، نہ تیر چلا سکے، وہ بزدل بھیڑوں کی طرح بھاگنے لگے، میدان جنگ مسلمانوں کے ہاتھ تھا، دشمنوں سے خالی ہو رہا تھا، وہ سب کچھ چھوڑ کر بھاگنے لگے، اب مجاہدین اسلام ان کا تعاقب کر رہے تھے اور دور دور تک پیچھا کر رہے تھے۔

خالد بن ولید نے بھاگنے والے مکی جیالوں کو دیکھا تو حیران رہ گیا، سوچنے لگا یہ کیا ہو گیا، ادھر مسلمانوں میں نو وارد مجاہدین مال غنیمت سمیٹنے لگے تھے، اس نے ان مسلمانوں کو لوٹ مار میں مصروف پایا تو ایک دستہ لے کر اس ٹیلے پر چڑھ آیا جو مسلمان تیر اندازوں نے خالی کر دیا تھا، خالد کیا پلٹا جنگ کا پانسا پلٹ گیا، مکی پیچھے سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں تہ تیغ کرنے لگے، ادھر بھاگے ہوئے مکی واپس آنے لگے اور مسلمانوں پر اتنا زوردار حملہ کیا کہ کسی کو خبر نہ تھی کہ کیا ہو گیا ہے۔

اس حملے نے کئی مسلمانوں کو حواس باختہ کر دیا۔ وہ میدان جنگ چھوڑ کر مدینے کا رُخ کرنے لگے، وہ گرتے پڑتے ادھر ادھر بکھر گئے، کفار کا ایک ریلا سیّد الانبیاء پر ٹوٹ پڑا، کفر کا سارا زور رحمت عالم کی ذات پر تھا، باطل کا سارا طوفان سیّد الانبیاء ﷺ پر امنڈ پڑا تھا۔ صحابہ گرتے پڑتے، سنبھلتے، سنبھالتے ادھر ادھر تھے۔ مگر اس افراتفری کے باوجود میدان جنگ میں حضرت ابوبکر صدیق کو دیکھیں، حضرت سعد کو دیکھیں، حضرت ابودجانہ کو دیکھیں، زبیر بن عوام، عبدالرحمٰن، ابوعبیدہ، حارث، عاصم، سہیل، خباب، سعید، طلحہ، ابن مسلمہ، معاذ بن جبل اور کعب رضی اللہ عنہم کھڑے داد شجاعت دے رہے تھے اور اپنے آقا پر جان قربان کر رہے تھے۔ ان حالات میں حضرت حمزہ کا جلال دیدنی تھا۔ ان کا چہرہ مہر تاباں کی طرح درخشاں تھا، وہ کفار کے جمگھٹے میں اپنی دو دھاری تلوار سے لڑ رہے تھے۔

سرِ دشمن جدھر اللہ کا یہ شیر بڑھتا تھا
الٹتی تھیں صفیں کوئی بھی ان کے منہ نہ چڑھتا تھا

جہاں غالب نظر آتا تھا انبوہ قریش ان کو
بپھر کر اس پہ جا پڑتے تھے آجاتا تھا طیش ان کو

حضرت حمزہؓ جنگ مغلوبہ میں چومکھی لڑ رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ مکہ میں ختنہ کرنے والی ایک عورت کا بیٹا سباع غشبانی بھی تلوار پکڑے لڑ رہا ہے، حضرت حمزہؓ اسے دیکھ کر حیران رہ گئے، اب ''ختانت النساء'' کے بیٹے بھی میدان جنگ میں نکل آئے ہیں۔ آپ نے اسے للکارا اور کہا او فرزند ختانہ تم بھی یہاں آ گئے، تلوار کا ایک وار کیا اور دو ٹکڑے کر دیا۔

اٹھایا خاک سے اس طرح گویا خاک کر ڈالا
گرایا اور لٹایا اور قصہ پاک کر ڈالا

حضرت حمزہؓ کی تلوار نے سباع کا قصہ پاک کیا ہی تھا کہ مکے کے چند قریشی نوجوان آپ کے سامنے آ گئے، آپ نے ان کو اپنی شمشیر کی نوک پر رکھنا چاہا تو وہ وہاں سے بھاگ نکلے۔ اب آپ کفار کے ایک اور جمگھٹے کی طرف بڑھے تو راستہ میں وحشی دو چٹانوں کے پیچھے گھات لگا کر بیٹھا تھا اس نے دور سے اپنا مخصوص بھالا پھینکا جو حضرت امیر حمزہ کے پیٹ کو چیرتا ہوا نکل گیا، آپ نے وحشی کا تعاقب کیا مگر وہ دور بھاگ چکا تھا۔ آپ اس مہلک زخم سے زمین پر گر گئے۔ وحشی نے پلٹ کر آپ کا پیٹ چاک کیا اور آپ کا جگر نکال کر ہندہ کو تحفۃً پیش کیا۔

ہندہ نے قسم کھائی تھی کہ وہ حضرت حمزہ سے اپنے باپ، بھائی اور دوسرے رشتہ داروں کے قتل کا بدلہ لیگی، اس نے وحشی کو اس کام کے لیے تیار کر رکھا تھا، جونہی حضرت حمزہ کا جگر ہاتھ میں آیا وہ خوشی سے دیوانہ ہو گئی، غصے میں جگر کو چبانا چاہا مگر اسے نگل نہ سکی، پھر دوڑی دوڑی آپ کی لاش کے پاس آئی اور مکی عورتوں کے ساتھ مل کر حضرت حمزہ کے اُعضائے بدن کو کاٹ کر گلے کا ہار بنالیا۔ یہ جوش انتقام کی ایک خوفناک صورت تھی اور حضرت حمزہ کی لاش کو مسخ کرنے کا بدترین طریقہ تھا۔

میدان احد کے ایک کونے میں حضرت حمزہ کی نعش مکہ کی سفاک عورتوں کا نشانہ بنی ہوئی تھی، دوسری طرف سارا میدان اُحد جنگ مغلوبہ کی زد میں تھا۔ نبی کریم کی ذات پاک پر حملے ہو رہے تھے، صحابہ کرام کی جان نثاری کے مناظر تھے، حق و باطل کے معرکے تھے اور ظلمت و نور کے حلقے تھے۔

سمٹتے، پھیلتے، بڑھتے ہوئے، گھٹتے ہوئے حلقے
ابھرتے، بیٹھتے، ملتے ہوئے، پھٹتے ہوئے حلقے

حضرت حمزہؓ جو میدان بدر کے مجاہد اوّل تھے۔ جن کی شمشیر نے بڑے بڑے سورماؤں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ آج معرکۂ اُحد میں بجلی بن کر خرمن کفر کو خاکستر بنا رہے تھے۔ جن کی تلوار جدھر جاتی کفار کے لشکر کٹ جاتے یا چھٹ جاتے۔ مگر آج وہی حمزہ بے گور وکفن پڑے ہیں اور مکہ کی سفاک عورتیں گدھوں کی طرح ان کی لاش مبارک کو نوچ رہی ہیں۔

پڑا تھا وہ جسد آغشتہ خون و خاک کے اندر
کہ جس کے دبدبے کی دھاک تھی افلاک کے اندر

وہی شیرانہ صورت تھی وہی مردانہ چہرہ تھا
شعاعیں مہر کی بکھری تھیں یا دولہا کا سہرا تھا

لہو سے غسل فرما کر نہا کر باوضو ہو کر
خدا کے روبرو آئے تھے حمزہ سرخرو ہو کر

فرشتے بھی یہاں کرتے نہ تھے اقدام سرگوشی
مسلسل ایک سناٹا مسلسل ایک خاموشی

شام سے پہلے پہلے جنگ کے بادل چھٹ گئے، قریش مکہ میدان اُحد چھوڑ کر بھاگ گئے، میدان اُحد لاشوں سے اَٹا پڑا تھا۔ حضور نبی کریم صحابہ کے ساتھ اپنے ایک ایک جان نثار کی نعش پر جاتے اور یہ خونچکاں مناظر دیکھ کر رحمت عالم کی آنکھیں ڈوب ڈوب جاتیں۔

بہر سو خونچکاں لاشے پڑے تھے ان شریفوں کے
جو حامی بن کے آئے تھے غلاموں کے ضعیفوں کے

یہ بندے اس زمیں پر فرض ادا کرنے کو آئے تھے
قضا کو زندگی کا قرض ادا کرنے کو آئے تھے

جب رحمت دو عالم ﷺ اپنے عم محترم کی لاش پر پہنچے تو یہ منظر دیدنی تھا۔ صبر وضبط کا یہ درس شاید ہی کسی نے پڑھایا ہوگا۔ صحابہ کرام کھڑے ہیں، حضور پاک ﷺ خود حضرت حمزہؓ کی نعش کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کی مسخ شدہ لاش کو دیکھ کر صبر وضبط کی مثال ہیں اور صحابہ کرام کو صبر کی تلقین ہو رہی ہے۔ ادھر سے حضرت حمزہؓ کی ہمشیرہ حضور نبی کریم ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب حضرت حمزہؓ کی میت کی طرف آ رہی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے بیٹے زبیر کو حکم دیا کہ اپنی والدہ کو دور ہی روک لیں۔ وہ یہ منظر دیکھ نہ سکیں گی، وہ اپنے بھائی کا یہ حال دیکھ کر برداشت نہ کر سکیں گی۔ بیٹا والدہ کو روکنے کے لیے گیا، حضور ﷺ کا فرمان سنایا مگر

اللہ کی رضا پر اس صابر خاتون نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، حضور پاک ﷺ سے اذن زیارت طلب کیا، حضور رحمت عالم ﷺ نے اجازت دی، وہ اپنے بھائی کی نعش پر آئیں مگر مجال ہے کہ صبر وتحمل کا دامن ہاتھ سے چھوڑا ہو، نہ روئیں، نہ چلائیں، چہرے پر ایک نگاہ ڈالی اور دعا کر کے لوٹ آئیں۔

یہی مائیں تھیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

حضرت حمزہؓ کو جائے شہادت پر ہی دفنانے کا حکم دیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے بہادر صحابہ کو اپنے ہاتھوں دفن کیا۔ اسلام کی شجاعت اور بہادری کا یہ نشان آغوش اُحد میں لٹا دیا گیا۔

آج ہم اسی مقام پر کھڑے حضرت حمزہ کی زیارت کر رہے تھے۔ فاتحہ پڑھ رہے تھے۔ اسلام کی عظمت کو سلام کر رہے تھے، حضور نبی کریم ﷺ کے جان نثاروں اور جانبازوں کو ہدیۂ تحسین پیش کر رہے تھے، واپس ہونے کے لیے کار میں بیٹھے، ٹیپ کی آواز کھولی تو اپنے قاری غلام رسول صاحب کی آواز میں اس آیت کریمہ کی تلاوت سنائی دے رہی تھی۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء و لکن لا تشعرون ۔

